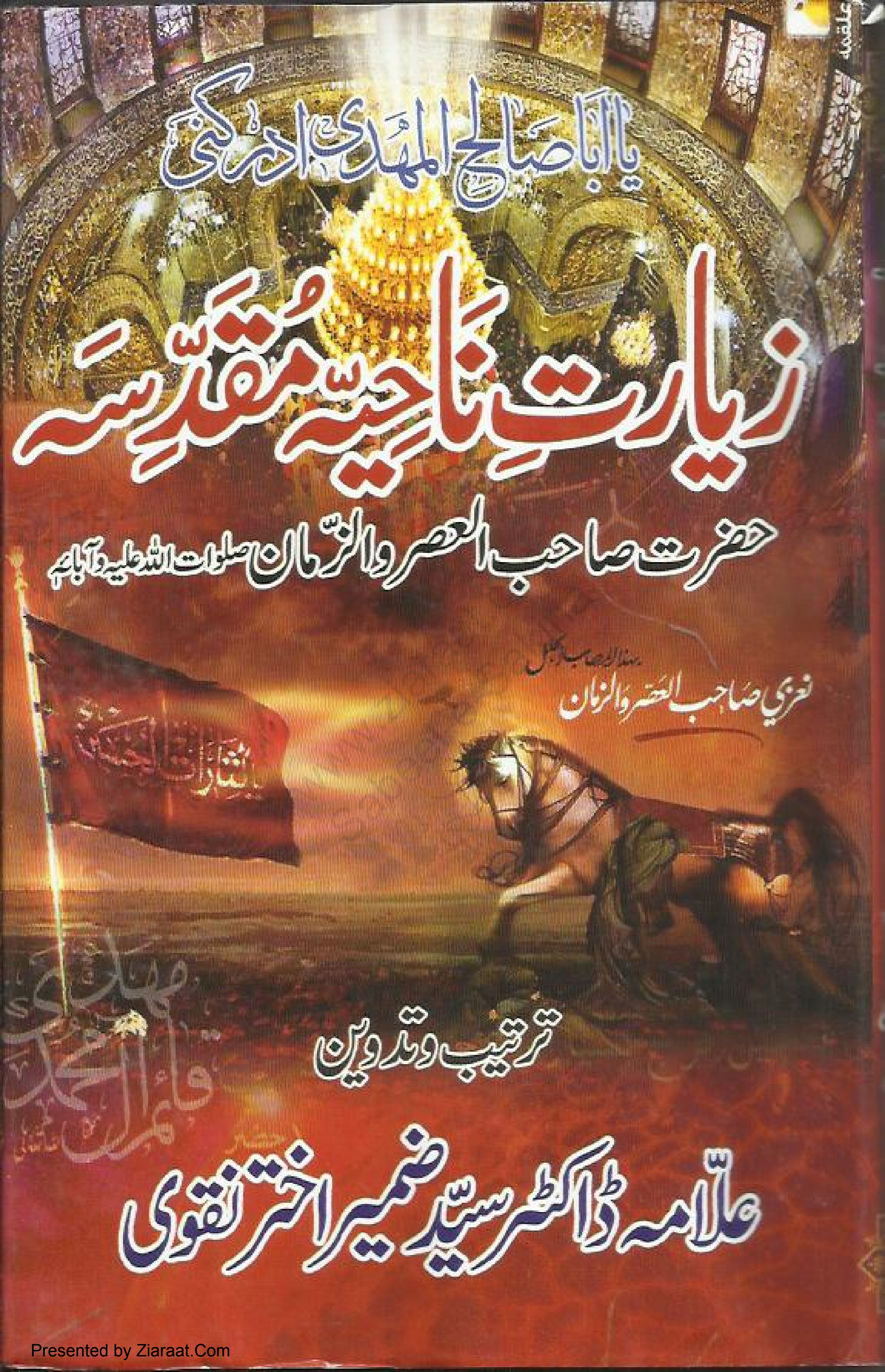

یا ابا صالح المہدی ادرکنی
زیارتِ ناحیۂ مقدسہ
حضرت صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہ و آبائہم
ترتیب وتدوین
علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA



۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنی



لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com



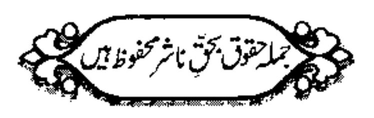
زیارتِ ناحیہ مقدسہ

صلوات اللہ علیہ وآبائہ

حسبِ ارشاد حضرت صاحب العصر والزماں

...... ﴿تحقیق وترتیب وتدوین﴾ ......

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی



نام کتاب : زیارتِ ناحیہ مُقدّسہ

ترتیب وتدوین : علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

اشاعت : ۲۰۱۲ء

تعداد : ایک ہزار

کمپوزنگ : ریحان احمد

پرنٹنگ : سیّد غلام اکبر

قیمت :

ناشر : محسنہ میموریل فاؤنڈیشن

فلیٹ نمبر 102، مصطفیٰ آرکیڈ،

سندھی مسلم کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی،

کراچی، فون:02134306686

website: www.allamazameerakhtar.com

کتاب ملنے کا پتہ

MUSTAFA ARCADE Flat #102, Plot 119-A S.M.C.H.S, KARACHI PAKISTAN Ph# 02134306686	IMAM BARGAH DUA-E-ZEHRA 2 Lorne Road NN 1 3RN U.K. Ph# 07989344151	Community News & Views 11 Amesbury Court Robbinsville N.J. 08691 U.S.A Ph# 0016093360015
H.NO.22-3-145, DarabJang Lane, Yakutpura, Hyderabad A.P. INDIA Ph# 00918099247402	6 Edwards Mews Islington London N1 1SG Ph# 00447958344614 00442072269057	Abbas Book Agency Rustam Nagar Dargah Hz. Abbas Lucknow-3 U.P. INDIA Ph# 00919369444864
Alamdar Book Depot Imam Bargah Shuhda-e-Karbal Ancholi Society Karachi Ph# 02136804345	Iftikhar Book Depot 43-Main Bazar Islampura, Lahore Ph# 042-37223686	Ahmed Book Depot Phatak Imam Bargah Shah-e-Karbala Rizvia Society Karachi

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

فہرست

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی:

پیش لفظ

بقول علّامہ سیّد محمد جعفر زیدی شہید، شکر بے حد ہے خدائے لم یزل ولا یزال کا کہ مومنین کرام کے سامنے زیارتِ ناحیہ مقدسہ ترجمہ کر کے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا جارہا ہے۔ یہ زیارت اصل میں وہ تحفۂ سلام ہے اور وہ نذرِ عقیدت ہے جس کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے جدِ مظلوم خامس آلِ عبا حضرت سیّد الشہداء کی بارگاہ میں پیش کیا ہے اور بعنوانِ سلام اپنے جد مظلوم کا مرثیہ کہا ہے اور ان کے مصائب و آلام کا تذکرہ کر کے نوحہ کیا ہے۔ اس زیارت کی جلالت قدر اور عظمت مقام کی ضمانت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ کلمۃ اللہ الباقیہ کے کلمات ہیں۔ غیبت صغریٰ میں جن چار حضرات علماء کرام نے نیابت امام کے فرائض انجام دیئے ہیں اور امام علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ اور احکامِ جاریہ ان کے وسیلہ سے ملتِ اہلِ بیتؑ تک پہنچے ہیں وہی حضرات اس زیارت عظمیٰ کے لئے ہمارے اور ہمارے امام کے درمیان وسیلۂ محکم ہیں۔ ہمارے اجلہ علمائے کرام نے اس زیارت کو معتبر قرار دے کر کتب زیارات میں تحریر فرمایا ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اولاً اپنی کتاب مزار بحار میں پھر اس کے بعد اپنی کتاب تحفۃ الزائرین میں اس زیارت کو ان زیارتوں کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے جو آئمہ معصومین علیہ السلام سے منقول و ماثور ہیں اور تالیفِ علماء میں سے نہیں

ہیں۔ علامہ مجلسیؒ مذکور نے زیارتِ ناحیہ کو سیّد ابنِ طاؤس اور شیخ محمد بن المشہدی کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے۔

شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ نے بھی براہِ راست ابنِ عیاش سے اسی زیارت ناحیہ کی روایت کی ہے۔ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ جو شیخ ابوجعفر طوسی و شیخ نجاشی رحمہا اللہ کے استاد ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب المزار میں زیارت ناحیہ کو بیان فرمایا ہے۔ سیّد ابنِ طاؤس نے بھی اپنی کتاب اقبال میں زیارتِ ناحیہ کو پیش کیا ہے۔ غرضیکہ علماء اعلام شیعہ نے اس زیارت کو موثق و معتبر ہونا تسلیم کیا ہے۔

فاضل علام جناب سیّد سبط الحسن صاحب ہنسوی و اُم مجدہٗ نے رسالۂ الجواد بنارس مطبوعہ جنوری ۵۳ء میں زیارتِ ناحیہ کے موثق و معتبر ہونے پر بڑی زبردست فاضلانہ بحث کی ہے۔ جو نہایت بیش قیمت اور قابلِ قدر ہے۔ خوش قسمتی سے یہ رسالہ اس وقت پیشِ نظر ہے۔ تقریر نہایت مبسوط اور مفصل ہے۔ اسی کی روشنی میں یہ چند جملے جو اس مقصد کے لئے کافی ہیں سپردِ قلم کئے گئے۔ رسالۂ مذکور میں اس کا بھی تذکرہ ہے کہ اسی زیارتِ ناحیہ کا ترجمہ تاج العلماء مولانا سید علی محمد صاحب طاب ثراہ نے فرمایا اور جناب مرزا دبیرؔ میرزا اعشقؔ نے اس زیارت کا منظوم ترجمہ کیا۔ جو زیارتِ ناحیہ کے بعد دونوں مرثیے پیش کیئے جارہے ہیں، میں نے درستی وصحت کا حتی المقدور اہتمام کیا ہے۔ پھر ترجمہ کے متعلق چاہے کتنی ہی سعی کی گئی ہو۔ یہ دعویٰ کہ مقصدِ امام تک رسائی ہوگئی ہے معاذ اللہ مِنْ ذَالِکَ۔

یہ زیارت دو جداگانہ عنوان کے ساتھ آپ کے سامنے آرہی ہے۔ پہلے جز کو ''زیارتِ ناحیہ معروفہ'' کہا جاتا ہے۔ دوسرے کو ''زیارتِ ناحیہ غیر معروفہ''۔

یہ زیارت ہمارے بادشاہ حقیقی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ سے منسوب ہے۔ یہ زیارت وہ تحفۂ سلام اور درد بھرا مرثیہ ہے جس کو امام عصر عجل اللہ فرجہٗ نے اپنے جد سیّد الشہدا حضرت امام حسینؑ مظلوم کی قبر مبارک پر بطور نذرانۂ عقیدت پیش کیا تھا اس زیارت کی سند اکابر علمائے شیعہ علامہ مجلسی، شیخ ابوجعفر طوسی، شیخ مفید اور سید ابنِ طاؤس سے ملتی ہے اس لئے یہ زیارت نہایت معتبر ہے۔

اس زیارت کا پڑھنا ایسا ہی ہے گویا امام حسینؑ کا نوحہ، مرثیہ، سلام اور نذرانۂ عقیدت بزبان امام زمانہؑ پڑھنا ہے جس کا ثواب بے حساب ہے۔ روز عاشور کے علاوہ بھی عام ایام میں پڑھنے کا ثواب بے حد ہے۔

اس زیارت میں ہم تین باتوں کا علم حاصل کر سکتے ہیں:

۱۔ کیونکہ اس زیارت میں شروع سے آخر تک امام حسینؑ کے مصائب کو بیان کرتے ہوئے ان پر سلام بھیجا گیا ہے لہٰذا ایک مومن اس زیارت کے ذریعے امام پر ڈھائے گئے مصائب سے آگاہ ہوتا ہے۔

۲۔ اس زیارت میں امامِ عالی مقام کے اہداف کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے کیوں قیام کیا۔ آخر وہ کیا وجوہات تھیں کہ امام نے یزید کے خلاف تنہا جہاد کا فریضہ انجام دینے کا بیڑا اُٹھایا۔

۳۔ اس زیارت کے ذریعے ہمیں ہماری ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

زیارتِ ناحیہ کے گریہ خیز مصائب اس وقت دل کو تڑپاتے ہیں جب امامِ زمانہؑ فرماتے ہیں کہ ”ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضمحل کر دیا، دم لینے کی مہلت نہ دی مددگار کوئی آپ کا رہا نہ تھا، بیکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے

ہجوم اشقیا کو ہٹا رہے تھے، یہاں تک کہ انھوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے چُور ہوکر زمین پر گرے‘‘۔

میر انیسؔ نے زیارتِ ناحیہ کے مصائب کا ترجمہ کیا ہے یہ بند دیکھئے:-

گرتے ہیں اب حسینؑ فرس پر سے ہے غضب　　نکلی رکاب پائے مطہر سے ہے غضب

پہلو شگافتہ ہوا خنجر سے ہے غضب　　غش میں جھکے عمامہ گرا سر سے ہے غضب

قرآن رحلِ زیں سے سرِ فرش گر پڑا

دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی عرش گر پڑا

امامِ حسینؑ جیسے ہی گھوڑے سے گرے امام زمانہؑ فرماتے ہیں:-

’’شریعت معطّل ہوگئی، شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا گیا، نمازوں کو روزوں کو معطّل کردیا گیا، ایمان کی عمارت کو ڈھا دیا گیا، قرآن کی آیتوں کو جلا دیا گیا اور مسلمان بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے، آپ کے قتل سے رسولؐ اللہ مظلوم قرار پا گئے‘‘۔

امام زمانہؑ فرماتے ہیں:-

’’آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی، آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا، آپ کے نہ ہونے سے ’’اللہ اکبر‘‘ اور ’’لا الٰہ الّا اللہ‘‘ کی آوازوں میں کوئی روح نہ رہی، حرام و حلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معنی کا تعین سب ضائع ہوگیا۔ آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں ہوگئیں فاسد عقیدے سے حدودِ شریعت کا تعطّل ہوگیا، نفسانی خواہشوں کا زور، گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا‘‘۔ میر انیسؔ کہتے ہیں:-

اسلام اگر یہی ہے تو اسلام کو سلام

زیارتِ ناحیہ کا معجزہ

یہ تقریر ۱۵؍شعبان (۲۸؍جولائی ۲۰۱۰ء) کی شب میں برمکان سیّد ناصر رضا رضوی بمقام گلشنِ اقبال کراچی میں ہوئی تھی۔ صبح ۷ بجے مجھے اسلام آباد جانا تھا، چونکہ ۱۵؍شعبان جشن ظہورِ حضرت حجّت عجّل اللہ فرجہٗ کی محفل میں تقریر کرنی تھی، اسلام آباد سے مجھے ڈھڈیال (چکوال) جانا تھا، مجھے بتایا گیا تھا کہ ائیربلیو (Air Blue) کے جہاز سے ٹکٹ بُک کردیا گیا ہے، صبح ائیرپورٹ پر جب میں ائیربلیو (Air Blue) کے کاؤنٹر پر پہنچا تو انھوں نے کہا آپ کی بکنگ ائیربلیو (air blue) سے نہیں بلکہ شاہین ائیرلائن (Shaheen Airline) کے جہاز کی ہے۔ میں بہت حیران ہوا، اس لئے کہ میں زیادہ تر PIA سے سفر کرتا ہوں اس مرتبہ ائیربلیو کے جہاز میں سفر تھا، شاہین ائیرلائن سے سفر میرے لئے بہت حیرانی کا باعث تھا۔

خیر میں شاہین ائیرلائن کے جہاز پر سوار ہوگیا، اپنے مقررہ وقت پر جہاز پر اعلان ہوا کہ ہم اسلام آباد ائیرپورٹ پر لینڈ (land) کر رہے ہیں۔ اچانک جہاز اُترتے اُترتے پھر اوپر کی طرف اُٹھا اور فضا میں چکّر لگانے لگا۔ میں نے ونڈو سے دیکھا تو نیچے بہت تیز بارش ہورہی تھی، میں سمجھا خراب موسم کی وجہ سے جہاز اُترنے میں ابھی دیر ہے،

مسلسل ایک گھنٹے سے بھی زیادہ جہاز اسلام آباد ائیر پورٹ کے گرد چکّر لگاتا رہا، مسافر کچھ بے چین نظر آئے، ایک صاحب بار بار ائیر ہوسٹس سے سوال کر رہے تھے جہاز کب اُترے گا، اس نے جواب دیا، بس اُترنے والا ہے۔ اُس کے لہجے سے تشویش ظاہر تھی۔ وہ صاحب مجھ سے کہنے لگے اب کچھ نہیں ہوسکتا اللہ خیریت کرے۔

خدا خدا کر کے جہاز نے لینڈ کیا میں باہر آیا تو اسلام آباد میں بارش ہو رہی تھی جیسے ہی میں باہر آیا میرے میزبان نے بتایا کہ ائیر بلیو کا جہاز جو کراچی سے اسلام آباد آرہا تھا وہ گر چکا ہے، میں سناٹے میں آ گیا، مجھے تو اُسی جہاز سے آنا تھا یہ تو اچانک شاہین سے آیا تھا۔ جہاز گرنے کی خبر شاہین کے پائلٹ کو مل چکی تھی اور موسم کی خرابی کی وجہ سے اُسے اُترنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔

یہ بات میری سمجھ میں اُس وقت آئی جب باہر آ کر حادثے کی خبر ملی۔

اسلام آباد سے چکوال کا سفر جاری تھا اور میں راستے میں سوچتا ہوا جا رہا تھا کہ زیارتِ ناحیہ پڑھ کر گھر سے چلا تھا۔ امام زمانہؑ نے اپنا معجزہ دکھایا کہ میں دوسرے جہاز میں سفر کر کے اسلام آباد پہنچا۔

میں اپنی اس تقریر ''زیارتِ ناحیہ'' کو معجزاتی تقریر کہتا ہوں۔ میری دعا ہے اسی طرح امام زمانہؑ ہر مومن کی مدد فرمائیں (آمین)

(سیّد ضمیر اختر نقوی)

مجلس عزا بعنوان

زیارتِ ناحیہ

(خطابت: علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود اور سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

زیارتِ ناحیہ یہ حضرتِ حجت ولیٔ عصرؑ کی لکھی ہوئی زیارت ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ سرداب جو سامرے میں گھر ہے امام کا، سرداب کہتے ہیں تہہ خانے کو، اُس تہہ خانے میں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے، اور زینے اُتر کے نیچے جاتے ہیں وہ جگہ میری دیکھی ہوئی ہے، زیارت کی ہے میں نے تو وہاں ایک طاق بنا ہوا ہے۔ سرداب کے حجرے میں، اُس طاق کے اندر یہ زیارت لکھی ہوئی رکھی تھی اور امام نے تحفے کے طور پر قوم کو مومنین کو بھجوائی تھی اور یہ زیارت جب آپ جاتے تھے امامِ حسینؑ کے روضے پر اور جاتے ہیں تو قبر پر کھڑے ہو کے یہی زیارت پڑھتے ہیں۔ اور ہر نماز کے بعد امام یہ زیارت پڑھتے ہیں ناحیہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ نوحے سے ہے یعنی امام نے واقعۂ کربلا پر جو نوحہ کیا تھا اور جو بیان دیا تھا اپنا، یہ وہ بیان ہے اور اس کو جتنے بھی بڑے بڑے علماء ہیں شیعہ مذہب کے اور محدثین اُنہوں نے اس کو مستند بتایا ہے۔ علامہ مجلسی اور شیخ مفید اور علامہ ابنِ طاؤس نے خصوصی طور اسے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا، اور اس کا جو انداز ہے اسلوب ہے اور جو الفاظ ہیں جو فصاحت ہے جو بلاغت ہے وہ ظاہر ہے

ترجمہ میں پڑھوں گا، عربی میں خاص خاص جملے، جو کہ انداز ہے زیارت کا اُسی طرح تمام انبیاء کو پہلے زیارت میں سلام کیا ہے، پھر امامِ مظلوم کا ذکر کیا ہے، اس زیارت سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ امامِ حسینؑ پر کیا کیا مصائب گزرے اور چونکہ گھر کے ہی فرد نے بیان کیا ہے اس لئے ایک ایک لفظ مستند ہے اور بہت سی اہم باتیں اس زیارت سے پتہ چلتی ہیں کہ جو بعض کتابوں میں جو واقعہ کربلا پہ لکھی گئی ہیں اُس میں نہیں آئیں، اس گھر کا فرد اور اہلِ بیتؑ ہی کی ہستی اس کو لکھوا رہی ہے اور بیان کر رہی ہے۔ اس لئے کہ ہر لفظ اس کا سچا ہے، اور اتنا دردناک بیان ہے چونکہ حقیقی بیان ہے اور زبان معصوم ہے اور ذکرِ معصوم ہے۔

سلام آدمؑ پر جو برگزیدۂ خدا اور خلیفہ خدا ہیں۔ سلام شیثؑ پر جو ولیٔ خدا اور پسندیدۂ خدا ہیں۔ سلام ادریسؑ پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنّت میں) مقیم ہیں۔

سلام نوحؑ پر جن کی دعا قبول کی گئی۔ سلام ہودؑ پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی۔ سلام صالحؑ پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذیِ شان قرار دیا۔

سلام ابراہیمؑ پر جن کو اللہ نے اپنی خلت سے سرفراز کیا۔

سلام اسماعیلؑ پر جن کو اللہ نے ذبیح عظیم کی قرارداد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا۔

سلام اسحاقؑ پر جن کی ذرّیت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا۔ سلام یعقوبؑ پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ بینائی دی۔ سلام یوسفؑ پر جن کو خدا نے اپنا کرمِ عظیم فرما کر کنویں سے نجات دی۔ سلام موسیٰؑ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا۔

سلام ہارونؑ پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا۔ سلام شعیبؑ پر جن کو خدا نے ان کی امامت پر غالب کیا۔ سلام داؤدؑ پر جن کے ترکِ اولیٰ کو اللہ

نے معاف کر دیا۔ سلام سلیمانؑ پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت قومِ جن تابع ہوگئی۔ سلام یونسؑ پر خدا نے ان کے اس وعدے کو پورا کیا جس کی انہوں نے ضمانت دی تھی۔ سلام زکریاؑ پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے۔ سلام یحییٰؑ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا۔ سلام عزیرؑ پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔ سلام عیسیٰؑ پر جو بزبانِ وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔ سلام محمد مصطفیٰؐ پر جو محبوبِ خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔ سلام امیرالمومنینؑ علی ابنِ ابی طالبؑ پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا۔ سلام فاطمہ زہراؑ دخترِ رسولؐ پر، سلام ابومحمد حسن مجتبیٰؑ پر جو اپنے باپ کے وصی و جانشین ہیں۔ سلام حسینؑ پر جنہوں نے راہِ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔ اس پر سلام جس نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی۔ اس پر سلام جس کی خاک میں اللہ نے اثر شفا قرار دیا۔ سلام اس پر کہ جس کے قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس پر سلام جس کی ذرّیت سے قیامت تک امام رہیں گے۔ آخری پیغمبر کے فرزند پر سلام سردار اوصیاء علیؑ کے فرزند پر سلام۔ فاطمۃ الزہراؑ کے فرزند پر سلام، خدیجہؑ بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام، سدرۃ المنتہیٰ کے وارث پر سلام، جنّت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام، زمزم و صفا کے وارث پر سلام۔ سلام آلودہ خاک و خون پر سلام، سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا، چادرِ تطہیر والوں کی پانچویں فرد پر سلام، مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام، شہیدوں میں سب سے زیادہ پُردرد شہید پر سلام۔

اس پر سلام جس کو مجہول النسب یعنی حرام زادے لوگوں نے قتل کیا۔ ساکن

ارض کربلا پر سلام۔ اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے۔

اس پر سلام جس کی نسل سے اَئمہ اطہار ہیں، سلام دین کے سردار پر، سلام ان (ائمہ) پر جو حق کی منزلیں ہیں، سلام ان اَئمہ پر جو پیشوائے ملّت ہیں۔

ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے۔ ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔

سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔

(ارض کربلا پر) بہنے والے خون پر سلام۔

ظاہر ہے کہ اس کا ایک ایک جملہ ایسا ہے کہ جس کی تشریح کی جائے، جیسا کہ امام نے فرمایا کہ امامِ حسینؑ کو حرام زادوں نے قتل کیا، تو بات رہ جاتی اور پتہ نہ چلتا کہ صرف محاورۃً کہا گیا۔ اس لئے بعدِ کربلا ریسرچ کی گئی اور راویوں نے اور مؤرخین نے سب کے شجرے پتہ لگائے اور یہاں تک امام نے فرمایا کہ وہ دس آدمی کہ جنہوں نے گھوڑے کی نعل بندی کی تھی اور دس آدمیوں نے اپنے گھوڑے لاشِ حسینؑ پر دوڑائے تھے اُن کے پورے شجرے لکھ دیئے گئے کہ یہ دس کے دس پکّے حرام زادے تھے۔ مختار نامے میں بھی لکھا ہے اور مقاتل میں بھی اور پھر یزید سے لے کر ابن زیاد، عمرِ سعد اور شمر سب کے شجرے موجود تھے، اتنے گندے شجرے کہ ایک تو حرام زادہ ہوتا ہے، حقیقت میں حرام زادہ ہوتا ہے ان کے ہاں اتنی گندگی تھی کہ پشت ہا پشت کے حرام زادے تھے اور ان سے یہی صادر ہوسکتا تھا جو انہوں نے کیا۔ اچھا اب یہ کہ بہت سے لوگ ذرا ناک بھوں چڑھاتے ہیں، پیشانی پہ شکنیں پڑتی ہیں کہ ان کو حرام زادہ کہا جا رہا ہے،

لیکن سوچنے والے کم بخت یہ نہیں سوچتے کہ وہ کر کیا رہے ہیں۔ اس پہ نہیں غور کر رہے، یعنی کبھی دنیا کے کسی انسان نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں جو کربلا کے ظالموں نے کیا، تو یہ کوئی ذرا سا بھی، کوئی شرافت کی تھوڑی سی رمق، بال برابر بھی شرافت اُن میں ہوتی تو کبھی بھی یہ سب نہ کرتے جو اُنہوں نے کیا اور جو کچھ کیا ہے ابھی امام بتائیں گے کہ اُنہوں نے کیا کیا اور امام نے اُس کا ثبوت دیا ہے کہ کوئی بھی شریف انسان یہ سب کچھ نہیں کر سکتا اب دیکھئے یہ جملہ کہ شہید ہوئے اور لوٹ لئے گئے یہاں پر امام کے جملے پر غور کریں کہ اس جملے کو امام نے کس طرح کہا، سلام اُن پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام اُن پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔ یعنی ذرا سا بھی وہ رُکے نہیں یعنی جیسے ہی امام کا سر جدا ہوا تو جو امام ابھی منظر کھینچیں گے کہ کس طرح امامِ حسینؑ کو قتل کیا گیا وہ امام نے بتایا کہ عزم کیا تھا۔ یلغار تھی وہ انتظار کر رہے تھے کہ جلدی سے سر کٹے اور ہم لوٹیں تو سب سے پہلے امام کا عمامہ لوٹا گیا، سب کے نام لکھے ہیں کہ کس نے کیا چیز لوٹی۔ ایک ایک چیز باریک باریک بات بھی آ گئی ہے تحریر میں اور اُس نے عمامہ اپنے سر پہ رکھا اور ناچنا شروع کیا۔ ایک نے عبا اُتاری اور پہن لی، ایک نے قبا اُتاری پہن لی یعنی ایک ایک چیز لوٹی اور لے لے کے بھاگ رہے تھے لاش پر سے اور اُس کے بعد پھر تفصیل ہے کہ جس نے عمامہ سر پہ رکھا تھا پاگل ہو کے مرا، جس نے عبا پہنی تھی اُس کا پورا جسم سفید داغوں سے بھر گیا۔ اور اُن کے سب کے ہاتھوں میں فالج ہو گیا، رعشہ ہو گیا، ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو گئے اور چہرے مسخ ہو گئے اور ایک شقی کے لئے یہ لکھا ہے، یعنی سب سے انتقام لینے کے بعد، امیر مختار کے حالات میں کہ ایک بہت بڑی داڑھی تھی اُس کی اُس کے سامنے لوگ بیان کر رہے تھے کہ فلاں

نے عمامہ لوٹا اور اُس کا یہ حشر ہوا، ایک نے عبا لوٹی تو اُس کا یہ حشر ہوا، تو کہنے لگا میں تو تمہارے سامنے بیٹھا ہوں میں نے تو حسینؑ کو لوٹا تھا یہ میں نے ظلم کیا تھا مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔ وہ راوی کہتا ہے کہ ابھی اُس نے یہ کہا تھا کہ میں تو ٹھیک ٹھاک بیٹھا ہوں میں نے تو بہت ظلم کیا تھا، میرا تو کچھ نہیں ہوا بس اتنی دیر میں چراغ کی لو پھڑ پھڑانے لگی تو وہ جلدی سے اُٹھا کہ چراغ کی لو کو ٹھیک کر دے، جیسے ہی چراغ کی لو بڑھائی اُس نے جا کے شعلہ سا ایک بھڑکا اور اُس کی داڑھی کو پکڑا، داڑھی سے آگ لگی، پورے جسم میں آگ لگ گئی۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جملہ اس پہ غور کیجئے کہ سلام اُن پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا، تو اس جملے میں کتنی بڑی تاریخ ہے۔

ارض کربلا پر بہنے والے خون پر سلام، جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر سلام۔

اب ایک ایک جملے کی پوری تاریخ ہے، کتنے اعضاء جسم سے الگ کیئے گئے۔

نیزوں پر اُٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔

اب ظاہر ہے کہ امام کا گریہ بڑھتا ہے، اور کس طرح امام پڑھتے ہیں، اچھا یہ بتا دیں یہ پوری زیارت جو ہے میر عشق نے اپنے مرثیے میں بھی نظم کی ہے، مرزا دبیر نے بھی نظم کی ہے اور عزت لکھنوی صاحب نے اس کو نظم کیا ہے اور وہ ظفر الایمان میں اس کو پڑھتے بھی تھے شبِ داریوں میں اس زیارت کو۔ ''اے زندگی کے مطلعِ تاباں تجھے سلام'' عزتؔ لکھنوی پڑھتے تھے تو یہی زیارت سامنے رکھتے تھے۔ پھر لکھا۔

بے رِدا ہو جانے والی مستورات پر سلام، حجت پروردگارِ عالم پر سلام۔ آپ

پر سلام اور آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد پر سلام۔ آپ پر سلام اور آپ کے شہید ہونے والے فرزندوں پر سلام، آپ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ کی ذرّیت پر سلام۔ آپ پر اور آپ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام۔

کیوں کہ قبر کے ادھر اور اُدھر فرشتے مسلسل اُترتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے پاس بیٹھے رہتے ہیں تو اُن فرشتوں کو بھی سلام کیا ہے، کتنی محبت ہے اُنہیں، وہ اللہ سے ہر وقت یہ مناجات کرتے ہیں کہ ہمیں قبرِ حسینؑ پر بھیج دے۔ اور جو ستر ہزار فرشتے ایک بار آتے ہیں تو پھر وہ دوبارہ نہیں آپاتے اسلئے کہ دیگر ستر ہزار آجاتے ہیں چودہ سو سال سے جو پہلا پَرا آیا تھا اب تک نئے فرشتے آرہے ہیں۔ مسلسل قبر پر نزول ہو رہے ہیں۔

سلام ظلم و ستم سے قتل کئے جانے والے پر اور ان کے بھائی (حسنؑ) پر جن کو زہر دیا گیا۔ سلام جناب علی اکبرؑ پر کم سن شیر خوار پر۔ سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا۔ سلام نبی کی قریب ترین ذرّیت پر، سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا۔ سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دُور تھے۔ سلام بے کفن دفن کئے جانے والوں پر۔ سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا۔ راہِ خدا میں اذّیت اُٹھانے والے صابر پر سلام۔ عالمِ بیکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام، خاکِ پاک پر رہنے والے پر سلام قبۂ بلند رکھنے والے پر سلام، اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاکیزہ و پاک قرار دیا۔ اس پر سلام جس پر جبریلؑ نے فخر کیا۔ اس پر سلام جس کو گھوارے میں میکائیل نے لوریاں دیں۔ اس پر سلام جس کے بارے میں عہد و پیماں کو توڑ دیا گیا۔ اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔ اس پر سلام جس کا خون ظلم سے

بہایا گیا۔ اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا، اس پر سلام جس پر ہر ظلم وستم روا رکھا گیا۔

اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے۔ اس پر سلام جس کو گردونواح کے گاؤں والوں نے آکر امام زین العابدینؑ کے ہمراہ دفن کیا۔ اس پر سلام جس کی شہ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا۔ اس پر سلام جو یکہ وتنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔ اس ریشِ اقدس پر سلام جو خون سے سُرخ تھی۔ اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا۔ اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا۔ ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی۔ اس پر سلام جو نیزہ پر اُٹھایا گیا۔ ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے۔ جن کو ستمگارانِ امت بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور کٹکھنے درندے بن کر (پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا آپ پر سلام اور آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر سلام جو آپ کی تربت کو گھیرے رہتے ہیں اور آپ کے صحنِ اقدس کا طواف کرتے ہیں اور آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ پر سلام میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے کامیابی کا امیدوار ہوں۔

آج کی رات میں نے اس لئے اس زیارت کا انتخاب کیا کہ کہہ تو سب کچھ امام رہے ہیں، لیکن ہمارے اور آپ کے لئے امام نے وسیلہ دیا کہ اس میں دعائیں اتنی ہیں مومنین کے لئے کہ اس سے زیادہ دعائیں کسی زیارت میں نہیں، دعائے کمیل میں گناہ گنوائے جاتے ہیں اور اس میں سب کچھ مانگا جاتا ہے۔

آپ پر سلام آپ کی حرمت کو پہچاننے والے کا۔ سلام آپ سے خالص محبت

رکھنے والے کا سلام، سلام آپ کی محبت کے ذریعہ سے قربِ خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو آپ کے دشمنوں سے بیزار ہے۔

اس کا سلام جس کا دل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کے ذکر کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو آپ کے مصائب سے نہایت دردمند ملول اور بے حال ہے اس کا سلام جو میدانِ کربلا میں اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو تلواروں کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا۔ اور آمادۂ موت ہوکر اپنے خون کا آخری قطرہ آپ پر نثار کر دیتا اور باغیوں کے مقابلے میں آپ کے سامنے جہاد کر کے آپ کی نصرت کرتا اور اپنی روح اپنا جسم اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ پر فدا کر دیتا۔ اس کی روح آپ کی روح پر نثار ہوتی اور اس کے اہل آپ کے اہل پر فدا ہوتے۔ اب جبکہ زمانے نے مجھے مؤخر کر دیا (یعنی آپ پہلے آ گئے میں بعد میں آیا) اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقصد نے مجھے آپ کی نصرت سے روک دیا آپ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آ کر کھڑا نہ ہو سکا تو صبح و شام بیقراری سے آپ کے غم میں رَویا کروں گا۔ (تو پتہ چلا رونا اس کا ہے کہ اگر ہم ہوتے) اور خون کے بدلے آنکھوں سے آنسو بہاؤں گا۔ یہ آپ کا غم یہ آپ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہِ پُر درد کبھی جانے والی نہیں اسی سوزشِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اُٹھ جاؤں گا۔

مولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا بڑی زبردست زکوٰۃ دی نیکیوں کا حکم دیا۔ برائیوں اور سرکشی سے روکا۔ آپ نے خدا کی اطاعت کی کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش

رکھا آپ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے۔ آپ کی نظر ہمیشہ اس کی طرف رہی آپ نے ہمیشہ اس کی رضا کو پسند کیا۔ آپ نے سنتِ خدا اور رسولؐ کو قائم کیا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا اور حق کے راستوں کو اُجاگر کر کے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کر دیا۔ آپ خدا کے مطیع رہے اور اپنے جد محمد مصطفیؐ کے پیرو رہے اور اپنے باپ کے تابع فرمان رہے اور اپنے بھائی حسنؑ کی وصیت کو جلد پورا کیا۔ آپ ہیں ستونِ دین کو بلند کرنے والے سرکشی کی بنیادوں کو کھودنے والے اور سرکشوں کے سروں کو ضربِ نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، اُمت پیغمبرؐ کو نصیحت کرنے والے اور موت کے بھنور میں تیرنے والے اور اہلِ فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے، خدا کی حجتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم رکھنے والے حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے آپ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کرتے رہے دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے اور دین کی حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے آپ طاقت ور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ یتیموں کی بہار تھے۔ مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے اسلام کی عزت تھے آپ کے پاس احکامِ الٰہی کا سرمایہ تھا آپ حاجت مندوں کو گرانقدر عطیہ دینے کا عزم کئے ہوئے تھے اپنے جدِ امجد اور پدرِ نامدار کے طریقوں پر چلنے والے اور اپنے بھائی کی طرح امرِ خیر کی ہدایت فرمانے والے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے

پسندیدہ خوبو رکھنے والے آپ کی سخاوت اظہر من الشمس، آپ پردۂ شب میں تہجد گزار۔ آپ کا ہر طریقہ مضبوط و درست آپ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل آپ کی ہر سبقت عظیم الشان آپ کا نسب انتہائی بلند۔ آپ کے کمالات انتہائی اونچائی پر آپ کا ہر مرتبہ بلندتر آپ کے فضائل بہت ہی زیادہ آپ کے خصائل سب سے زیادہ پسندیدہ، آپ کی بخششیں نہایت قیمتی، آپ صاحبِ علم راہ حق پر گامزن، خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقتور صاحبِ علم امامِ امت گواہ حقانیت، ملّت کے لئے دردمند خدا سے لو لگائے ہوئے ہر صاحب دل کے محبوب خدا کے غضب سے ڈرنے والے آپ رسولؐ کے فرزند ہیں قرآن کے لئے سند ہیں۔

وہ کہتے ہیں ناکہ حسینؑ کو قرآن میں دکھاؤ، قرآن کو سند بنا رہے ہیں، حسینؑ قرآن پہ سند ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں قرآن میں دکھاؤ، قرآن کہتا ہے ہمیں دیکھو اور حسینؑ میں دکھاؤ۔

دیکھو کیوں نہیں یہ سب چیزیں پڑھی جاتیں اس لئے کہ جو پروپیگنڈے ہو رہے ہیں نا تو اُن کو پامال کرتی ہیں، حالانکہ سب موجود ہے مفاتیح الجنان میں موجود ہے۔

''اُمت کے لئے دست و بازو ہیں طاعتِ خدا میں تعب اُٹھانے والے عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے، بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے، طولانی رکوع و سجود کرنے والے، دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والا دنیا سے سیر ہوتا ہے۔ دنیا کو آپ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں، دنیا کی آرائش سے آپ کوسوں دُور تھے۔ رونقِ دنیا سے آپ کی نگاہیں پھری ہوئی

تھیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کا میلانِ خاطر بس آخرت کی طرف تھا۔ یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرے پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا گمراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بُلالیا۔"

دیکھئے گا کیا خوبصورت اندازِ بیان بڑھتا جا رہا ہے اور کس طرح امام آراستہ فصاحت و بلاغت سے بات کو واضح کر رہے ہیں۔ اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے، یہ اپنا خدا کیا ہے، امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے تصور میں جو خدا ہے وہ ہم ہیں، خدا تو اصل میں وہ ہے جسے ہم مانتے ہیں۔

"اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے ظالموں سے دور تھے گوشہ نشین تھے اور محرابِ عبادت میں محوِ عبادت تھے دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے (آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا)"

اب قصہ یہاں سے شروع ہو گیا، آپ سے بیعتِ یزید کا مطالبہ ہوا اور آپ، کیا جملہ ہے دیکھئے گا ہزاروں لوگوں نے لکھا ہے کہ امامِ حسینؑ سے یزید نے بیعت مانگی، اُس کے جواب میں لوگ تحریر لکھتے ہیں بڑی بڑی تحریریں، لیکن چونکہ امامِ زمانہؑ نے چھوٹے سے جملے میں مسئلے کو حل کر دیا۔ ہوا کیا؟ مطلب جب یزید نے امامؑ سے بیعت کا سوال کیا امام فرماتے ہیں کہ "آپ سے بیعتِ یزید کا مطالبہ ہوا اور آپ کے حقیقت شناس علم نے طے کر لیا کہ بیعت سے انکار ہو۔"

اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کریں۔ فوراً آپ اپنی اولاد اہلِ خاندان اپنی فرمانبردار جماعت کو لے کر چلے

آپ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظہ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور حدود شریعت کے قائم کرنے کا نیز معبود کی فرمانبرداری کا محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا لیکن ستم گاروں نے ظلم و عداوت سے آپ کا مقابلہ کیا آپ نے پہلے تو ان کو غضبِ خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی آخر کار جب انہوں نے آپ کے بارے میں ہر عہد کو توڑ دیا ہر حکمِ خدا کو پسِ پشت ڈال دیا اور آپ کی بیعت سے بھی پھر گئے اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ کے خدا اور آپ کے جد امجد کو غضبناک کیا اور آپ سے لڑنے کی پہل اپنی طرف سے کی تو پھر آپ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آ گئے۔''

دیکھئے ایسی آمد دکھائی ہے، ایک جملے میں امام کا جاہ وجلال، مطلب جہاں پر بزدلی پیدا ہو، چھپ رہے تھے ڈر رہے تھے، اُمت بھاگی پھر رہی تھی منہ چھپا رہی تھی یزید کا سامنا نہ ہو، مدینے کے لوگ سارے اصحاب بچے ہی کہاں تھے، جو تبع تابعین تھے جلدی جلدی چھپ چھپا کے یزید سے ساز باز کر رہے تھے، کوئی کہیں چھپ رہا تھا، کوئی کہیں بھاگ رہا تھا، ایسے میں میدان میں حسینؑ آئے، آؤ مقابلے پر آؤ اور دیکھیں کس میں کتنی طاقت ہے۔ میدان میں آ گئے۔ کون کہے گا امامِ زمانہؑ ہی کہہ سکتے ہیں۔ یہ جو ہے نا بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا، سنئے گا۔ امام کہہ رہے ہیں۔

''اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے ذوالفقار سے حیدر کرار کی طرح قتال کر رہے تھے۔''

یعنی اندر اُن کے گھسے ہوئے تھے دھنسے ہوئے تھے جس طرح مولا علیؑ لڑتے تھے۔

''اعداء نے جب آپ کو دل کا مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو آپ کے لئے اپنے مکر کے جال بچھانے لگے اور مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت سے قتال کرنے لگے۔''

اب ظاہر ہے کہ کیا کرتے وہ تو سمجھ رہے تھے کہ اتنا لشکر بھیج دو کہ یہ چھوٹا سا لشکر خوفزدہ ہو جائے، لیکن جب اُنہوں نے یہ دیکھا کہ یہاں تو خوف کا نام ہی نہیں ہے تو ہم ان سے کیسے فتح پائیں گے، حملہ کریں گے تو اب امام فرماتے ہیں کہ ''اُنہوں نے کیا کیا؟ یعنی ایک تو لڑائی کے میدانِ جنگ کے جو دستور ہیں جن کے مطابق جنگ لڑی جاتی ہے لیکن اُنہوں نے میدانِ جنگ کے اُصول کے بغیر، جیسے کہ آج کے اخبار میں آپ پڑھیں کہ جو کاغذات ظاہر ہو رہے ہیں تو اُس میں ایک ایک جملہ لکھا گیا ہے کہ یہ اُصولِ سیاست کے خلاف ہے۔ جو کاغذات ظاہر کر دیئے گئے ہیں نا، کتنے نوے ہزار راز ظاہر ہو گئے ہیں تو مطلب یہ کہ سب کو شکایت ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا، تو امامِ حسینؑ نے تو شکایت ہی نہیں کی کہ جنگ کے اُصول توڑ دیئے۔ اب جنگ کے اُصول اُنہوں نے توڑے تو کیا کیا؟ امام فرماتے ہیں کہ

اپنے مکر کے جال بچھانے لگے

اس میں جو پہلا مکر کیا وہ پانی بند کیا، جو اُصولِ جنگ کے خلاف ہے۔

اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔

پتھر مار رہے ہیں، دور سے تیر پھینک رہے ہیں۔

''ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو حکم دے دیا کہ حسینؑ پانی تک نہ پہنچ

سکیں سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے آپ کو تیروں سے چھلنی کر دیا سب نے ظلم وستم کے ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیئے۔ نہ انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپ کے سامان کو لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ آپ غبارِ جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اُٹھا رہے تھے آپ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے۔ ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضمحل کر دیا۔''

وجہ امام نے بتائی کہ وہ اس طرح گزر رہے تھے کہ امام کو تھکا دیا گیا، مضمحل کر دیا گیا اور ظاہر ہے کہ جب جوان بیٹا اور برابر کا بھائی مرے گا تو آدمی مضمحل یعنی جس طرح گلاب کا پھول دھوپ میں سوکھ جاتا ہے۔ اس طرح امامِ حسینؑ کا عالم ہو گیا تھا۔

دم لینے کی مہلت نہ دی۔ مددگار کوئی آپ کا رہا نہ تھا۔ بیکسی کے عالم میں انتہائی صبر وضبط کے ساتھ، اب یہ ہے قیامت جہاں پر امامِ حسینؑ کے صبر کا سب سے بڑا امتحان تھا اور یہ بات امام کی زیارت سے معلوم ہوئی کہ ہوا کیا؟ یعنی امام کو تلوار کیوں روکنی پڑی اور جنگ کیوں روکی، کہتے ہیں اللہ نے کہا اور جبریلؑ کو بھیجا۔ لیکن زیارت سے پتہ چلا کہ اصل بات کیا تھی اور وہ میں آپ کو امام کے جملوں میں سنا رہا ہوں۔ تشریح کر دوں کہ ادھر جیسے جیسے امامِ حسینؑ کو، جب گھوڑے سے گرے تو چاروں طرف سے مارتے ہوئے، یعنی یلغار کرتے ہوئے امام کو دھکیل رہے تھے چاروں طرف سے۔ تو وہ وقت تھا کہ تمام بیبیاں

خیمے کا پردہ اُلٹ کر باہر آ گئیں اور چھوٹے بچے ان بیبیوں کے ساتھ تھے تو امام نے منظر یہ کھینچا ہے کہ جیسے جیسے وہ امام کو پیچھے کی طرف دھکا دے رہے تھے، یعنی اِدھر سے نیزہ مارتے، اُدھر سے سے نیزہ مارتے۔ چوتھے امام نے فرمایا کہ پہلے رسولؐ اللہ نے اس چیز کو حرام قرار دے دیا تھا کہ جیسے آپ کرتے ہیں، بکرا لائے، دنبہ لائے، اُسے پانی پلایا لٹایا اور ذبح کیا لیکن عربی یہ کرتے تھے کہ جانور کو چھوڑ دیتے تھے اور چاروں طرف سے کوئی تیر مار رہا ہے، کوئی نیزہ مار رہا ہے، کوئی پتّھر مار رہا ہے اور اُس کو بھگا بھگا کے مارتے تھے اور پھر اُس کا گوشت کھاتے تھے۔ تو رسولؐ اللہ نے اس رسم کو حرام قرار دے دیا تھا۔ سمجھ گئے نا آپ یعنی یہ رسم رسولؐ اللہ نے ختم کرا دی تھی، جانور کو مار مار کے زخمی کر کے پریشان کر کے اس طرح نہیں کھانا چاہیے۔ چوتھے امام، پانچویں امام نے فرمایا کہ حسینؑ کو اس طرح مارا گیا جیسے عرب کے جاہلیت کے دور میں جانور کو بھگا بھگا کے تھکا تھکا کے مارتے تھے تو امام نے اس منظر کو جب کھینچا تو اب آپ یہ بتایئے کہ باہر خیموں کے سب ہو رہا ہے اور امام کا کوئی ناصر نہیں ہے، کوئی مددگار نہیں ہے تو ہوا کیا پھر، ہو کیا یہاں؟ تو تمام بیبیاں اب ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی مجبوری تھی کہ سب بیبیاں باہر آ گئیں اور سارے بچّے باہر آ گئے اور تمام بیبیوں نے اپنے بچوں سے کہا جو نصرت کر سکتے ہو کرو، تو بچّے دوڑتے ہوئے چلے، اب اِدھر گئے لشکر، اُدھر گئے لشکر، بچے پریشان، کچھ بچّے روتے ہوئے۔ یعنی عبداللہ ابنِ حسنؑ کی جو شہادت ہوئی ہے وہ امام حسینؑ تک کیسے پہنچے، کیوں کہ چاروں طرف سے راستہ روکا ہوا ہے اُنہوں نے اور کہیں سے نہ بیبیاں جا سکتی ہیں نہ بچّے جا سکتے ہیں تو عبداللہ ابن حسنؑ چونکہ گیارہ سال کے تھے وہ گھوڑوں کے نیچے

سے گھٹنیوں چلتے ہوئے، گھوڑوں کے اژدھام کے اندر اندر کسی طرح امام حسینؑ تک پہنچ گئے اور بالکل قریب پہنچ گئے اور وہاں یہ عالم کہ تلواریں پڑ رہی ہیں نیزے پڑ رہے ہیں۔ اب جو تلوار مار رہا ہے، جس نے سر پہ ماری، جس وقت یہ پہنچے تلوار ایک سر پہ لگ چکی تھی دوسری وہ مارنے جا رہا تھا تب اُنہوں نے ہاتھ بڑھائے، اور کہا ولد الزنا کیا مار ڈالے گا میرے چچا کو۔ تو ہاتھ پہلے امام کی گود میں گرے اور بچہ بعد میں امام کی گود میں گرا۔ تو یہ ایک عجیب مطلب اس کو کیسے امام نے بیان کر دیا، اور امام نے بیان کیا تو کیا امام پہ گزری ہوگی۔ اس منظر کو کھینچا ہے یہ تو میں نے تشریح کر دی۔ لیکن امام کے جملے آپ سن لیجئے کہ فرماتے ہیں کہ:

آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجوم اشقیاء کو ہٹا رہے تھے۔

اس لئے کہ شمر نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ حسینؑ اس وقت تک نہیں مارے جائیں گے اور یہی ایک طریقہ ہے یہ لڑتے رہیں گے، تو شمر نے پکار کے کہا کہ خیمے پر یلغار کر دو، عورتوں کو مارو، بچوں کو قتل کرو، خیموں کو جلا دو۔ تو اُس وقت امامِ حسینؑ نے ایک جملہ کہا کہ عورتوں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے، اور بچوں نے کیا بگاڑا ہے اگر نہیں حریت پسند ہو تم، تو کچھ غیرت تو کرو کہ جو عورتیں خیمے میں بیٹھی ہیں تم اُن پہ حملہ کرنا چاہتے ہو۔ یعنی امام نے اُس مصائب کو ٹالا، کیوں اس لئے کہ وعدہ ہے نانا سے کہ نانا میرے سامنے نہ ہو میرے بعد ہو۔ تو یہ تو وعدہ تھا اللہ نے کہہ دیا تھا نہیں حسین تمہارے سامنے نہیں ہوگا۔ اب امام چاہتے ہیں کہ جلد شہادت دوں میں، اس لئے کہ عورتیں باہر آ چکیں، اور بچے باہر آ چکے اور امام فرماتے ہیں کہ اس وقت جو امامِ حسینؑ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ گلے پر میرے خنجر چلے گا، سب سے بڑی پریشانی جو ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں اکیلی ہیں۔ بچے

اکیلے رہ گئے ہیں، اب ظاہر ہے کہ یہاں کپڑے کے خیمے ہیں یہاں کوئی مدینہ تو ہے نہیں، یہ مدینہ تھوڑی ہے تو یہ جائیں گے کہاں، اتنی فکر ہے امام کو، اتنی فکر ہے اور یہ اس کے لئے چوتھے امام نے فرمایا کہ چونکہ امام کو شرمندگی ہوئی کہ بیبیوں کو اور بچوں کو امام بچا نہیں سکے تو، میری کتاب ''عظمت زینبؑ'' میں اک تقریر ہے اس میں میں نے اس کی شرح کی ہے کہ چوتھے امام نے فرمایا کہ پانچ جگہ امام شرمندہ ہوئے، کربلا میں، ایک وہ جب علی اکبرؑ آئے اور کہا پانی پلا دیجئے، تو علیؑ اکبر سے شرمندہ ہوئے، قاسمؑ نے پکارا مجھے چچا بچایئے نہیں پہنچ پائے، قاسمؑ سے شرمندہ ہوئے۔ علی اصغرؑ کو لے کے آئے کہ پانی پلا دیں تو نہیں پلا پائے تو علی اصغرؑ سے اور ربابؑ سے شرمندہ ہوئے اور آخری رخصت پہ سکینہؑ نے کہا اگر آپ جا رہے ہیں تو پھر نانا کے روضے پہ پہنچا دیجئے۔ کہا بس اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیٹا اب کچھ نہیں ہو سکتا ہم تمہیں نانا کے روضے پہ نہیں پہنچا سکتے، تو جنابِ سکینہؑ سے شرمندہ ہوئے۔ پانچویں چیز جو ہے وہ جنابِ زینبؑ اور تمام بیبیوں سے امامِ حسینؑ شرمندہ ہوئے کہ اُن کو بچا نہ سکے۔ اب امام فرماتے ہیں کہ امام بھی کہیں شرمندہ ہوتا ہے۔ امام بھی کسی سے شرمندگی اُٹھاتا ہے۔ لیکن امام نے جو شرمندگی اُٹھائی اُس کا صلہ خدا نے یہ دیا ہے کہ حسینؑ اپنے عزاداروں کو بخشوا لو۔ اُس کے صلے میں شفاعت امام حسینؑ کو ملی۔ اب یہ دیکھئے امام حسینؑ کے لئے کتنی مشکل منزل ہے امام فرماتے ہیں امامِ زمانہؑ، بچوں کی طرف سے ہجومِ اشقیاء کو ہٹا رہے تھے، یعنی آخر وقت تک، پیدل ہونے کے بعد جو لڑے ہیں وہ یہ کہ خیمے کے درمیان میں بیبیوں کے درمیان میں جو لشکر آ چکا ہے تو امام اُنہیں خیمے کے قریب نہیں آنے دے رہے ہیں تو اس طرح لڑ رہے ہیں کہ کبھی اِدھر جاتے ہیں کبھی

اُدھر جاتے ہیں، نہ اِدھر سے آنے دے رہے ہیں نہ اُدھر سے آنے دے رہے ہیں۔ یلغار چلی آ رہی ہے کچھ تو تماشہ دیکھنے جا رہے ہیں اور کچھ اس ارادے سے جا رہے ہیں کہ خیموں کو جلد سے جلد لوٹیں، تو امام اُن کو روک رہے ہیں اور آخر وقت تک اپنی زندگی میں امام نے اشقیا کو خیمے تک نہیں آنے دیا۔

''یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گرے۔ لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ کو کچل رہے تھے اور سرکش ستمگر اپنی تلواریں لئے آپ پر چڑھے چلے آتے تھے موت کا پسینہ آپ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا اور آپ کے دست و پا اِدھر اُدھر سمٹتے اور پھیلتے تھے۔ آپ چشم نیم وا سے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔''

دیکھئے یہ بڑی مشکل منزل ہے کہ جس کے اُوپر خود یہ کیفیت ہو یلغار ہو تو اُسے کسی چیز کی اس وقت فکر نہیں ہوتی، اور نظر ہے تو خیموں پر ہے، عورتوں پر ہے اور بچوں پر ہے۔ یہ دنیا میں کوئی کر ہی نہیں سکتا، جس کے اُوپر اپنے اُوپر مصیبت آجائے دوسرے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا، امام خود ہی کہہ رہے ہیں۔

''حالانکہ اس وقت آپ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ آپ کو اپنے کنبہ کا اور بچوں کا دھیان نہ آسکتا تھا اس وقت آپ کا گھوڑا ہنہناتا اور روتا ہوا آپ کے خیام کی طرف چلا''

اب یہ دیکھئے کہ ذوالجناح کا ذکر زیارتِ ناحیہ میں ہو رہا ہے، یہاں یہ ہو رہا ہے کہ وہ حرام ہے، یہ ہے وہ ہے۔ امام زمانہؑ ذکر کر رہے ہیں ذوالجناح کا۔

''جب اہلِ حرم نے آپ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا تو مخدّراتِ عصمت بے قرار ہو کر خیموں سے نکل پڑیں اور بال

بکھرائے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا نوحہ و بکا کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کو وارثوں کو پکارتے ہوئے جبکہ اپنی اس مخصوص عزت وشوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جارہے تھے سب کے سب قتل گاہ کی طرف تیزی سے جارہے تھے آہ شمراس وقت آپ کے سینے پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریشِ مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کررہا تھا۔ آپ کے دست و پا بے حرکت ہوگئے اور سانس رُک گیا۔ نیزہ پر سراقدس کو اُٹھایا گیا۔"

دیکھئے یہ سب ہیں مصائب اور اب اصل چیز جو امام کہنا چاہتے تھے بڑی ہمت سے وہ ہے ایک اصل بات کہ نیزے پر سراقدس کو اُٹھایا گیا اور اہلِ حرم کو غلاموں کی طرح قید کرلیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھالیا گیا۔ دن کے دوپہر کی گرمیاں ان کے چہروں کو جھلسارہی تھیں اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جارہے تھے۔ ہاتھ ان کے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازاروں میں ان کو پھرایا جارہا تھا۔

اب مصائب ہوگئے، اب امام نے اصل بات بتانا شروع کی اور یہی بات ہے کہ جو سب کو معلوم ہونی چاہئے کہ شہادتِ حسینؑ کے بعد کیا ہوا، امامِ زمانہ فرماتے ہیں۔

"وائے ہو ان نافرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ کو قتل کرکے اسلام کو تباہ کردیا"

اب یہ بتایئے کہ تعمیر کس نے کیا، کربلا کے بعد اسلام تباہ ہوچکا، کسی نے تعمیر نہیں کیا، اُنہوں نے تباہ کردیا، پھر کیا کیا اُنہوں نے حسینؑ کو گھوڑے سے گرا کے نمازوں کو روزوں کو معطل کردیا۔ شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا ایمان کی

عمارت کوڈھادیا اور قرآن کی آیتوں کو جلادیا اور بغاوت وسرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ کے قتل سے رسولؐ اللہ مظلوم قرار پا گئے۔ مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچہ کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی۔

قرآن لاوارث ہے، اس لئے کہ قرآن اور اہل بیتؑ۔ اہل بیت کو قتل کر دیا قرآن اکیلا رہ گیا۔ لاوارث ہو گیا قرآن۔

آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ کے نہ ہونے سے اللہ اکبر اور لا الٰہ اِلا اللہ ان آوازوں میں کوئی روح نہ رہی حرام وحلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔ آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں فاسد عقیدے سے حدود شریعت کا تعطل نفسانی خواہشوں کا زور گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔ غرض کہ آپ کی سنانی سنانے والا آپ کے جد امجد کی قبر کے پاس کھڑا ہوا اور آپ کی سنانی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسولؐ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنائی کہ یا رسولؐ اللہ آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور آپ کے گھر والوں اور جانثاروں کو مار دیا گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ذریت کو قید کیا گیا اور آپ کی ذریت واہل بیتؑ کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے ان کو بچانا اُمت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قلق ہوا اور آنحضرتؐ کا قلب نازک گریاں ہوا ملائکہ اور انبیاء نے ان کو آپ کا پُرسہ دیا۔ آپ کے قتل ہونے سے آپ کی ماں فاطمہ زہراؑ بے تاب ہو گئیں۔

ملائکہ مقربین کے ایک لشکر کے بعد ایک اُترنے لگے جو آپ کے باپ امیر المومنینؑ کو پُرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علیین میں آپ پر نوحہ و ماتم کر رہے تھے، آپ کے غم میں حورانِ جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں آسمان اور آسمان کے

باشندے آپ پر روئے اور جنّت کے خزینہ دار روئے پہاڑ قطار در قطار روئے، دریا اور دریا کی مچھلیاں مکّے اور مکّہ کی عمارتیں جنّت اور غلمان کعبہ اور مقامِ ابراہیمؑ مشعر حرام اور حل و حرم سب ہی آپ کے غم میں گریاں ہوئے۔ خداوند اس بلند مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود و سلام بھیج اور مجھ کو ان کے گروہ میں محشور فرما اور ان کی سفارش سے مجھے داخل جنّت فرما۔ اے کم سے کم وقت میں ہر ایک کا حساب کرنے والے۔"

یہاں اب امام نے آپ کے لئے دعا فرمائی جیسے مجلس میں ہوتا ہے کہ فضائل مصائب اور مقصدِ مجلس، مومنین کا رتبہ، گریہ کرنے والے کا رتبہ اور پھر اُن کے لئے دعا، امامِ زمانہ آپ کی پارٹی کے ہیں۔ آپ کے ساتھ ہیں امامِ زمانہؑ یہ زیارتِ ناحیہ گواہ ہے۔ اب یہاں سے امام دعا فرماتے ہیں، چونکہ شبِ قدر کی آہستہ آہستہ رات گزر رہی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں اس مبارک ساعت میں، دوسو چھپن ہجری میں امام کی ولادت ہے، نور سے آپ کی تاریخ نکلتی ہے۔ "ن" کے پچاس "و" کے چھ، چھپن، اور "ر" کے دوسو، دوسو چھپن۔ ولادت کی تاریخ صرف "نور"

اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر اے عالم حاکموں سے زیادہ زورِ حکومت رکھنے والے واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبر اور تمام عالم کی طرف تیرے رسولؐ ہیں اور ان کے بھائی کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدنِ علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المومنین علی مرتضیٰؑ اور فاطمہ زہراؑ کا واسطہ جو زنانِ عالم کی سردار ہیں۔ حسن مجتبیٰؑ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور پرہیز گاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابو عبداللہ الحسینؑ کا واسطہ جو تمام شہدا میں زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور ان کی قتل ہونے والی اولاد کا واسطہ اور ان کی مظلوم

ذریت کا واسطہ اور علی بن حسینؑ زین العابدین کا واسطہ اور محمد بن علیؑ کا واسطہ۔

اب دیکھئے بارہویں امام ہر امام کا نام لیں گے اور پھر اپنا نام بھی لیں گے، آپ کیلئے۔

جو عبادت گذاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمدؑ کا واسطہ جو مجسمہ صداقت ہیں اور موسیٰ بن جعفرؑ کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسیٰؑ کا واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علیؑ کا واسطہ جو اہلِ حق کے پیشوا ہیں اور علیؑ بن محمدؑ کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسنؑ بنِ علیؑ کا واسطہ جو ائمہ اطہار کے وارث ہیں اور اس فرد کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔ محمد وآلِ محمدؐ پر درود بھیج جو صادقین میں بہترین نیکیوں کے حامل، جن کا لقب آلِ طٰہٰ وآلِ یٰسین ہے اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے صاحبان اطمینان میں سے کامیاب ہونے والوں میں سے خوش وخرم اور بشارت جنّت پانے والوں میں قرار دے۔ خداوندا مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور صالحین سے وابستہ رکھ میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو جو بغاوت وسرکشی کرنے والے ہیں ان کے مقابلے میں مجھے فتح دے مجھے حاسدوں کے شر سے بچا اور بُری تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رُخ میری طرف سے پھیر دے ظالموں کے ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں کو (محمدؐ وآلِ محمدؐ) اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ یہاں سے امام زمانہ علیہ السلام گناہ گار مومنین کی ترجمانی کر رہے ہیں کہ تم اس طرح دعا کیا کرو" اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو، کیونکہ ان حضرات کو تو نے اپنی نعمتوں

سے مالا مال کیا ہے۔ قسم دیتا ہوں خداوندا میں تجھ کو تیرے نبی معصوم کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن وانس و ملک پہنچتے ہیں جس کے پہلو میں امام معصوم شہید ظلم وستم آرام فرما رہے ہیں کہ میرے رنج وغم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے اور مجھے جہنم کی آتشِ سوزاں سے پناہ دے میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کا انبار لگا دے اور مجھے اتنا دے کہ میں خوش وخرم رہوں مجھے اپنے جود و کرم میں چھپا اور اپنی سزا اور عتاب سے دُور رکھ خداوندا مجھے ہر لغزش سے بچا۔ میرے قول وعمل کو درست کر مجھے عمر دراز دے اور امراض و اسقام سے بچا اور مجھے میرے پیشواؤں کے وسیلے سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔ خداوندا رحمت خاص نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور میری توبہ کو قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما میرے گناہ بخش دے میرے رنج وملال کو دُور کر میری خطا کو بخش دے میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوند اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ) کہ میرے گناہ تو بخش چکا ہو میرے ہر عیب کو تو چھپا چکا ہو میرے ہر غم کو تو دُور کر چکا ہو میرے رزق میں تو کشائش کر چکا ہو۔ میرے گھر کے آباد رہنے کا تو حکم نافذ کر چکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو تو درست کر چکا ہو میری ہر آرزوئے دل کو تو پورا کر چکا ہو۔

میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو، میری ہر تنگی کو تو زائل کر چکا ہو۔ میرے ہر انتشار کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو میرے ہر کام کو تو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو تو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلقِ حسن تو ادا کر چکا ہو اور میرے

ہر صرف کے بعد اس کا بدل دے کر اس کمی کو پورا کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے تو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے ہر ایک اپنے کو جو دُور ہو تو اس کو قریب کر چکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال تو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔ خداوندا میں تجھ سے اِس دنیا کی بہتری اور اس جہانِ باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں، خداوندا مجھے وجہ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اس درجہ میرے شاملِ حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔

بارِ اِلٰہا میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو اور اس یقین کا جو ہر شک کو دُور کر دے اور اس اجر کا جو فراوان ہو۔ خداوندا مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور اپنا احسان و کرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے۔ اور نیکیوں میں لوگ میرے نقشِ قدم پر چلیں (یعنی نیکوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں) خداوندا میرے دشمن کو برباد کر دے۔ بارِ اِلٰہا رحمتِ خاص نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں۔ سلسلۂ رحمت تیرا ان حضرات پر شب و روز صبح و شام جاری رہے اور شریر لوگوں کے مقابلے میں تو میری حمایت کر اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کر دے اور مجھ کو جہنّم سے پناہ دے اور راحت و آرام کے مقام (جنّت) میں آباد کر دے اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین و مومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم و کرم سے بخش دے۔

۞ ۞ ۞

زیارتِ ناحیہ مقدسہ (معروفہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی شِيْثٍ وَلِيِّ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِيْسَ الْقَائِمِ بِحُجَّتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ فِيْ دَعْوَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی هُوْدٍ نِالْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحٍ الَّذِيْ تَوَّجَّهَهُ اللّٰهُ بِكَرَامَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ اجْتَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِيْلَ الَّذِيْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِنْ جَنَّتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی يَعْقُوْبَ الَّذِيْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ بِرَحْمَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی يُوْسُفَ الَّذِيْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَى الَّذِيْ فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهٗ بِقُدْرَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی هَارُوْنَ الَّذِيْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَيْبٍ الَّذِيْ نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلٰی اُمَّتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوُدَ الَّذِيْ تَابَ اللّٰهُ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَيْمَانَ الَّذِيْ ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهٖ

زیارتِ ناحیہ مقدسہ (معروفہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلام آدم پر جو برگزیدۂ خدا اور خلیفۂ خدا ہیں۔

سلام شیث پر جو ولیٔ خدا اور پسندیدۂ خدا ہیں۔

سلام ادریس پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں۔

سلام نوح پر جن کی دعا قبول کی گئی۔

سلام ہود پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی۔

سلام صالح پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذی شان قرار دیا۔

سلام ابراہیم پر جن کو اللہ نے اپنی خلت سے سرفراز کیا۔

سلام اسماعیل پر جن کو اللہ نے ذبح عظیم کی قرارداد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا۔

سلام اسحاق پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا۔

سلام یعقوب پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ بینائی دی۔

سلام یوسفؑ پر جن کو خدا نے اپنا کرمِ عظیم فرما کر کنویں سے نجات دی۔

سلام موسیٰ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا۔

سلام ہارون پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا۔

سلام شعیب پر جن کو خدا نے ان کی امامت پر غالب کیا۔

سلام داؤد پر جن کے ترکِ اولیٰ کو اللہ نے معاف کر دیا۔

سلام سلیمان پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت قومِ جن تابع ہوگئی۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیُّوبَ الَّذِیْ شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْنُسَ الَّذِیْ اَنْجَزَ اللّٰهُ مَضْمُوْنَ عِدَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِیْ مِحْنَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی يَحْيَى الَّذِیْ اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَيْرِ الَّذِیْ اَحْيَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ مِيْتَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عِيْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ وَكَلِمَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَصَفْوَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِيْرِ الْمُوْمِنِيْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
خُصَّ بِاُخُوَّتِهٖ۔
اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ ابْنَتِه
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ وَصِيِّ اَبِيْهِ وَخَلِيْفَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَيْنِ الَّذِیْ سَمَحَتْ نَفْسُهٗ بِمُهْجَتِه

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِیْ سِرِّهٖ وَعَلَانِيَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَآءَ فِیْ تُرْبَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِه۔
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ

سلام ہوا یوب پر جن کو اللہ نے بیماری سے شفا دی۔

سلام یونس پر خدا نے ان کے اس وعدہ کو پورا کیا جس کی انہوں نے ضمانت کی تھی۔

سلام زکریا پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے۔

سلام یحییٰ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا۔

سلام عُزیر پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔

سلام عیسیٰ پر جو بزبانِ وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔

سلام محمد مصطفیٰ پر جو محبوبِ خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔

سلام امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا۔

سلام فاطمہ زہرا دختر رسول پر،

سلام ابو محمد حسن مجتبیٰ پر جو اپنے باپ کے وصی و جانشین ہیں۔

سلام حسین پر جنہوں نے راہِ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔

اس پر سلام جس نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی۔

اس پر سلام جس کی خاک میں اللہ نے اثر شفا قرار دیا۔

سلام اس پر کہ جس کی قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اس پر سلام جس کی ذریت سے قیامت تک امام رہیں گے۔

آخری پیغمبر کے فرزند پر سلام

سردار اوصیاء علی کے فرزند پر سلام۔

اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى ابْنِ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنُ سِدرَةُ الْمُنتَهٰى
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَاوٰى
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَصَفَا
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَهْتُوكِ الْخُبَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى خَامِسِ اَصْحَابِ الْكِسَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى غَرِيْبِ الْغُرَبَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى شَهِيْدِ الشُّهَدَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى قَتِيْلِ الْاَدْعِيَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى سَاكِنِ كَرْبَلَآءَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بَكَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ۔
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَن ذُرِّيَّةُ الْاَزْكِيَاءُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوبِ الدِّيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُيُوبِ الْمُضَرَّجَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاةِ الذَّابِلَاتِ

فاطمۃ الزہرآ کے فرزند پر سلام

خدیجۂ بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام

سدرۃ المنتہیٰ کے وارث پر سلام

جنت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام

زمزم وصفا کے وارث پر سلام۔

سلام آلودہ خاک وخون پر سلام،

سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا،

چادرِ تطہیر والوں کی پانچویں فرد پر سلام،

مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام،

شہیدوں میں سب سے زیادہ پُر درد شہید پر سلام۔

اس پر سلام جس کو مجہول النسب لوگوں نے قتل کیا۔

ساکنِ ارضِ کربلا پر سلام۔

اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے۔

اس پر سلام جس کی نسل سے ائمہ اطہار ہیں۔

سلام دین کے سردار پر

سلام ان (ائمہ) پر جو حق کی منزلیں ہیں۔

سلام ان ائمہ پر جو پیشوائے ملت ہیں۔

ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے۔

ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوسِ الْمُصْطَلَمَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَآءِ السَّائِلَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَآءِ الْمُقَطَّعَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِين
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی آبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَبْنَائِكَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَی الْمَلَائِكَةِ الْمُضَاجِعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَخِيْهِ الْمَسْمُوْمِ۔
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِيِّنِ الْكَبِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّضِيْعِ الصَّغِيْرِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَبْدَانِ السَّلِيْبَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْعِتْرَةِ الْقَرِيْبَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَدَّلِيْنَ فِی الْفَلَوٰتِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَی النَّازِحِيْنَ عَنِ الْاَوْطَانِ

سلام ان پر جوٹکڑے ٹکڑے کیے گئے۔
سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔
سلام ہو بے گور و کفن نعشوں پر
(ارض کربلا پر) بہنے والے خون پر سلام۔
جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر سلام۔
نیزوں پر اُٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔
بے رِدا ہو جانے والی مستورات پر سلام۔
حجت پروردگارِ عالم پر سلام۔
آپ پر سلام اور آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد پر سلام۔
آپ پر سلام اور آپ کے شہید ہونے والے فرزندوں پر سلام۔
آپ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ کی ذرّیت پر سلام۔
آپ پر اور آپ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام۔
سلام ظلم و ستم سے قتل کیے جانے والے پر۔
اور ان کے بھائی (حسنؑ) پر جن کو زہر دیا گیا۔
سلام جناب علی اکبرؑ پر کم سِن شیر خوار پر۔
سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا۔
سلام نبی کی قریب ترین ذرّیت پر۔
سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا۔
سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دُور تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِيْنَ بِلَا اَكْفَانٍ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّءوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحتَسِبِ الصَّابِرِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَظلُومِ بِلَا نَاصِرٍ
اَلسَّلَامُ عَلٰى سَاكِنِ التُّربَةِ الزَّاكِيَةِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيْلُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ افْتَخَرَ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيْكَائِيْلُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَن هُتِكَتْ حُرْمَتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اُرِيْقَ بِالظُّلْمِ دَمُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنحُورِ فِي الْوَرٰى
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ دَفَنَهٗ اَهْلُ الْقُرٰى
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِيْ بِلَا مُعِيْنٍ

سلام بے کفن دفن کئے جانے والوں پر۔

سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا۔

راہِ خدا میں اذّیت اُٹھانے والے صابر پر سلام۔

عالمِ بیکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام،

خاکِ پاک پر رہنے والے پر سلام

قبۂ بلند رکھنے والے پر سلام،

اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاکیزہ و پاک قرار دیا۔

اس پر سلام جس پر جبرئیل نے فخر کیا۔

اس پر سلام جس کو گہوارہ میں میکائیل نے لوریاں دیں۔

اس پر سلام جس کے بارے میں عہد و پیماں کو توڑ دیا گیا۔

اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔

اس پر سلام جس کا خون ظلم سے بہایا گیا۔

اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا۔

اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روا رکھا گیا۔

اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روا رکھا گیا۔

اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے۔

اس پر سلام جس کو گرد و نواح کے گاؤں والوں نے دفن کیا۔

اس پر سلام جس کی شہ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا۔

اس پر سلام جو یکہ و تنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِ التَّرِيْبِ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيْبِ

اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِيْبِ

اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاسِ الْمَرفُوعِ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا الذِئَابُ الْعَادِيَاتُ وَ تَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ الضَّارِيَاتُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ وَعَلَى الْمَلٰيِكَةِ الْمرفُوفِيْنَ حَولَ قُبتِكَ الْحَافِيْنَ بَتُربَتِكَ الطَّائِفِيْنَ بِعَرصَتِكَ الْوارِدِيْنَ لِزِيَارَتِكَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّي قَصَدتُ اِلَيْكَ وَ رَجَوْتُ الْفَوزَ لَدَيْكَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِيْ وَلَايَتِكَ الْمُتَقرّبِ اِلَى اللهِ بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِیٔ مِنْ اَعْدَآئِكَ

سَلَامَ مَنْ قَلبُهٗ بِمُصَابِكَ مَقْرُوحٌ وَدَمْعُهٗ عِنْدَ ذِكرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامَ الْمَفْجُوجِ الْحَزِيْنِ الْوَالِهِ الْمُسْتَكِيْنِ۔

اس ریش اقدس پر سلام جو خون سے سُرخ تھی۔

اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا۔

اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا۔

ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی۔

اس پر سلام جو نیزہ پر اُٹھایا گیا۔

ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے۔ جن کو ستمگارانِ امت بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور کٹکھنے درندے بن کر (پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا آپ پر سلام اور آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر سلام جو آپ کی تربت کو گھیرے رہتے ہیں اور آپ کے صحنِ اقدس کا طواف کرتے ہیں، اور آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

آپ پر سلام میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے کامیابی کا امیدوار ہوں۔

آپ پر سلام آپ کی حرمت کو پہچاننے والے کا۔

سلام آپ سے خالص محبت رکھنے والے کا سلام، سلام آپ کی محبت کے ذریعہ سے قربِ خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو آپ کے دشمنوں سے بیزار ہے۔

اس کا سلام جس کا دل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کے ذکر کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو آپ کے مصائب سے نہایت دردمند ملول اور بے حال ہے

سَلَامَ مَنْ لَوْكَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ رَمٰى بِنَفْسِهٖ حَدَّ السُّيوفِ وَبَذَلَ حُشَا شَتَهٗ دُوْنَكَ لِلْصُّطُوْفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَصَرَكَ علىٰ مَنْ بَغىٰ عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوحِهٖ وَجَسَدِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَرُوْحُهٗ لِرُوحِكَ فِدَاءٌ وَاَهلُهٗ لِاَهْلِكَ وَقَاءٌ

فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِی الدُّهُوْرُ وَعَاقَنِیْ عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ وَلَمْ اَكُنْ لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِباً وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِباً فَلَاَ نْدُبَنَّكَ صَبَاحاً وَمَسَاءً وَلَاَ بْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دِمَآءً حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَاَسُّفاً عَلٰى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفاً حَتّٰی اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللهَ وَمَاعَصَيْتَهٗ وَتَمَسَّكْتَ بِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَخَشِيْتَهٗ وَرَاقَبْتَهٗ وَاسْتَجَبْتَهٗ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَ اَطْفَاْتَ الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ الْجِهَادِ

وَ كُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعاً وَّلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اس کا سلام جو میدانِ کربلا میں اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو تلواروں کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا۔ اور آمادۂ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ آپ پر نثار کر دیتا اور باغیوں کے مقابلہ میں آپ کے سامنے جہاد کر کے آپ کی نصرت کرتا اور اپنی روح اپنا جسم اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ پر فدا کر دیتا۔ اس کی روح آپ کی روح پر نثار ہوتی اور اس کے اہل آپ کے اہل پر فدا ہوتے۔

اب جبکہ زمانہ نے مجھے مؤخر کر دیا اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقصد نے مجھے آپ کی نصرت سے روک دیا آپ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آ کر کھڑا نہ ہو سکا تو صبح و شام بیقراری سے آپ کے غم میں رویا کروں گا اور خون کے بدلہ آنکھوں سے آنسو بہاؤں گا۔ یہ آپ کا غم یہ آپ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہِ پُر درد کبھی جانے والی نہیں اسی سوزشِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اُٹھ جاؤں گا۔

مولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا بڑی زبردست زکوٰۃ دی نیکیوں کا حکم دیا۔ برائیوں اور سرکشی سے روکا۔ آپ نے خدا کی اطاعت کی کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش رکھا آپ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے۔ آپ کی نظر ہمیشہ اس کی طرف رہی آپ نے ہمیشہ اس کی رضا کو پسند کیا۔ آپ نے سنتِ خدا اور رسولؐ کو قائم کیا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا اور حق کے رستوں کو اُجاگر کر کے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کر دیا۔

آپ خدا کے مطیع رہے اور اپنے جد محمد مصطفیٰؐ کے پیرو رہے اور اپنے باپ کے

تَابِعاً وَّلِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعاً وَّاِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ
مُسَارِعاً وَّلِعِمَادِ الدِّيْنِ رَافِعاً وَّلِلطُّغْيَانِ قَامِعاً وَّ
لِلطُّغَاةِ مُقَارِعاً وَّلِلْاُمَّةِ نَاصِحاً وَّفِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ
سَابِحاً وَّلِلْفُسَّاقِ مُكَافِحاً وَ بِحُجَجِ اللّٰهِ قَائِماً
وَلِلْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ رَاحِماً

وَلِلْحَقِّ نَاصِراً وَعِنْدَ الْبَلَاءِ صَابِراً وَلِلدِّيْنِ كَالِئاً
وَعَنْ حَوْزَتِهٖ مُرَامِياً تَحُوْطُ الْهُدٰى وَتَنْصُرُهٗ
وَتَبْسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهٗ وَ تَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهٗ
وَتَكُفُّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهٗ وَتَاخُذُ لِلدَّنِيِّ مِنَ الشَّرِيْفِ
وَتُسَاوِيْ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيْفِ كُنْتَ
رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ وَعِصْمَةَ الْاَنَامِ وَ عِزَّ الْاِسْلَامِ
وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ وَ حَلِيْفَ الْاِنْعَامِ سَالِكاً طَرَائِقَ
جَدِّكَ وَاَبِيْكَ مُشْبِهاً فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ

وَفِي الذِّمَمِ رَضِيَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَا لْكَرَمِ مُتَهَجِّداً فِي
الظُّلَمِ قَوِيْمَ الطَّرَائِقِ كَرِيْمَ الْخَلَائِقِ عَظِيْمَ
السَّوَابِقِ شَرِيْفَ النَّسَبِ مُنِيْفَ

تابع فرمان رہے اور اپنے بھائی حسنؑ کی وصیت کو جلد پورا کیا۔ آپ ہیں ستونِ دین کو بلند کرنے والے سرکشی کی بنیادوں کو کھو دینے والے اور سرکشوں کے سروں کو ضرب نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، اُمت پیغمبرؐ کو نصیحت کرنے والے اور موت کے بھنور تیرنے والے اور اہلِ فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے، خدا کی حجتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم رکھنے والے

حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے آپ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کرتے رہے دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے اور دین کی حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے آپ طاقت ور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ یتیموں کی بہار تھے۔ مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے اسلام کی عزت تھے آپ کے پاس احکامِ الٰہی کا سرمایہ تھا آپ حاجت مندوں کو گرانقدر عطیہ دینے کا عزم کئے ہوئے تھے اپنے جدِ امجد اور پدرِ نامدار کے طریقوں پر چلنے والے اور اپنے بھائی کی طرح امر خیر کی ہدایت فرمانے والے

اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے پسندیدہ خو بو رکھنے والے آپ کی سخاوت اظہر من الشمس، آپ پردۂ شب میں تہجد گزار۔ آپ کا ہر طریقہ مضبوط و درست آپ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل

الْحَسَبِ رَفِيْعَ الرُّتَبِ كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ مَحْمُوْدَ الضَّرَائِبِ جَزِيْلَ الْمُوَاهِبِ

حَلِيْمٌ رَشِيْدٌ مُنِيْبٌ جَوَادٌ شَدِيْدٌ عَلِيْمٌ اِمَامٌ شَهِيْدٌ اَوَّاهٌ مُنِيْبٌ جَبِيْبٌ مُهِيْبٌ

كُنْتَ! لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَلَداً وَلِلْقُرآنِ سَنَداً وَلِلْاُمَّةِ عَضُداً وَّفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِداً حَافِظاً لِلْعَهْدِ وَ الْمِيْثَاقِ نَاكِباً عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ بَاذِلاً لِلْمَجْهُوْدِ طَوِيْلَ الرَّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

زَاهِداً فِي الدُّنَيا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِراً اِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْهَا اٰمَالُكَ عَنْهَا مَكْفُوْفَةٌ وَهِمَّتُكَ عَنْ زِيْنَتِهَا مَصْرُوفَةٌ وَاَلْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ وَرَغْبَتُكَ فِي الْاٰخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ

حَتّٰى اِذَاالْجَوْرُ مَدَّبَاعَهُ وَاَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَى الْغَيُّ اَتْبَاعَهُ وَاَنْتَ فِيْ حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَ لِلظَّالِمِيْنَ مُبَايِنٌ جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ

آپ کی ہر سبقت عظیم الشان آپ کا نسب انتہائی بلند۔

آپ کے کمالات انتہائی اونچائی پر آپ کا ہر مرتبہ بلند تر آپ کے فضائل بہت ہی زیادہ آپ کے خصائل سب پسندیدہ آپ کی بخششیں نہایت قیمتی آپ صاحبِ علم راہِ حق پر گامزن خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقت ور صاحبِ علم، امامِ امت، گواہِ حقانیت، ملت کے لئے درد، مند خدا سے لو لگائے ہوئے، ہر صاحبِ دل کے محبوب، خدا کے غضب سے ڈرنے والے آپ رسولؐ کے فرزند ہیں قرآن کے لئے سند ہیں، اُمت کے لئے دست و بازو ہیں طاعتِ خدا میں تعب اُٹھانے والے عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے طولانی رکوع وسجود کرنے والے۔

دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والے دنیا سے سیر ہوتا ہے۔ دنیا کو آپ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں دنیا کی آرائش سے آپ کوسوں دور تھے۔ رونقِ دنیا سے آپ کی نگاہیں پھری ہوئی تھیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف نہ تھا۔

یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرہ پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا گمراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلا لیا۔ اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے ظالموں سے دور تھے گوشہ نشین تھے اور محرابِ عبادت میں محوِ عبادت تھے

مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ
بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلٰى حَسْبِ طَاقَتِكَ وَاِمْكَانِكَ ثُمَّ
اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْاِنْكَارِ وَلَزِمَكَ اَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ

فَسِرْتَ فِيْ اَوْلَادِكَ وَاَهَالِيْكَ وَشِيْعَتِكَ وَ مَوَالِيْكَ
وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَمَرْتَ بِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَالطَّاعَةِ
لِلْمَعْبُوْدِ وَنَهَيْتَ الْخَبَائِثَ وَالطُّغْيَانَ وَ وَاجَهُوْكَ
بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْاِيْعَادِ اِلَيْهِمْ
وَتَاكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ
فَنَكَثُوْا ذِمَامَكَ وَبَيْعَتَكَ وَاَسْخَطُوْا رَبَّكَ وَجَدَّكَ
وَبَدَءُوْكَ بِالْحَرْبِ فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ وَطَحَنْتَ
جُنُوْدَ الْفُجَّارِ وَ اقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ الْغُبَارِ مُجَادِلًا
بِذِیْ الْفِقَارِ كَاَنَّكَ عَلِيُّنِ الْمُخْتَارُ

فَلَمَّا رَاَوْكَ ثَابِتَ الْجَاشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ
نَصَبُوْا لَكَ غَوَائِلَ مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوْكَ بِكَيْدِهِمْ
وَشَرِّهِمْ وَاَمَرَ اللَّعِيْنُ جُنُوْدَهُ فَمَنَعُوْكَ الْمَاءَ وَوُرُوْدَهُ

دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے (آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا) اور آپ کے حقیقت شناس علم نے طے کرلیا کہ بیعت سے انکار ہو اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کریں۔

فوراً آپ اپنی اولاد اہلِ خاندان اپنی فرمانبردار جماعت کو لے کر چلے آپ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظہ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور حدود شریعت کے قائم کرنے کا نیز معبود کی فرمانبرداری کا محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا، لیکن ستمگاروں نے ظلم و عداوت سے آپ کا مقابلہ کیا، آپ نے پہلے تو ان کو غضب خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی

آخر کار جب انہوں نے آپ کے بارہ میں ہر عہد کو توڑ دیا ہر حکم خدا کو پسِ پشت ڈال دیا اور آپ کی بیعت سے بھی پھر گئے اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ کے خدا اور آپ کے جد امجد کو غضبناک کیا اور آپ سے لڑنے کی پہل اپنی طرف سے کی تو پھر آپ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آگئے اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنگ کے گھرے غبار میں دھنسے ہوئے ذوالفقار سے حیدر کرار کی طرح قتال کر رہے تھے۔

اعداء نے جب آپ کے دل کو مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو آپ کے لئے اپنے مکر کے جال بچھانے لگے اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔ ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو

وَنَاجَزُوْكَ الْقِتَالَ وَعَاجَلُوكَ النِّزَالَ وَرَشَقُوْكَ بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ وَبَسَطُوا اِلَيْكَ اَكُفَّ الْاِصْطِلَامِ وَلَمْ يَرْعَوْا لَكَ ذِمَاماً وَّلَا رَاقَبُوْا فِيْكَ اٰثَامَهُمْ فِيْ قَتْلِهِم اَوْلِيَائَكَ وَنَهْبِهِم رِحَالَكَ وَاَنْتَ مُقْدِمٌ فِي الْهَبَوَاتِ وَمُحْتَمِلٌ لِلْاَذِيَّاتِ قَدْ عَجِبَتْ مِنْ صَبْرِكَ مَلٰٓيِٕكَةُ السَّمٰوٰتِ

فَاَحْدَقُوْا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَ اَثْخَنُوْكَ بِالْجِرَاحِ وَحَالُوْا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرَّوَاحِ وَلَمْ يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ تَذُبُّ عَنْ نِسْوَتِكَ وَاَوْلَادِكَ حَتّٰى نَكَسُوكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِيْحاً تَطَاكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَ تَعْلُوكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِيْنُكَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَيَمِيْنُكَ تُدِيْرُ طَرْفاً خَفِيّاً

اِلٰى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ وَاَهَالِيْكَ وَاَسْرَعَ فَرَسُكَ شَارِداً اِلٰى خِيَامِكَ مُحَمْحِماً بَاكِياً

حکم دے دیا کہ پانی حسینؑ تک نہ پہنچ سکے۔

سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے آپ کو تیروں سے چھلنی کر دیا سب نے ظلم وستم کے ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیئے۔ نہ انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپ کے سامان کو لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ آپ غبار جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اُٹھا رہے تھے آپ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے۔

ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضمحل کر دیا، دم لینے کی مہلت نہ دی۔ آپ کا کوئی مددگار نہ رہا تھا۔ بیکسی کے عالم میں انتہائی صبر وضبط کے ساتھ آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجوم اشقیاء کو ہٹا رہے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے چُور ہو کر زمین پر گرے۔ لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ کو کچل رہے تھے اور سرکش ستمگر اپنی تلواریں لئے آپ پر چڑھے چلے آتے تھے موت کا پسینہ آپ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا اور آپ کے دست و پا ادھر ادھر سمٹتے اور پھیلتے تھے۔ آپ چشم نیم وا سے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔

حالانکہ اس وقت آپ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ آپ کو اپنے کنبہ کا اور بچوں کا دھیان نہ آ سکتا تھا اس وقت آپ کا گھوڑا ہنہناتا اور روتا ہوا آپ کے خیام کی طرف چلا

فَلَمَّا رَاَيْنَ النِسَاءُ جَوَادَكَ مَخزِيًا وَسَرجَكَ عَلَيْهِ مَلوِيًّا بَرَزنَ مِنَ الخُدُورِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الخُدودِ لَاطِمَاتٍ عَنِ الوُجُوهِ سَافِرَاتٍ وَبِالعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعدَ العِزِّ مُذَلَّلَاتٍ وَاِلٰى مَصرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ

وَالشِّمرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدرِكَ ومولِغٌ سَيفَهُ عَلٰى نَحرِكَ قَابِضٌ عَلٰى شَيبَتِكَ بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَّكَ بِمُهَنَّدِهِ قَد سَكَنَت حَوَاسُّكَ وَخَفِيَت اَنفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلٰى القَنَاةِ رَاسُكَ وَسُبِيَ اَهلُكَ كَالعَبِيدِ وَصُفِّدُوا فِي الحَدِيدِ فَوقَ اَقتَابِ المَطِيَّاتِ تَلفَحُ وُجُوهَهُم حَرَّ الهَاجِرَاتِ يُسَاقُونَ فِي البَرَارِي وَالفَلَوَاتِ اَيدِيهِم مَغلُولَةٌ اِلَى الاَعنَاقِ يُطَافُ بِهِم فِي الاَسوَاقِ فَالوَيلُ لِلعُصَاةِ الفُسَّاقِ لَقَد قَتَلُوا بِقَتلِكَ الاِسلَامَ وَعَطَّلُوا الصَّلٰوَاتِ وَالصِيَّامَ وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالاَحكَامَ وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الاِيمَانِ وَحَرَّفُوا اٰيَاتِ القُراٰنِ وَهَمَجُوا فِي البَغيِ وَالعُدوَانِ لَقَد اَصبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهِ مِن اَجلِكَ مَوتُوراً وَعَادَ كِتَابُ اللهِ مَهجُوراً وَ غُودِ

جب اہلِ حرم نے آپ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا تو بے قرار ہوکر خیموں سے نکل پڑیں اور بال بکھرائے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا نوحہ و بکا کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کو وارثوں کو پکارتے ہوئے جبکہ اپنی اس مخصوص عزت و شوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے سب کے سب کی قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے

آہ شمر اس وقت آپ کے سینہ بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریشِ مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کر رہا تھا۔ آپ کے دست و پا بے حرکت ہو گئے اور سانس رُک گیا۔ نیزہ پر سر اقدس کو اُٹھایا گیا اور اہلِ حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھا لیا گیا۔ دن کے دو پہر کی گرمیاں ان کے چہروں کو جھلسا رہی تھی اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ ہاتھ ان کے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازاروں میں ان کو پھرایا جا رہا تھا۔ وائے ہو ان نافرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ کو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا۔

نمازوں کو روزوں کو معطل کر دیا۔ شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا ایمان کی عمارت کو ڈھا دیا اور قرآن کی آیتوں کو جلا دیا اور بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ کے قتل سے رسولؐ اللہ مظلوم قرار پا گئے۔ مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچہ کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی۔ آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ کے نہ ہونے سے اللہ

رَالْحَقّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوراً وَفُقِدَ لِفَقِدِكَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ والتَّحْرِيمُ وَالتَّحْلِيلُ والتَّنْزِيلُ وَالتَّاوِيْلُ

وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ وَالتَّبْدِيْلُ وَالْاِلْحَادُوَ التَّعْطِيْلُ وَالاهْوَآءُ والْاَضَالِيْلُ وَالْفِتَنُ وَالْاَبَاطِيْلُ فَقَامَ نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ والِهٖ فَنَعَاكَ اِلَيهِ بِالدَّمِع الْهَطُولِ قَائِلاً يَارَسُوْلَ اللهِ قُتِلَ سِبْطُلكَ وَفَتَاكَ وَاستُبِيْحَ اَهْلُكَ وَحِمَاكَ وَسُبِيَتْ بَعدَكَ ذَرَارِيْكَ وَ وَقَعَ الْمَحذُورُ بِعِتْرَتِكَ وَذَوِيْكَ فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ وَبَكٰى قَلْبُهُ الْمُهُوْلُ وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلٰئِكَةُ وَالْاَنبِيَاءُ وَ فُجِعَتْ بِكَ اُمُكَ الزَّهرَآءُ

وَاختَلَفَتْ جُنُودُ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرّبِينَ تُعزِّىْ اَبَاكَ اَمِيْرالْمُؤمِنِيْنَ واُقِيمتْ لَكَ الْمَاتِمُ فى اَعْلٰى عِلِيِّيْنَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُورُ العِيْنُ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا وَالجِنَانُ وَخُزَّانُهَا وَ الْاَحضَابُ وَاَقطَارُهَا وَالبِحَارُ وَحِيتَانُهاَ وَمَكّةُ وَ بُنيانُهَا والجِنَانُ وَوِلدَانُهَا وَالْبَيْتُ وَالمَقَامُ وَالمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَالْحِلّ وَالْاِحْرَامُ

اکبر اور لا الٰہ اِلا اللہ ان آوازوں میں کوئی روح نہ رہی حرام وحلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔

آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں، فاسد عقیدے سے حدود، شریعت کا تعطل، نفسانی خواہشوں کا زور، گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔ غرض کہ آپ کی سنانی سنانے والا آپ کے جدامجد کی قبر کے پاس کھڑا ہوا اور آپ کی سنانی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسولؐ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنائی کہ یارسول اللہ آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور آپ کے گھر والوں اور جانثاروں کو مار دیا گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ذرّیت کو قید کیا گیا اور آپ کی ذریت واہلِ بیتؑ کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے ان کو بچانا اُمت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قلق ہوا اور آنحضرت کا قلب نازک گریاں ہوا ملائکہ اور انبیاء نے ان کو آپ کا پُرسہ دیا۔ آپ کے قتل ہونے سے آپ کی ماں فاطمہ زہراؑ بے تاب ہو گئیں۔

ملائکہ مقربین کے ایک کے بعد ایک لشکر اُترنے لگے جو آپ کے باپ امیرالمومنینؑ کو پُرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علیین میں آپ پر نوحہ و ماتم کر رہے تھے، آپ کے غم میں حورانِ جنّت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں آسمان اور آسمان کے باشندے آپ پر روئے اور جنت کے خزینہ دار روئے، پہاڑ قطار در قطار روئے، دریا اور دریا کی مچھلیاں مکہ اور مکہ کی عمارتیں جنّت اور غلمان کعبہ اور مقامِ ابراہیمؑ مشعر حرام اور حل وحرم سب ہی آپ کے غم میں گریاں ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذَا المكَانِ الْمُنِيفِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وّ احْشُونِي فِي زُمْرَتِهِم وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِم۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَ توسَّلُ اِلَيْكَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَحْكَمَ الحاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ رَسُوْلِكَ اِلَى الْعَالَمِينَ اَجْمَعِينَ وَبِاَخِيهِ الاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ العَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيٍ اَمِيْرِ المُؤمِنِيْنَ وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ النِسَاءِ العَالَمِيْنَ

وَبِالحَسَنِ الذَّكِيِّ عِصمَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَبِاَبِيْ عَبدِاللهِ اَكْرِمِ الْمُستَشهَدِيْنَ وَبِاَولَادِهِ الْمَقولِيْنَ وَبِعِترَتِهِ الْمَظْلومِيْنَ وَبِعَلِي ابْنِ الْحَسينِ زَيْنِ العابدِينَ وَبِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ قبلَةِ الْاَوَّابِيْنَ وَ بِجَعْفرِ ابْنِ مُحَمّدٍ اَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ وَبِمُوسَىٰ ابْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ الْبَرَاهِيْنِ وَبِعَلِيِّ ابْنِ مُوْسٰى نَاصِرِ الدِّيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَبِعَلِيِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ وَبِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍ وَارِثِ الْمُستَخْلِفِينَ وَبِالْحُجَةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔

خداوندا اس بلند مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود و سلام بھیج اور مجھ کو ان کے گروہ میں محشور فرما اور ان کی سفارش سے مجھے داخل جنت فرما۔

اے کم سے کم وقت میں ہر ایک کا حساب کرنے والے اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر اے عالم حاکموں سے زیادہ زور حکومت رکھنے والے واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبرؐ اور تمام عالم کی طرف تیرے رسولؐ ہیں اور ان کے بھائی کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدنِ علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المومنین علیؑ مرتضیٰ اور فاطمہ زہراؑ کا واسطہ جو زنانِ عالم کی سردار ہیں۔

حسنؑ مجتبیٰ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابوعبداللہ الحسینؑ کا واسطہ جو تمام شہدا میں زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور ان کی قتل ہونے والی کا واسطہ اور ان کی مظلوم ذریت کا واسطہ اور علی بن حسینؑ زین العابدینؑ کا واسطہ اور محمد بن علیؑ کا واسطہ جو عبادت گذاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمدؑ کا واسطہ جو مجسمۂ صداقت ہیں اور موسیٰؑ بن جعفر کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسیٰؑ کا واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علیؑ کا واسطہ جو اہلِ حق کے پیشوا ہیں اور علیؑ بن محمدؑ کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسنؑ بن علیؑ کا واسطہ جو ائمہ اطہار کے وارث ہیں اور اس فرد کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ الْاَبْرِيْنَ
اٰلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ وَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ
الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَانْصُرْنِيْ عَلَى
الْبَاغِيْنَ وَاكْفِنِيْ كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ
مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِيَ الظَّالِمِيْنَ
وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاۤءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ
وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا الْقَبْرِ
الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ
الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ
اَنْ تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ عَنِّيْ
شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ وَ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ
السَّمُوْمِ۔
اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِيْ بِقِسْمِكَ وَ تَغَمَّدْنِيْ
بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ وَبَاعِدْنِيْ مِنْ مَكْرِكَ وَنِقَمِكَ

محمد وآلِ محمدؐ پر درود بھیج جو صادقین میں بہترین نیکیوں کے حامل، جن کا لقب آلِ طٰہٰ وآلِ یٰسین ہے اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے صاحبان اطمینان میں سے کامیاب ہونے والوں میں سے خوش وخرم اور بشارت جنت پانے والوں میں قرار دے۔ خداوندا مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور صالحین سے وابستہ رکھ میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو جو بغاوت وسرکشی کرنے والے ہیں ان کے مقابلہ میں مجھے فتح دے مجھے حاسدوں کے شر سے بچا اور بُری تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رُخ میری طرف سے پھیر دے ظالموں کے ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں کو (محمد وآلِ محمد) اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاء صدیقین شہدا اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو، کیونکہ ان حضرات کو تو نے اپنی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔

قسم دیتا ہوں خداوندا میں تجھ کو تیرے نبی معصوم کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن وانس وملک پہنچتے ہیں جس کے پہلو میں امام معصوم شہید ظلم وستم آرام فرما رہے ہیں۔

کہ میرے رنج وغم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے اور مجھے جہنم کی آتش سوزاں سے پناہ دے۔

اے اللہ! میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کا انبار لگا دے اور مجھے استادے کہ میں خوش وخرم رہوں مجھے اپنے جود وکرم میں چھپا اور اپنی سزا اور عتاب سے دُور رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَافْسَحْ لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ وَاَعْفِنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِيْ بِمَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ الْاَمَلِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَنَفِّسْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَتِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْمُشْهَدِ الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا عَيْباً اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا رِزْقاً اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا آهِلاً اِلَّا عَمَّرْتَهٗ وَلَا فَسَاداً اِلَّا اَصْلَحْتَهٗ وَلَا اَمَلاً اِلَّا بَلَّغْتَهٗ وَلَا دُعَاءً اِلَّا اَجَبْتَهٗ وَلَا مُضَيِّقاً اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا شَمْلاً اِلَّا جَمَعْتَهٗ وَلَا اَمْراً اِلَّا اَتْمَمْتَهٗ وَلَا مَالاً اِلَّا كَثَّرْتَهٗ وَلَا خُلُقاً اِلَّا اَحْسَنْتَهٗ وَلَا اِنْفَاقاً اِلَّا اَخْلَفْتَهٗ وَلَا حَالاً اِلَّا اَخَرْتَهٗ وَلَا سُوْءً اِلَّا اَصْلَحْتَهٗ وَلَا حَسُوْداً اِلَّا قَمَعْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَرْدَيْتَهٗ وَلَا شَرّاً اِلَّا كَفَيْتَهٗ وَلَا مَرَضاً اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا بَعِيْداً اِلَّا اَدْنَيْتَهٗ وَلَا شَعْثاً اِلَّا لَمَمْتَهٗ وَعَدُوِّيْ مَقْمُوْعاً وَلَا سُؤا لَا اِلَّا اَعْطَيْتَهٗ

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْاٰجِلَةِ

خداوندا مجھے ہر لغزش سے بچا۔ میرے قول و عمل کو درست کر مجھے عمر دراز دے اور امراض واسقام سے بچا اور مجھے میرے پیشواؤں کے وسیلہ سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔

خداوندا رحمت خاص نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور میری توبہ کو قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما میرے گناہ بخش دے میرے رنج و ملال کو دُور کر میری خطا کو بخش دے میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوند اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ) کہ میرے گناہ تو بخش چکا ہو میرے ہر عیب کو تو چھپا چکا ہو میرے ہر غم کو تو دُور کر چکا ہو میرے رزق میں تو کشائش کر چکا ہو۔ میرے گھر کے آباد رہنے کا تو حکم نافذ کر چکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو تو درست کر چکا ہو میری ہر آرزوئے دل کو تو پورا کر چکا ہو۔ میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو، میری ہر تنگی کو تو زائل کر چکا ہو۔ میرے ہر انتشار کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو میرے ہر کام کو تو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو تو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلقِ حسن تو ادا کر چکا ہو اور میرے ہر صرف کے بعد اس کا بدل دے کر اس کمی کو پورا کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے تو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے ہر ایک اپنے کو جو دُور ہو تو اس کو قریب کر چکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال تو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔

خداوندا میں تجھ سے اِس دنیا کی بہتری اور اس جہانِ باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں،

اَللّٰهُمَّ! اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَّقَلْباً خَاشِعاً وَّيَقِيْناً شَافِعاً وَّعَمَلاً زَاكِياً وَّصَبْراً جَمِيْلاً وَّاَجْراً جَزِيْلاً

اَللّٰهُمَّ! ارْزُقْنِیْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَزِدْ فِیْ اِحْسَانِكَ وَ كَرَمِكَ اِلَیَّ وَاجْعَلْ قَوْلِیْ فِی النَّاسِ مَسْمُوعاً وَّعَمَلِیْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعاً وَّاثَرِیْ فِی الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعاً وَعَدُوِّیْ مَقْمُوْعاً

اَللّٰهُم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَخْيَارِ فِیْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ وَاكْفِنِیْ شَرَّا لْاَشْرَارِ وَطَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَحِلَّنِیْ دَارَالْقَرَارِ وَاغْفِرْلِیْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوَانِیْ فِيْكَ وَاَخَوَاتِیْ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ يَاارْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

خداوندا مجھے وجہ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اس درجہ میرے شاملِ حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔

بارِ الٰہا میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو اور اس یقین کا جو ہر شک کو دُور کر دے اور اس اجر کا جو فراواں ہو۔

خداوندا مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور اپنا احسان و کرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے۔ اور نیکیوں میں لوگ میرے نقشِ قدم پر چلیں (یعنی نیکوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں) خداوندا میرے دشمن کو برباد کر دے۔

بارِ الٰہا رحمتِ خاص نازل فرما محمد وآلِ محمد پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں۔ سلسلۂ رحمت تیرا ان حضرات پر شب و روز صبح و شام جاری رہے اور شریر لوگوں کے مقابلہ میں تو میری حمایت کر اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کر دے اور مجھ کو جہنم سے پناہ دے اور راحت و آرام کے مقام (جنت) میں آباد کر دے اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین و مومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم و کرم سے بخش دے۔

زیارتِ ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ قَتِيْلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سَلِيْلٍ مِنْ سُلَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ اِذْقَالَ فِيْكَ قَتَلَ اللهُ قَوْماً قَتَلُوْكَ يَا بُنَيَّ مَا اَجْرَءَهُمْ عَلَى الرَّحْمٰنِ وَعَلَى انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الرَّسُوْلِ عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا كَاَنِّيْ بِكَ وَكُنْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَائِلاً وَلِلْكَافِرِيْنَ قَاتِلاً قَاتِلاً۔

اَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ نَحْنُ وَبَيْتِ اللهِ اَوْلٰى بِالنَّبِيِّ

اَطْعُنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰى يَنْثَنِيْ
اَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ اَحْمِيْ عَنْ اَبِيْ
ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ
وَاللهِ لَا يَحْكُمُ فِيْنَا ابْنُ الدَّعِيِّ

حَتّٰى قَضَيْتَ نَحْبَكَ وَلَقِيْتَ رَبَّكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَوْلٰى بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَنَّكَ ابْنُ رَسُوْلِهٖ وَحُجَّةِ دِيْنِهٖ وَابْنُ حُجَّتِهٖ وَاَمِيْنِهٖ حَكَمَ اللهُ

زیارتِ ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے مقدس خاندان کی بہترین فرد یعنی جناب محمد مصطفیٰ کی نسل سے پہلے شہید آپ پر سلام (علی اکبرؑ) رحمت خدا نازل ہوتی ہے آپ پر اور آپ کے پدرِ بزرگوار پر جنہوں نے آپ کے غم میں فرمایا کہ اللہ برباد کرے اس قوم کو جس نے بیٹا تمہیں قتل کیا۔ کس قدر بڑھ گئی ہیں ان جفا کاروں کی جرأتیں خدا کی نافرمانی اور حرمت پیغمبر کے ضائع کرنے پر بیٹا تمہارے بعد خاک ہے اس دنیا پر (اے پیغمبر) گویا میں اس وقت آپ کے ساتھ تھا جبکہ آپ اپنے پدرِ بزرگوار کے سامنے جھکے ہوئے اذنِ جہاد کے طلبگار تھے اور جس وقت آپ منکرین سے یہ رجز کہہ کر جہاد فرمارہے ہیں۔

میں علیؑ ہوں حسینؑ بن علیؑ کا فرزند ہم آلِ محمد خانۂ خدا کی قسم پیغمبر سے قریب تر اور اُن کی جانشینی کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

میں جب تک میرا نیزہ مڑ نہ جائے گا تم کو مارتا رہوں گا۔

تلوار سے تم پر حملہ کرتا رہوں گا اور ہر طرح اپنے پدرِ بزرگوار کی حمایت کرتا رہوں گا۔

نیزہ و شمشیر کی وہ ضرب ہوگی جو ایک عربی اور ہاشمی نوجوان کی ہوتی ہے۔

خدا کی قسم اس کا بیٹا ہم پر حکومت نہیں کرسکتا جس کا باپ نامعلوم ہو۔

یہاں تک کہ اے شاہزادے آپ نے اپنی مدت حیات کو پورا کیا اور اپنے خدا سے جا ملے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ اور رسولؐ سے قریب تر ہیں۔

آپ فرزند ہیں رسولؐ کے اور دینِ خدا کی حجت کے آپ فرزند ہیں

عَلٰی قاتِلِکَ مُرَّةَ بْنَ مُنْقَذِ بْنِ النُّعْمَانِ الْعَبْدِی لَعَنَہُ اللّٰہُ وَاَخْزَاہُ اللّٰہُ وَمَنْ شَرِکَہٗ فِیْ قَتْلِکَ وَکَانُوْا عَلَیْکَ ظَہِیْراً وَّاَصْلَاھُمُ اللّٰہُ جَھَنَّمَ وَسَآءَ تْ مَصِیْراً وَجَعَلْنَا اللّٰہُ مِنْ مُّلاَ قِیْکَ وَمُرَافِقِیْکَ وَمُرَافِقِیْ جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَعَمِّکَ وَاَخِیْکَ وَاُمِّکَ الْمَظْلُوْمَةِ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ قَاتِلِیْکَ وَاَسْئَلُ اللّٰہُ مُرَافَقَتَکَ فِیْ دَارِ الْخُلُوْدِ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَعْدَآئِکَ اُولِی الْجُحُوْدِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ الْحُسَیْنِ الطِّفْلِ الرَّضِیْعَ الْمَرْمِیِّ الصَّرِیْعِ الْمُتَشَحِّطِ دَماً اَلْمُصَعَّدِ دَمُہٗ فِی السَّمَاءِ الْمَذْبُوْحِ بِالسَّھْمِ فِیْ حِجْرِ اَبِیْہِ لَعَنَ اللّٰہُ رَامِیَہٗ حَرْمَلَةَ بْنَ کَاھِلِ الْاَسَدِیْ وَذَوِیْہِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُبْلَی الْبَلاءِ وَالْمُنَادِیْ بِالْوَلَاءِ فِیْ عَرْصَةِ کَرْبَلَاءَ الْمَضْرُوْبِ مُقْبِلاً وَمُدْبِراً لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَہٗ ھَانِیْ بْنَ ثُبَیْتِ الْحَضْرَمِیَّ

حجت خدا اور امین خدا کے۔ عذاب نازل فرمائے اللہ آپ کے قاتل مرہ بن منقذ بن نعمان بن عبدی پر خدا کی لعنت ہو اس پر اور اللہ رسوا کرے اس کو اور ہر اس شخص کو جو آپ کے قتل میں شریک ہوا اور جس جس نے آپ پر حملہ کیا اللہ ان سب کو آتشِ جہنم سے جلائے جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ شاہزادے اللہ ہم کو ان میں سے قرار دے جو وہاں آپ کی زیارت سے مشرف ہوں گے اور آپ کے ساتھ رہیں گے (بلکہ تنہا آپ ہی کے رفیق نہیں) آپ کے جد امجد آپ کے پدر بزرگوار آپ کے عمّ نامدار آپ کے عالی قدر برادر اور آپ کی مادر مظلوم۔ اللہ سب ہی کی رفاقت کا شرف عطا کرے۔ میں تقرب خدا حاصل کرتا ہوں آپ کے قتل کرنے والے سے بیزار ہو کر اور جنت الخلد میں آپ کے ساتھ رہنے کی خدا سے دُعا کرتا ہوں اور آپ کے تمام دشمنوں اور انکار کرنے والوں سے بیزاری اختیار کر کے قربِ خدا حاصل کرتا ہوں۔

سلام ہو عبداللہؑ فرزند حسینؑ یعنی اس طفلِ شیر خوار پر جو نشانۂ ظلم بن کر شہید ہوا اور اپنے خون میں بھر گیا جس کے خون کے قطرے امام نے نذر خدا قرار دے کر جانب آسمان پھینکے جو اپنے باپ کی گود میں تیر ظلم سے ذبح کر دیا گیا۔ خدا لعنت کرے اس بے زبان کو تیر مارنے والے حرملہ ابن کاہل اسدی پر اور اس کے ساتھیوں پر۔

سلام عبداللہؑ فرزند امیر المومنینؑ پر جو میدانِ کربلا میں مبتلا مصائب ہو کر، ولائے اہلِ بیتؑ کے لئے پکار رہے تھے جن کو سامنے سے اور جانب پشت سے دونوں طرف سے گھیر کر زخمی کیا گیا۔ خدا لعنت کرے ان کے قاتل ہانی بن ثبیت حضرمی پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُوَاسِی اَخَاهُ بِنَفْسِه الْاٰخِذِ لِغَدِهٖ مِنْ اَمْسِهٖ الْغَادِیْ لَهُ الْوَاقِیْ السَّاعِیْ اِلَیْهِ بِمَائِهٖ الْمَقْطُوْعَةِ یَدَاهُ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ یَزِیْدَ بْنَ الرُّقَادِ الْجِیْتِیَّ وَحَکِیْمَ بْنَ الطُّفَیْلِ الطَّائِیِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الصَّابِرِ بِنَفْسِهٖ مُحْتَسِباً وَالنَّائِیْ عَنِ الْاَوْطَانِ مُغْتَرِباً اَلْمُسْتَسْلِمِ لِلْقِتَالِ الْمُسْتَقْدِمِ لِلنِّزَالِ الْمَکْثُوْرِ بِالرِّجَالِ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ هَانِیَ بْنَ ثُبَیْتٍ الْحَضْرَمِیَّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عمران بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَعَنَ اللهُ رَامِیَهٗ بِالسَّهْمِ خَوْلِیَّ بْنَ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیَّ الْاَیَادِیَّ وَالْاَبَانِیَّ الدَّارِمِیَّ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَتِیْلِ الْاَیَادِیْ الدَّارِمِیْ لَعَنَهُ اللهُ وَضَاعَفَ عَلَیْهِ
الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ وَصَلَّی اللهُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ الصَّابِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الزَّکِیِّ الْوَلِیِّ الْمَرْمِیِّ بِالسَّهْمِ الرَّدِیْ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهٗ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُقْبَةَ الْغَنَوِیَّ

سلام جناب ابوالفضل العباسؑ فرزند امیرالمومنینؑ پر جو بجان و دل اپنے بھائی (حسینؑ) کی غمخواری کر رہے تھے اور فرداقیامت میں اپنے درجات کے بلندی کا اپنی زندگی میں سامان کر رہے تھے امام پر اپنی جان فدا کر رہے تھے اوران کو دشمنوں سے بچا رہے تھے اور بہت تیزی سے اپنی مشک کا پانی ان تک پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے کہ دونوں شانے قلم ہو گئے خدا کی لعنت ان کے قاتل یزید بن رقاد جیتی اور حکیم بن طفیل طائی پر

سلام جعفرؑ فرزند امیرالمومنینؑ پر جو پابند صبر ہوکر اپنی جان پر اذیت اُٹھا رہے تھے وطن سے دُور تھے عالم غربت تھا اپنی جان کو میدانِ قتال کے سپرد کئے ہوئے اعدا سے مقابلہ کے لئے بڑھے چلے جاتے تھے جن کو ہر طرف سے لوگوں نے گھیر لیا تھا خدا لعنت کرے ان کے قاتل ہانی بن ثبیت حضرمی پر

سلام عمرانؑ بن امیرالمومنینؑ پر، خدا لعنت کرے ان کو تیر ظلم لگانے والے خولی بن یزید اصحبی ایادی پر اور قاتل ابانی دارمی پر سلام محمدؑ بن امیرالمومنینؑ پر جن کو ایادی ودارمی نے قتل کیا۔ خدا لعنت کرے اس پر

اور دو چند دردناک عذاب نازل فرمائے اس پر۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں آپ پر اے محمدؑ بن امیرالمومنینؑ اور آپ کے صابر گھر والوں پر سلام ہو ولی کردگار پاکیزہ خصال حضرت حسن مجتبیٰ ابنِ علیؑ کے فرزند احمدؑ پر جن کو تیر ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ خدا لعنت کرے ان کے قاتل عبداللہ بن عُقبہ غنوی پر۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الزَّكِيِّ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ وَرَامِيَهٗ حَرْمَلَةَ بْنَ كَاهِلِ الْاَسَدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَضْرُوْبِ عَلٰى هَامَتِهِ الْمَسْلُوْبِ لَامَتُهٗ حِيْنَ نَادَى الْحُسَيْنَ عَمَّهٗ فَجَلَا عَلَيْهِ عَمُّهٗ كَالصَّقْرِ وَهُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ وَالْحُسَيْنُ يَقُوْلُ بُعْداً لِقَوْمٍ قَتَلُوْكَ وَمَنْ خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَدُّكَ وَاَبُوْكَ ثُمَّ قَالَ عَزَّوَاللّٰهِ عَلٰى عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوْهُ فَلَا يُجِيْبُكَ وَاَجَابَكَ وَاَنْتَ قَتِيْلٌ جَدِيْلٌ فَلَا يَنْفَعُكَ هٰذَا

وَاللّٰهِ يَوْمٌ كَثُرَ وَاتِرُهٗ وَقَلَّ نَاصِرُهٗ جَعَلَنِى اللّٰهُ مَعَكُمَا يَوْمَ جَمْعِكُمَا وَبَوَّاَنِىْ مُبَوَّئَكُمَا وَلَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ عُمَرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ نُفَيْلِ الْاَزْدِيِّ وَاَصْلَاهُ جَحِيْماً وَاَعَدَّلَهٗ عَذَاباً اَلِيْماً

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ فِى الْجِنَانِ حَلِيْفِ الْاِيْمَانِ وَمُنَازِلِ الْاَقْرَانِ النَّاصِحِ لِلرَّحْمٰنِ التَّالِىْ لِلْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنِ

سلام حسنؑ پاکیزہ خصال کے فرزند عبداللہؑ پر۔ اللہ لعنت کرے ان کے قاتل اور تیر ظلم لگانے والے حرملہ بن کاہل اسدی پر سلام قاسمؑ بن حسنؑ بن علیؑ پر جن کے سر اقدس کو زخمی کیا گیا جن کا جسم زندگی میں پامال کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے چچا حسینؑ کو جس وقت پکارا تو وہ جناب شکار کرنے والے باز کی طرح اپنے بھتیجے کی طرف دوڑے دیکھا کہ قاسمؑ خاک پر ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ یہ حال دیکھ کر حسینؑ کہنے لگے خدا اس قوم کو برباد کرے جس نے جانِ عم تمہیں قتل کیا تمہارے جد و پدر قیامت کے روز ان لوگوں کے مقابلہ میں داد خواہ ہوں گے پھر فرمانے لگے اے قاسمؑ بہت شاق ہے تمہارے چچا پر کہ تم مجھے بلاؤ اور میں وقت پر نہ پہنچ سکوں اور پہنچا تو اس وقت جب تم قتل ہو کر زمین پر پڑے ہو میرا آنا تمہیں نفع نہ پہنچا سکا۔ خدا کی قسم وہ دن تھا ہی ایسا کہ امام کے دشمن جس قدر زیادہ تھے اتنے ہی مددگار کم تھے۔

اللہ مجھے آپ دونوں حضرات کے ساتھ قرار دے جس روز کہ آپ دونوں ایک جگہ ہوں اور میرا مسکن و مقام آپ دونوں کے قیام گاہ کے قریب ہو خدا لعنت کرے آپ کے قاتل عمر بن سعد بن عروہ بن نفیل ازدی پر اور اس کو آتش جہنم میں تپائے اور اس کے لئے دردناک عذاب مہیا کرے۔

سلام عونؑ بن عبداللہؑ بن جعفرؑ پر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں وہ جو ایمان سے وابستہ رہے مخالفین سے لڑتے رہے اور آیات قرآن پڑھ کر اللہ کے بارے میں نصیحت کرتے رہے

لَعَنَ اللهُ قاتِلَهُ عَبدَاللهِ بنَ قُطبَةَ النَّبهانِيَّ اَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بنِ عَبدِاللهِ بنِ جَعفَرِ الشّاهِدِ مَكانَ اَبِيهِ وَالتّالِي لِاَخِيهِ وَواقِيهِ بِبَدَنِهِ لَعَنَ اللهُ قاتِلَهُ عامِرَ بنَ نَهشَلَ التَّمِيمِيَّ اَلسَّلامُ عَلٰى جَعفَرِ بنِ عَقِيلٍ لَعَنَهُ اللهُ قاتِلَهُ وَرامِيَهُ عُمَرَ بنَ خالِدِ بنِ اَسَدٍ الجُهَنِيَّ

اَلسَّلامُ عَلَى الْقَتِيلِ بنِ الْقَتِيلِ عَبدِاللهِ بنِ مُسلِمِ بنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللهُ قاتِلَهُ وَرامِيَهُ عامِرَ بنَ صَعصَعَةَ وَقِيلَ اَسَدَ بنَ مالِكٍ اَلسَّلامُ عَلٰى اَبِي عَبدِاللهِ بنِ مُسلِمِ بنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللهُ قاتِلَهُ وَرامِيَهُ عَمرَو بنَ الصُّبَيحِ الصَّيداوِيَّ

اَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بنِ اَبِي سَعِيدِ بنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللهُ قاتِلَهُ لَقِيطَ بنَ ناشِرٍ الجُهَنِيَّ اَلسَّلامُ عَلٰى سُلَيمانَ مَولَى الْحُسَينِ بنِ اَمِيرِ الْمُومِنِينَ لَعَنَ اللهُ قاتِلَهُ سُلَيمانَ بنَ عَوفٍ الحَضرَمِيَّ

اَلسَّلامُ عَلٰى قارِبٍ مَولَى الْحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ اَلسَّلامُ عَلٰى مُنجِحٍ مَولَى الْحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ

خدا لعنت کرے ان کے قاتل عبداللہ بن قبطہ نبہانی پر، سلام محمدؑ بن عبداللہؑ بن جعفرؑ پر جو اپنے باپ کے قائم مقام بن کر حق کی شہادت دے رہے تھے اور اپنے بھائی کے پیچھے پیچھے میدانِ جنگ کی طرف رواں تھے اور خود آگے بڑھ بڑھ کر اپنے بھائی کو بچا رہے تھے خدا لعنت کرے ان کے قاتل عامر بن نہشل تمیمی پر، سلام جعفرؑ بن عقیلؑ پر، خدا لعنت کرے ان کے قاتل اور ان کو تیر مارنے والے عمر ابن خالد ابن جہنی پر، سلام عبداللہؑ بن مسلمؑ بن عقیلؑ پر جو مقتول اور فرزند مقتول ہیں اللہ ان کے قاتل اور تیر لگانے والے عامر بن صعصعہ پر لعنت کرے (بعض نے عامر بن صعصعہ کے بجائے اسد بن مالک لکھا ہے)

سلام ابوعبداللہؑ بن مسلمؑ بن عقیلؑ پر، خدا ان کے قاتل اور تیر مارنے والے عمر بن صبیح صیداوی پر لعنت کرے۔

سلام محمدؑ بن ابی سعیدؑ بن عقیلؑ پر، خدا لعنت کرے ان کے قاتل لقیط بن ناشر جہنی پر سلام حضرت حسینؑ بن امیر المومنینؑ کے غلام سلیمانؑ پر اور لعنت ہو خدا کی ان کے قاتل سلیمان بن عوف حضرمی پر

سلام حسینؑ بن علیؑ کے غلام قارب پر، سلام حسینؑ بن علیؑ کے غلام منجؑ پر

اَلسَّلَامُ عَلٰى مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَةَ الْاَسَدِيِّ الْقَائِلِ
لِلْحُسَيْنِ وَ قَدْ اَذِنَ لَهُ فِي الْاِنْصِرَافِ اَنَحْنُ نُخَلِّي عَنْكَ
وَبِمَ نَعْتَذِرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَدَاءِ حَقِّكَ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى
اَكْسِرَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رُمْحِيْ هٰذَا وَاَضْرِبُهُمْ بِسَيْفِيْ
مَا ثَبَتَ قَائِمُهُ فِيْ يَدِيْ وَلَا اُفَارِقُكَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ
سِلَاحٌ اُقَاتِلُهُمْ بِهِ لَقَذَفْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ وَلَمْ
اُفَارِقْكَ حَتّٰى اَمُوْتَ مَعَكَ وَ كُنْتَ اَوَّلَ مَنْ شَرٰى
نَفْسَهُ وَ اَوَّلَ شَهِيْدٍ مِنْ شُهَدَاءِ اللّٰهِ قَضٰى نَحْبَهُ
فَفُزْتَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ شَكَرَ اللّٰهُ اسْتِقْدَامَكَ
وَمُوَاسَاتَكَ اِمَامَكَ اِذْ مَشٰى اِلَيْكَ وَاَنْتَ صَرِيْعٌ فَقَالَ
يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَوْسَجَةَ وَقَرَءَ فَمِنْهُمْ مَنْ
قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا
لَعَنَ اللّٰهُ الْمُشْتَرِكِيْنَ فِيْ قَتْلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ الضَّبَابِيَّ
وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ خُشْكَارَةَ الْبَجَلِيَّ وَمُسْلِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
الضَّبَابِيَّ السَّلَامُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ
الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ اَذِنَ لَهُ فِي الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللّٰهِ
لَا نُخَلِّيْكَ حَتّٰى يَعْلَمَ اللّٰهُ اَنَّا قَدْ حَفِظْنَا غَيْبَةَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ فِيْكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اُقْتَلُ

سلام مسلمؓ بن عوسجہ اسدی پر جن کو امام نے کربلا سے واپس چلے جانے کی اجازت دی تو انہوں نے خدمت امام حسینؑ میں عرض کیا ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں آپ کے حق کے نہ ادا کرنے پر کیا عذر پیش کریں، نہیں خدا کی قسم میں آپ کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ مخالفین کے سینہ میں میرا یہ نیزہ گھس گھس کر ٹوٹ جائے میں اُن کو اپنی تلوار سے ماروں گا جب تک کہ اس کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے اور اگر میرے پاس ہتھیار بھی نہ رہیں جن سے میں اعداء پر قاتلانہ حملہ کروں تو میرے آقا میں ان پر پتھر برساؤں گا اور مرتے دم تک آپ کو نہ چھوڑوں گا اے مسلمؓ بن عوسجہ آپ نے راہِ خدا میں سب سے پہلے اپنی جان کا سودا کیا تھا آپ ہی شہداء خدا میں وہ پہلے شہید ہیں جس نے جان دے کر اپنے عہد کو پورا کر دیا۔

خدائے کعبہ کی قسم آپ کامیاب ہو گئے خدا نے یقینا آپ کی پیش قدمی اور اپنے امام کے ساتھ آپ کی غمخواری کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جس وقت امام آپ کی لاش پر پہنچے تو ارشاد فرمایا اے مسلمؓ بن عوسجہ اللہ آپ کو اپنی رحمتِ خاص سے نوازے پھر امام نے اس آیت قرآن کو پڑھا صادقین میں سے بعض تو جان دے کر اپنے عہد کو پورا کر چکے اور بعض ایفاء کے منتظر ہیں انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی، خدا لعنت کرے آپ کے قتل میں شریک ہونے والوں عبداللہ ضبابی اور عبداللہ بن خشکارۂ بجلی اور مسلم بن عبداللہ ضبابی پر سلام سعیدؓ بن عبداللہ حنفی پر جن کو امام نے جب واپس جانے کی اجازت دی تو انہوں نے خدمتِ حسینؑ میں عرض کیا نہیں خدا کی قسم ہم آپ کو اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ خدا یہ نہ دیکھ لے کہ ہم نے

ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُحْرَقُ ثُمَّ اُذْرٰی وَیُفْعَلُ بِیْ سَبْعِیْنَ مَرَّةٍ مَافَارَقْتُكَ حَتّٰی اَلْقٰی حِمَامِیْ دُوْنَكَ وَكَیْفَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هِیَ مَوْتَةٌ اَوْ قَتْلَةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ هِیَ بَعْدَهَا الْكَرَامَةُ الَّتِیْ لَا انْقِضَاءَ لَهٗ اَبَدًا فَقَدْ لَقِیْتَ حِمَامَكَ وَوَاسَیْتَ اِمَامَكَ وَلَقِیْتَ مِنَ اللّٰهِ الْكَرَامَةَ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ حَشَرَنَا اللّٰهُ مَعَكُمْ فِی الْمُسْتَشْهِدِیْنَ وَرَزَقَنَا مُرَافَقَتَكُمْ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلٰی بِشْرِ بْنِ عُمَرَ الْحَضْرَمِیِّ شَكَرَ اللّٰهُ قَوْلَكَ لِلْحُسَیْنِ وَقَدْ اَذِنَ لَهٗ فِی الْاِنْصِرَافِ اَكَلَتْنِیْ اِذًا السِّبَاعُ حَیًّا اِنْ فَارَقْتُكَ وَاَسْئَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ وَاَخْذُلُكَ مَعَ قِلَّةِ الْاَعْوَانِ لَایَكُوْنُ هٰذَا اَبَدًا اَلسَّلَامُ عَلٰی یَزِیْدَ بْنَ حَصِیْنِ الْهَمْدَانِیِّ الْمَشْرِقِیِّ الْمُجَدَّلِ بِالْمَشْرَفِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ كَعْبِ الْاَنْصَارِیِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰی نَعِیْمِ بْنِ عَجْلَانَ الْاَنْصَارِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی زُهَیْرِ بْنِ الْقَیْنِ الْبَجَلِیِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَیْنِ وَقَدْ اَذِنَ لَهٗ فِی الْاِنْصِرَافِ لَا

آپ کی حفاظت کر کے رسولؐ اللہ کے سرمایہ کی حفاظت کی خدا کی قسم اگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں قتل کیا جاؤں گا، پھر زندہ کیا جاؤں گا پھر جلا دیا جاؤں گا پھر مجھ پر یہی سختی کی جائے گی۔ اور ستر مرتبہ میرے ساتھ یہی کیا جائے گا تب بھی میں آپ سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک میں آپ پر اپنی جان نثار کر دوں میں بھلا آپ کو چھوڑ دوں آپ کی رفاقت میں تو ایک دفعہ ہی مرنا اور ایک دفعہ ہی قتل ہونا ہے پھر اس کے بعد تو وہ بلند درجہ ہے جو کبھی زائل نہ ہوگا، اے ناصر امام یقیناً آپ نے جان دے دی اور اپنے امام کی پوری غمخواری کی اور خدا کی بارگاہ سے اپنے جنت میں بڑا مرتبہ پایا۔ اللہ ہم کو بھی آپ ہی حضرات شہداء کے ساتھ محشور کرے اور اعلیٰ علیین میں آپ کے ساتھ رہنا نصیب کرے۔

سلام بشرؓ بن عمر حضرمی پر پسندیدۂ خدا ہے آپ کا حسینؑ سے یہ کہنا جب کہ امام نے آپ کو کربلا سے چلے جانے کی اجازت دے دی تھی کہ مولا اگر میں آپ کو چھوڑ دوں اور آپ کے بارے میں دوسرے آنے جانے والوں سے استفسار کروں اور مددگاروں کی کمی کے باوجود میں نرغۂ اعداء میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو مجھے زندہ ہی کو درندے پھاڑ کھائیں۔ سلام یزید بن حصینؓ ہمدانی مشرفی قاری پر جو ایک مشرفی کے ہاتھ سے خون آلود ہوئے۔ سلام عمر بن کعبؓ انصاری پر سلام نعیمؓ بن عجلان انصاری پر، سلام زُہیرؓ بن قین بجلی پر جن کو حسینؑ نے کربلا سے چلے جانے کی اجازت دی تو حسینؑ سے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم یہ کبھی نہ ہوگا۔

وَاللهِ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَبَداً اَتْرُكُ بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَسِيْراً فِيْ يَدِ الْاَعْدَاءِ وَاَنْجُوْ لَا اَرَانِيْ۔ اللهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ

اَلسَّلَامُ عَلٰى عُمَرِ بْنِ قُرْطَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ مُظَاهِرِنِ الْاَسَدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُرِّ بْنِ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَيْرِنِ الْكَلْبِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى نَافِعِ بْنِ هِلَالِ بْنِ نَافِعِ الْبَجَلِيِّ الْمُرَادِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ كَاهِلِ الْاَسَدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى قَيْسِ بْنِ مُسْهِرِ الصَّيْدَاوِيِّ اَلسَّلَامُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُرْوَةَ مِنْ حُرَّاقِ الْغِفَارِيِّيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَوْنِ بْنِ حَوِيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرِنِ الْغِفَارِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى شُبَيْبِ بْنِ عَبْدِاللهِ النَّهْشَلِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدِ السَّعْدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى قَاسِطٍ وَكَرْشِ ابْنَيْ ظَهِيْرِ التَّغْلِبِيَّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى كِنَانَةَ بْنِ عَتِيْقٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى ضَرْغَامَةَ بْنِ مَالِكٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى حَوِيِّ بْنِ مَالِكِ الضَّبُعِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى بْنِ ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِاللهِ وَعُبَيْدِ اللهِ ابْنَيْ بن ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى قَعْنَبِ بْنِ عَمْرِ الشَّمَرِيِّ

مولا میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں میں پھنسا ہوا چھوڑ دوں اور خود بچ جاؤں خدا مجھے یہ دن نہ دکھائے۔

سلام عمر بن قرطہؓ انصاری پر، سلام حبیبؓ بن مظاہر اسدی پر، سلام حُرؓ بن یزید ریاحی پر، سلام عبداللہؓ بن عمیر کلبی پر، سلام نافعؓ بن ہلال بن نافعؓ بجلی مرادی پر، سلام انسؓ بن کاہل اسدی پر، سلام قیسؓ بن مسہر صیداوی پر، سلام عبداللہؓ اور عبدالرحمنؓ بن عروہ پر، جو حراق غفار میں سے تھے۔

سلام عون بن حوی ابوذر غفاری کے غلام پر، سلام شبیب بن عبداللہ نہشلی پر، سلام حجاجؓ بن زید سعدی پر، سلام قاسطؓ و کرشؓ پسران ظہیر پر جو تغلبی تھے، سلام کنانہؓ بن عتیق پر سلام ضرغامہؓ بن مالک پر، سلام حویؓ بن مالک ضبعی پر،

سلام بن ثبیتؓ قیسی پر، سلام عبداللہؓ اور عبیداللہؓ فرزندان بن ثبیت قیسی پر، سلام عامرؓ بن مسلم پر، سلام قعنبؓ بن عمر ثمری پر

اَلسَّلَامُ عَلٰى سَالِمٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيْفِ بْنِ مَالِكٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى زُهَيْرِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ مَعْقَلٍ الْجُعْفِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى حَجَّاجِ بْنِ الْمَسْرُوْقِ الْجُعْفِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَسْعُوْدِ بْنِ حَجَّاجٍ وَابْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُجَمِّعِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْعَائِذِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمَّارِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ شُرَيْحٍ الطَّائِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ السَّلْمَانِيِّ الْاَزْدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى جُنْدَبِ بْنِ حُجْرٍ الْخَوْلَانِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْدَاوِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى سَعِيْدٍ مَوْلَاهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ مُظَاهِرٍ الْكِنْدِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى زَاهِدٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْحِمَقِ الْخُزَاعِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَبَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى سَالِمٍ مَوَالِىْ بَنِى الْمَدِيْنَةِ الْكَلْبِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسْلَمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَزْدِيِّ الْاَعْوَجِ

اَلسَّلَامُ عَلٰى زُهَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْاَزْدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى قَاسِمِ بْنِ حَبِيْبٍ الْاَزْدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى جُنْدَبٍ الْحَضْرَمِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِىْ ثُمَامَةَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الصَّائِدِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى حَنْظَلَةَ بْنِ اَسْعَدَ الشَّيْبَانِيِّ

سلام عامرؓ بن مسلم کے غلام سالمؒ پر، سلام سیفؓ بن مالک پر، سلام زہیرؓ بن بشر خثعمی پر، سلام زیدؓ بن معقل جعفی پر، سلام حجاجؒ بن مسروق جعفی پر، سلام مسعودؓ بن حجاج اور ان کے فرزند پر، سلام مجمعؒ بن عبداللہ عائذی پر

سلام عمارؓ بن حسان بن شریح طائی پر، سلام حیانؒ بن حارث سلمانی ازدی پر، سلام جندبؓ بن حجر خولانی پر، سلام عمر بن خالد صیداویؒ پر اور ان کے غلام سعیدؒ پر، سلام یزید بن زیادہؓ بن مظاہر کندی پر

سلام عمر بن حمقؓ خزاعی کے غلام زاہدؓ پر، سلام جبلہؓ بن علی شیبانی پر، سلام مدینۂ کلبی کے غلام سالمؒ پر، سلام اسلمؒ بن کثیر ازدی اعوج پر

سلام زُہیرؓ بن سلیم ازدی پر، سلام قاسمؒ بن حبیب ازدی پر، سلام جندبؓ حضرمی پر، سلام ابوثمامہؓ عمر بن عبداللہ صائدی پر، سلام حنظلہؓ بن اسعد الشیبانی پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْکَدِرِیِّ الْاَرْحَبِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ سَلَامَۃَ الْھَمْدَانِیِّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَابِسِ بْنِ اَبِیْ شُبَیْبٍ الشَّاکِرِیِّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی شَوْذَبٍ مَوْلَا شَاکِرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَبِیْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِیْعٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَالِکِ بْنِ عَبْدِ بْنِ سَرِیْعٍ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْجَرِیْحِ الْمَاسُوْرِ سُوَارِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْرِ الْفَھْمِیِّ الْھَمْدَانِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَتَّبِ مَعَہٗ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُنْدَعِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خَیْرَ اَنْصَارٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بَوَّئَکُمُ اللّٰہُ مُبَوَّءَ الْاَبْرَارِ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ لَقَدْ کَشَفَ لَکُمُ الْغِطَاءَ وَ مَھَّدَ لَکُمُ الْوِطَاءَ وَ اَجْزَلَ لَکُمُ الْعَطَاءَ وَ کُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَیْرَ بِطَاءٍ وَاَنْتُمْ لَنَا فُرَطَاءُ وَنَحْنُ لَکُمْ خُلَطَاءُ فِیْ دَارِ الْبَقَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ کدری ارجی پر، سلام عمارؓ بن سلامہ ہمدانی پر، سلام عابسؓ بن شبیب شاکری پر

سلام شاکرؓ کے غلام شوذبؓ پر، سلام شبیبؓ بن حارث بن شریع پر، سلام مالکؓ بن عبد بن سریع پر

سلام زخمی اسیر سوارؓ بن ابی صمیر فہمی ہمدانی پر، سلام عمر بن عبداللہؓ جذعی پر جن کو سوار بن ابوصمیر کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا۔ سلام ہو تم پر اے بہترین انصار تم پر ویسا ہی شاندار سلام ہو جیسا شاندار تھا تمہارا صبر بہت اچھا ہے تمہارا اُخروی مقام اللہ نے تم کو وہ مقام عطا فرمایا جو ابرار اور صالحین سے مخصوص ہے اللہ نے تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے اور تم کو راحتِ ابدی کے مقام پر آباد کر دیا اور اپنی بڑی بڑی نعمتیں تم کو عطا کیں تم نے حق کے بارے میں کوئی سستی نہیں کی تم ہم سب سے آگے جنت کی طرف بڑھے ہم بھی انشاء اللہ جنت میں آکر تم سے ملنے والے ہیں تم سب پر باعظمت سلام تم سب پر اللہ کی رحمت اور خداوندی برکات۔

مرزا دبیرؔ:

منظوم ترجمہ زیارتِ ناحیّہ

کیا شانِ روضۂ خلفِ بوتراب ہے وہ عرش کا جواب ہے خود لا جواب ہے
ہفتاد حج کعبہ میں جتنا ثواب ہے بس ایک وہ طوافِ ضریحِ جناب ہے
ہوتے ہیں سب گناہ مبدل ثواب سے
روزِ حساب پاک ہے زائر حساب سے

وہ روضہ ہے وہ روضہ کہ قُدسی کا ہے ورود وہ قبر ہے وہ قبر پڑھیں جس پہ سب درود
وہ خاک ہے وہ خاک کہ جس سے شفا ہو زُود مظلومیت بھی صاف ہے اُس قبر سے نمود
اب تک وہاں کی خاک ہے اور روئے فاطمہؑ
جاروب ہے مزار کی گیسوئے فاطمہؑ

ہے نقرئی ضریح میں فولاد کی ضریح اور اس میں خواب کرتا ہے وہ وارث مسیح
پیدا ہے ہر ضریحِ مشک سے یہ صریح غربال تیروں سے تھا یونہی سیّد ذبیح
اک بوسہ اُس ضریح کا امامِ کبیر کا
کفّارہ ہے گناہِ کبیر و صغیر کا

ہر شمع روضہ دیکھ کہ ہوتا ہے یہ گماں زہراؑ کی آہِ گرم کے شعلے ہیں یہ عیاں
پروانگی ہے آنے کی پروانے کو کہاں روحِ جنابِ فاطمہؑ پروانہ ہے وہاں
مرقد میں بھی حسینؑ کے روشن چراغ ہیں
سو وہ چراغ کیا ہیں عزیزوں کہ داغ ہیں

ہے مثل سطر جادۂ صحرائے کربلا لکھا خطِ غبار سے ہے نسخۂ شفا
ہر زخم و ہر مرض کے لئے مرہم و دوا نقشہ تمام روضے کا ہے نقشِ مدعا
روضہ ہے پاک حکمت ربّ العلا ہے وہ
خاکِ شفا ہے خاک تو دارالشفا ہے وہ

ہاں اے محبو! تم کو بھی زائر کرے اِللہ دیکھو وہ روضہ اور وہ ضریح اور وہ قبر شاہ
اصغرؑ کے بھی مزار پہ رو کر کرو نگاہ عمامہ ایک چھوٹا سا جس پر دھرا ہے آہ
سر ننگے گردِ روضہ پھرو شور و شین سے
روؤ لپٹ لپٹ کے ضریحِ حسینؑ سے

دیکھو وہ خیمہ گاہِ شہنشاہِ بحر و بر بارہ کجاوے جس میں دھرے ہیں اِدھر اُدھر
اس خیمہ گاہ میں ہوا ہے زائر کا جب گزر آتا ہے یاد خیمے کا جلنا زیادہ تر
زینبؑ تو اُس جگہ نہیں معلوم ہوتی ہے
پر روح اس کے بھائی کی خیمے میں روتی ہے

ہوتا ہے خیمہ گاہ کے در پر جگر کباب یہ بات کر کے روتے ہیں زوّار بے حساب
زینبؑ نے اپنے بھائی کی تھامی تھی یاں رکاب زینبؑ اِدھر تڑپتی تھی اور اس طرف جناب
خواہر رکاب تھامے تھی ششدر کھڑی ہوئی
گھوڑے کے پاؤں پر تھی سکینہؑ پڑی ہوئی

ہے اک طرف کو قاسمؑ نوشہ کی خیمہ گاہ حسرت سے اس مقام پر کرتے ہیں سب نگاہ
خادم وہاں کے کہتے ہیں باحالتِ تباہ ہاں زائرو ضرور کرو اس جگہ پہ آہ
شادی کا گھر یہی ہے ابنِ حسنؑ نہیں
دولھا نہیں برات نہیں اور دلھن نہیں

کھولے تھے اس مقام پہ کبریٰ نے سر کے بال   رنڈ سالہ پہنے روتی تھی اس جا وہ خستہ حال
بیٹھا تھا نامراد یہاں پر حسنؑ کا لال   کبریٰ کو آستیں یہیں دی بصد ملال
دولھا تو یاں بنے تھے وہ ناموس شاہ میں
اور لاش پائمال ہوئی قتل گاہ میں

بیمارِ کربلا کا بھی ہے اِک طرف مکاں   زنجیر وطوق پہنا تھا سجادؑ نے جہاں
ہوتا ہے زائروں کو تصور یہی وہاں   اس جا گلے میں آپ کے باندھی تھی ریسماں
ہاں زرد کیوں نہ چہرۂ زائر کمال ہو
جس جا رُخِ سکینہؑ طمانچوں سے لال ہو

کیا خاتمہ بخیر ہے کہ آئے واں قضا   نہرِ فرات غسل کو مدفن کو کربلا
طاہر کفن بھی خاکِ شفا کا لکھا ہوا   خوفِ فشارِ قبر نہ اندیشۂ جزا
مُردے کو جس جگہ نہ عذاب و فشار ہو
پامال واں حسینؑ سا عالی وقار ہو

زائر پُلِ سفید پہ کرتے ہیں جب گزار   واں گنبد طلا نظر آتا ہے ایک بار
اکثر پیادہ ہوتے ہیں باچشمِ اشک بار   اُن کا تو یہ ادب ہے اور آقا کا یہ وقار
شاہِ شہید حکم یہ دیتے ہیں بھائی کو
عباسؑ جاؤ زائروں کی پیشوائی کو

مظلومِ کربلا پہ فدا مادر و پدر   روضے سے جب نکلتے ہیں زوّارِ نامور
عصیاں سے پاک ہوتے ہیں اس طرح سربسر   پیدا شکم سے ماں کے ہو جس طرح سے بشر
تقصیر پر نگاہ نہیں بخشش سے کام ہے
دربار میں حسینؑ کے کیا فیض عام ہے

عباسؑ کے جلال سے واں کانپتے ہیں سب　　دیکھا یہ خواب میں متولی نے ایک شب
عباسؑ شہ کے آگے کھڑے ہیں بصد ادب　　اور اس سے کہہ رہے ہیں وہ مظلوم و تشنہ لب

زائر بہت عزیز ہیں زہراؑ کے لال کو
موقوف آپ کیجئے اپنے جلال کو

اب ہاتھ رکھ کے سر پہ میرے کھاؤ تم قسم　　زائر سے آپ کی معترض نہ ہوں گے ہم
زوّاروں کے ملال سے ہوتا ہے مجھ کو غم　　گر کچھ خطا بھی ہو تو کرو اُن پہ تم کرم

گو تم میں یہ جلال بھی ورثہ ہے باپ کا
بھائی تو ہے حسینؑ سا مظلوم آپ کا

دکھ شہ نے جھیلے شیعوں کے واسطے　　کٹوایا سر کو بخششِ اُمت کے واسطے
رونے کو بھی کہا تو شفاعت کے واسطے　　ناجی ہے وہ جو جائے زیارت کے واسطے

قربان ہم حسین علیہ الصلوٰت کے
کیا کیا قوی وسیلے ہیں اپنی نجات کے

جو اس ضریح پر ہو تصدق زہے شرف　　بالیں پہ لو کھڑے ہیں رسولانِ ماسلف
ہے پائینتی ضریح کے کرّوبیوں کی صف　　زوّاروں کا ہجوم ہے روضہ میں ہر طرف

صدقے میں زائروں پہ امامِ ذبیح کے
کس کس مزے سے لیتے ہیں بوسے ضریح کے

در پر کھڑا ہوا کوئی کہتا ہے یا حسینؑ　　بیکس حسینؑ کشتۂ تیغِ جفا حسینؑ
مظلوم و بے دیار و شہ کربلا حسینؑ　　ہے شور السّلام و علیک اور وا حسینؑ

سر ہیں برہنہ اور گریبان چاک ہے
لبیک ہے کہیں، کہیں روحی فداک ہے

واں مرثیے کے پڑھنے کی ہے احتیاج کیا دیکھی ضریح اور ہوئی شدتِ بکا
پڑھتی ہے مرثیہ تو بتولؑ اپنے لال کا سن سن کے اس کو روتے ہیں پیغمبرؐ خدا
یاں مرثیوں پہ شاہ کے اک شور وشین ہے
واں خود حسینؑ اور ضریحِ حسینؑ ہے

دو گز کفن نہ جس کو ملا اس کی قبر ہے اکبرؑ سا لال جس کا موا اس کی قبر ہے
سر جس کا شہر شہر پھرا اس کی قبر ہے چہلم کو جو کہ دفن ہوا اس کی قبر ہے
کس بیکسی سے آیا تھا یہ قتل ہونے کو
لاشے پہ بعد قتل نہ تھا کوئی رونے کو

مضمون زیارتوں میں بھی رونے کا ہے تمام ہر سطر مرثیہ ہے ہر ایک لفظ ہے سلام
حقّا کلام ہے وہ اماموں کا لا کلام آئے ہیں شاہِ دیں کی زیارت کو سب امام
مظلوم کو وہ روئے ہیں کس کس بیان سے
نکلے ہیں فقرے درد کے ان کی زبان سے

کہتے ہیں ایک لوحِ برنجی مثالِ ماہ آویزاں ہے ضریح میں باصد شکوہ وجاہ
اس لوح پر لکھی ہے زیارت عجیب آہ موجد ہیں جس کے مہدیؑ دیں حجتِ اِلٰہ
زوّار پڑھتے ہیں وہ زیارت تو روتے ہیں
اکثر ہر ایک فقرے پہ بیہوش ہوتے ہیں

ممکن نہیں تمام زیارت پڑھے بشر ہوتا ہے چاک اس کے ہر ایک لفظ پر جگر
دو چار فقرے پڑھتا ہوں میں اس مقام پر سُن کر کلامِ مہدیؑ ہادی ہو نوحہ گر
شاہِ شہیداں اُن کو صدا یاد آتے ہیں
رونے کو کربلا میں شبِ جمعہ جاتے ہیں

لوصاحب الزّماں کے بیاں پر کرو نظر　فرماتے ہیں سلام مرا اُس حسینؑ پر
جس کے نفسِ پاک میں تھا فیض اس قدر　رن میں لہو کی اپنے سخاوت کی سر بسر
خالق نے پر عزیز کیا خوں بہا ہوا
اُمت کی مغفرت کا وہی خوں بہا ہوا
اس پر سلام ہے جو شہنشاہِ کربلا　جس کے بہ زیرِ قبہ ہے مقبول ہر دعا
پھر رو کے کہتے ہیں کہ سلام اُس پہ ہے مرا　خالق نے جس کی خاک کو خاکِ شفا کیا
بابا کی خاک خلق کو خاکِ شفا ہوئی
عابدؑ کو قبر میں نہ میسر دوا ہوئی
اس پر سلام خون تھا جس کا لباسِ تن　بے رحموں نے اتار لیا جامۂ کہن
تھا دھوپ میں پڑا ہوا عریاں وہ بدن　خونِ بدن، بدن کو ہوا سرخ اک کفن
بیٹا بوترابؑ کا کیا خاکسار تھا
تھی فرش خاک پیرہن تن غبار تھا
فرماتے ہیں سلام گریبانوں پر مرا　وہ جیب چاک پنجۂ غم سے جنھیں کیا
چھوٹا سا ہے وہ ایک گریباں سکینہؑ کا　چوتھے برس جو باپ کی تھی صاحبِ عزا
اس چاک میں رسولؐ کا داماں شریک ہے
زہرؑا کے بھی کفن کا گریباں شریک ہے
ان پر سلام بیبیاں تھیں جو بے نقاب　وہ بیبیاں تھیں آلِ رسولؐ فلک جناب
سر ننگے تھیں جو بلوے میں با دیدۂ پُر آب　اور ہاتھوں سے چھپاتی تھیں منہ کو بصد حجاب
اہلِ عزا تھے اور نہ عزا کا لباس تھا
رنگواتے کپڑے سوگ کے کیا کچھ نہ پاس تھا

ان جسموں پر سلام برہنہ تھے جو بدن　　ان پر سلام جو کہ ہوئے دفن بے کفن
ان پر سلام قطع ہوے تھے جو عضوِتن　　اس خون پر سلام جو تھا سیل موج زن

اُن پر سلام ہے کہ جو سر جا بجا رہے
ان سے بدن جدا وہ بدن سے جدا رہے

ان پر سلام جن کے دریدہ ہوئے خیام　　کاٹی گئیں طنابیں قناتیں جلیں تمام
فرماتے ہیں یہ مہدیؑ دیں شاہِ خاص وعام　　رخسار پُر غبار کے اوپر مرا سلام

اس پر سلام خون ہی جس کا لباس تھا
وہ وارثِ رسولؐ شہ حق شناس تھا

ان دانتوں پر سلام کہ جن پر لگی چھڑی　　وہ دانت شہ کے تھے دُرِ شہوار کی لڑی
اُن پر چھڑی لگائی تھی ظالم نے جس گھڑی　　زینبؑ بہن حسینؑ کی تھی سامنے کھڑی

غش ہوگئی نواسی رسالتؐ پناہ کی
اس دم سرِ حسینؑ نے تھرا کے آہ کی

اے جدِ پاک تیری مصیبت پہ میں فدا　　وا غربتا مدد کو تمہاری کوئی نہ تھا
گھیرا ہر اک طرف سے تمہیں وامصیبتا　　کم زور وناتواں تمہیں زخموں سے کردیا

زخمی جو ہو کے آپ سوئے خیمہ آتے تھے
ہاں آخری سکینہؑ سے ملنے کو جاتے تھے

چھ لاکھ کا ہجوم تھا پھر جاتے تم کدھر　　حسرت سے خیمہ گاہ پہ کرتے تھے تم نظر
آخر گرایا تم کو جو گھوڑے سے اے پدر　　زخمی اکیلے آپ تڑپتے تھے خاک پر

تم تو قدم کو مُہرِ نبوت پہ دھرتے تھے
گھوڑے سموں سے آپ کو پامال کرتے تھے

گھوڑا تمہارا خیمہ کو روتا ہوا چلا　　کوئی نہ تھا سوار کا قاصد وہی بنا
دیکھا حرم نے گھوڑے کو بہ شدّت بکا　　ناگاہ زین آپ کا خالی نظر پڑا
سب واحسینؑ کہہ کے کھلے سر نکل پڑے
بچوں کا اپنے ہاتھ پکڑ کر نکل پڑے

اے جد نبیؐ کی آل کا اس وقت تھا یہ حال　　منہ پر طمانچے مارتی تھی اور کھلے تھے بال
مقتل کو دوڑی آتی تھیں با حسرت ملال　　گر گر پڑے تھے گودیوں سے طفل خردسال
ہر بی بی اس طرح سے جو فریاد کرتی تھی
مولا تمہارے دل پہ کہو کیا گذرتی تھی

عاشق تمہاری تھی جو سکینہؑ وہ مہ لقا　　آنکھوں پہ اس کے غم سے اندھیرا تھا چھا گیا
آنکھیں وہ اپنی کھول کے اے شاہِ کربلا　　مقتل میں تم کو ڈھونڈھتی پھرتی تھی جا بجا
زینبؑ سے پوچھتی تھی کہاں ہے پدر مرا
بانوؑ سے رو کے کہتی تھی تھامو جگر مرا

کس وقت پہ سکینہؑ کو تم آئے ہو نظر　　جس وقت شمر آن کے بیٹھا تھا سینے پر
اور تیغ پھیرتا تھا گلے پر وہ بد گہر　　بعد آپ کے حرم پہ جفا کی زیادہ تر
وہ دختر و پسر جو تمہارے عزیز تھے
وہ سب اسیر مثلِ غلام و کنیز تھے

واحسرتا جو لوگ تھے حلّالِ مشکلات　　زنجیر اور رسن میں بندھے تھے وہ نیک ذات
اور ہاتھ تھے سب ہی کے بندھے گردنوں کے ساتھ　　مشکل کشا کہاں تھے جو کھلواتے ان کے ہاتھ
پانی کی بوند ہاتھ کسی کے نہ آتی تھی
اور دھوپ دوپہر کی رخ ان کے جلاتی تھی

محزوں ہوئی تمہارے لئے روح مصطفا　　لے کر سنانی آپ کی روح الامیں گیا
روتا تھا اور یہ قبرِ نبی پر تھا کہہ رہا　　یا مصطفیٰ شہید نواسا ہوا ترا
مرقد میں مصطفیٰ کا بدن تھرتھرا گیا
اس درجہ تم کو روئے کہ غش ان کو آ گیا

خاموش اے دبیرؔ کہ تابِ بیاں نہیں　　یہ مرثیہ ہے شرح کلامِ امامِ دیں
اس کا صلا کریں گے عطا شاہ مومنیں　　باغِ بہشت و کوثر و تسنیم و حورعیں
لیل و نہار ہوں میں اسی اشتیاق میں
چل کر پڑھوں یہ مرثیہ شہؑ کے رواق میں

میرزا عشقؔ:

منظوم ترجمہ زیارتِ ناحیّہ

مندرجہ ذیل مرثیہ میں زیارت مقدسہ ناحیہ کے فقرات یا اُن فقرات کے مفہوم کا ترجمہ کیا گیا ہے کہیں پورے بند میں مقررہ فقرات کا ترجمہ لایا گیا ہے اور کسی جگہ بند کے کسی جزو میں پایا جاتا ہے۔

سلام عشقؔ کا تم سب پر اے عزادارو نصیب مرحمتِ داور اے عزادارو
(۱)
فغاں سے بزم بنے محشر اے عزادارو خدا سے عرض کرو دم بھر اے عزادارو

دُعائے عشقِ الٰہی قبول ہو جائے

ظہورِ قائمِ آلِ رسولؐ ہو جائے

امامِ منتظر و حجّت خدا صاحب خدیو مملکتِ گریہ و بُکا صاحب
(۲)
وصی و وارثِ مہمان کربلا صاحب شریکِ بزمِ عزا صاحبِ عزا صاحب

ہوا ضرور شہِ مشرقین کا پُرسا

امامِ عصرؑ کو دیں سب حسینؑ کا پُرسا

رقم زیارتِ پُردرد کے ہیں سب مضموں یہ ترجمہ ہے کلام امامؑ کا موزوں
(۳)
کلامِ عشقؔ نہ اعجاز ہے نہ ہے افسوں مگر نہیں ہے تعجب جو گریہ ہوا فزوں

سُنو یہ مرثیہ گو میرے نام کا ہوگا

اثر ضرور کلامِ امامؑ کا ہوگا

جنابِ مہدیؑ دیں مبتلائے درد و الم   حسینؑ کے ہیں عزادار صاحبِ ماتم (۴)
پڑھی ہے جب یہ زیارت عجیب تھا عالم   ہزار مرثیے سو دفترِ مصیبت و غم
سُنے جو کوئی ، یہ روئے کہ دم اُلٹ جائے
عجب نہیں کہ کلیجہ قلق سے پھٹ جائے

نہ شعر کی ہے رعایت نہ واہ سے مطلب   ثواب ہو، نہیں کچھ آرزوئے شہرت اَب (۵)
حدیث مرثیہ ، حُضّار اہلِ علم و ادب   یہ ہیں سحابِ عطا، مجھ کو موتیور کی طلب
یہی کہیں جو بہاتے ہیں اشک روتے ہیں
سوادِ نامۂ اعمالِ عشقؔ دھوتے ہیں

کم آج کل ہے توجہ زیادہ فرمانا   ذرا جو طول ہو تو مرثیہ ہے افسانا (۶)
بہت عسیرؔ نہ تھا قیدِ نظم میں لانا   انھیں اشارہ ہے کافی، جو لوگ ہیں دانا
بیان سنتے ہیں مجھ سے فقط حقیقت کے
دلوں میں ہیں فقرات اوّل زیارت کے

جہاں میں حضرتِ آدمؑ سے تا رسولِ انامؐ   نبیؐ سے تا حسنِ مجتبیٰؑ بلند مقام (۷)
ہوئے ہیں جتنے پیمبرؑ وصی شہید امام   سبھوں کے ذکر مراتب، سلام نام بنام
نہیں کچھ ، اور ہے سب کچھ خیال فرمائیں
ذرا ملاحظہ اہلِ کمال فرمائیں

حسنؑ کے بعد سلام خدائے کون و مکاں   حسینؑ پر کہ ہوئے اس کی راہ میں بے جاں (۸)
نہ چھوڑی ظاہر و باطن اطاعتِ یزداں   شفا ہمیشہ ہے تربت کے نام پر قرباں
نصیب جاگ اُٹھے تحت قبّہ سونے کا
عجب محل ہے دعا کے قبول ہونے کا

سلام ایزدِ باری کا اُس شہِ دیں پر (۹) کہ نَو پسر ہوئے جس کے اِمام جن و بشر
سلام اُسے جو ہے فرزندِ شافعِ محشر سلام اس کو جو ہے ابنِ ساقیٔ کوثر

سلام بارِ شفاعت اُٹھانے والے پر
سلام فاطمہؑ کی محنتوں کے پالے پر

سلام اُسے جو ہے ابنِ خدیجۃ الکبریٰؑ (۱۰) سلام اُس کو جو ہے طفلِ سدرہ وطوبا
سلام اُس کو جو ہے ابنِ جنّت الماوا سلام اس کو جو ہے ابنِ زمزم ابنِ صفا

سلام اُس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا
سلام اُس کو لُٹا کربلا میں گھر جس کا

سلام حق اُسی بیکس کے حق میں زیبا ہے (۱۱) جہاں میں خامس آلِ کسا جو یکتا ہے
سلام اُسے جو غریب ووحید و یکتا ہے سلام اُسے جو شہیدوں میں سب سے اعلیٰ ہے

قتیلِ جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے
سلام اُس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے

سلام اُسے جو رہا کربلا کے صحرا میں (۱۲) قیام جس نے کیا کربلا کے صحرا میں
کٹا ہے جس کا گلا کربلا کے صحرا میں مزار جس کا بنا کربلا کے صحرا میں

شفق عیاں ہوئی برسا لہو فلک روئے
سلام اس کو فلک پر جسے ملک روئے

سلام اُس گُلِ بے خار پر ہزار ہزار (۱۳) عطا ہوئی جسے اولادِ طاہر و ابرار
سلام اُس کو جو اسلام کا ہوا سردار سلام یاد بجا ہائے حجّتِ غفار

ہمیشہ زندہ ہے نیکوں کا نام نامِ خدا
سلام ائمہؑ سادات پر سلامِ خدا

دریدہ تھے جو گریباں سلام ہو اُن پر (۱۴) جو ہونٹ تھے گلِ حرماں سلام ہو اُن پر
نفوس تھے جو پریشاں سلام ہو اُن پر بدن پڑے تھے جو عریاں سلام ہو اُن پر

ریاضِ دہر میں پژ مُردہ وہ نہال ہوئے
پڑی جو دھوپ تغیّر انھیں کمال ہوئے

سلام اُن کو لہو تھے جو زخموں سے جاری سلام اُن کو جن اعضا میں زخم تھے کاری
وہ پارہ پارہ ہوئے بہرِ ایزدِ باری (۱۵) لباس سبز کے ٹکڑے تھے پھاہے زنگاری

شرف میں نیرِ اعظم سے بھی دو چند ہوئے
سلام اُن کو جو سر نیزوں پر بلند ہوئے

سلام اُن کو جو شہزادیاں ہوئیں مُضطر تڑپ تڑپ کے نکل آئیں خیمہ سے باہر
کھڑی تھیں برہنہ پا بے نقاب برہنہ سَر (۱۶) ستم ہوئے ہیں وہ ان پہ کہ سُن سکے نہ بشر

سلام عصمتیانِ سرادقِ غم پر
سلام حجّت پروردگارِ عالم پر

سلام آپ پر اے رُکن دیں حسینؑ امام (۱۷) سلام آپ کے آبائے طاہریں کو سلام
سلام آپ کے فرزندوں پر جو ہیں گلفام ہوئے شہید شہادت کا اُن سے چمکا نام

سلام انھیں جو ہیں ذریّت آپ کی حضرت
جنھوں نے جان سے کی نصرت آپ کی حضرت

سلام آپ پر اور اُن پر اے شہِ مغموم (۱۸) فرشتے روضے میں، رہتا تھا روز جن کا ہجوم
انھیں سلامِ خدا جو قتیل ہیں مظلوم سلام اُن کو برادر جو اُن کے ہیں مسموم

سلام صورتِ احمدؐ علی اکبرؑ پر
سلامِ خالقِ اکبر علی اصغرؑ پر

سلام اُن بدنوں پر پڑے تھے جو عریاں سلام اُنھیں جو ہیں خویش و قریب شاہِ زماں
سلام اُن کو جو کُشتے تھے اور تھا میداں سلام اُنھیں وطنوں سے جو دور تھے بیجاں (۱۹)

سلام اُن کو جو تھے صاحب محن افسوس
جو کربلا میں ہوئے دفن بے کفن افسوس

سلام اُن کو جو سر ہو گئے تنوں سے جدا سلام اُس کو جو کہتا رہا رضاً بقضا
کیا وہ صبر کسی سے کبھی جو ہو نہ سکا سلام اُسے جو مسافر ستم رسیدہ تھا (۲۰)

ہوا تباہ کسی نے مدد نہ کی اُس کی
خدا گواہ کسی نے مدد نہ کی اُس کی

سلام اس کو جو تھا خاکِ پاک کا ساکن سلام اُس کو جو سب عاصیوں کا تھا محسن
بلند قبے کا صاحب، امام انس و جن کسے ہوئے یہ مراتب یہ منزلت ممکن (۲۱)

دیا سلام کا تحفہ کفیل نے اُس کو
کیا ہے پاک خدائے جلیل نے اُس کو

سلام اُس کو جو تھا فخرِ حضرتِ جبریلؑ سلام اُس کو سُلاتے تھے جن کو میکائیلؑ
شکست عہد میں اعدائے دیں نے کی تعجیل رَدا سمجھ گئے حرمت کی ہتک خوار و ذلیل (۲۲)

پڑا رہا تنِ مجروح قبلہ رو جس کا
سلام ہو اُسے ناحق بہا لہو جس کا

سلام اُس کو یہ جس نے ستم اٹھایا ہے لہو سے زخموں کے میت نے غسل پایا ہے
سلام اُسے جسے غم بھوک میں کھلایا ہے پیالہ نیزے کے ہر زخم کو بنایا ہے (۲۳)

نشانِ دعوتِ مہماں عیاں جفا سے تھے
جو پھل تھے برچھیوں کے آبدار کاسے تھے

سلام اُس کو ستم کر کے جس کو لوٹ لیا کیا گیا جو حزیں نحر، آبِ تیغ پیا
سلام اُسے جسے اہلِ قُرا نے دفن کیا (۲۴) سلام اُس کو جسے ہر طرح سے رنج دیا

بدن سے جس کا سرِ پاک یاس میں کاٹا
ستم سے جس کی رگِ جاں کو پیاس میں کاٹا

سلام اُس کو رہا جب تک اُس کے دم میں دم سرِ حمایتِ اہلِ حرم رہا ہردم
نہ تھا معین کوئی تھے عدوئے جانِ اظلم (۲۵) سلام اُس کو تصدق ہزار جان سے ہم

سلام اُس کو جو آلودۂ غبار ہوئی
وہ ریش جو کہ لہو سے خضاب دار ہوئی

سلام اُس کو جو رخسار چومتے تھے رسولؐ شگفتہ جن کے نظارے سے تھے علیؑ و بتولؑ
بھرے تھے خاکِ شفا میں وہ باغِ خلد کے پُھول (۲۶) سلام اُس تنِ مجروح پر جو تھا مقبول

جس آئینے کو شقی پتھروں سے توڑ گئے
لباس لُوٹ کے جس کو برہنہ چھوڑ گئے

سلام آپ پر اے میرے سرپرست امامؑ سلام آپ کے بعد اُن پر اے سپہر مقام
ملک جو پھرتے ہیں گردِ ضریحِ پاک مدام (۲۷) رواق و صحن میں مامور تھے تا شام

زیارتِ شہ عالی وقار کرتے ہیں
وہ حلقہ حلقہ طوافِ مزار کرتے ہیں

سلام آپ پر اے سرورِ ملک سیرت ہوا ہوں قصدِ زیارت سے حاضرِ خدمت
یہ ہے اُمید کہ ہوں رستگار اے حضرت (۲۸) سلام آپ پر اُس کے سلام کی صورت

جو عارف آپ کی حرمت کا ہے حقیقت میں
ازل کے روز سے مخلص بھی ہے ولایت میں

خدا کے قرب کا رہتا ہے رات دن جویا ذریعہ چاہتا ہے آپ کی محبّت کا
(۲۹)
عدو ہے آپ کے اعدا کا قید ہو کہ رہا سلام اُس کی طرح جو ہے اس قدر شیدا

ہمیشہ قلب و جگر داغدار رہتے ہیں
مصیبت آپ کی سنتا ہے اشک بہتے ہیں

سلام مثل سلام ملول و زار و حزیں کہ ساتھ اے قمر آسمان و شمسِ زمیں
(۳۰)
وہ کربلا میں جو ہوتا تو کوئی شبہ نہیں بچاتا آپ کو تلواروں سے جو عریاں تھیں

ہجومِ لشکرِ کفار سے نہ ڈر جاتا
سمجھ کے موت کو لطفِ حیات مر جاتا

جہاد رو بروئے شاہِ کربلا کرتا خیالِ دفعِ لعینانِ پُر دغا کرتا
(۳۱)
مدد ہر ایک طرح صاحبِ وفا کرتا کہ جان و مال کو اولاد کو فدا کرتا

محب تھا آپ کا امر اہم ہیں سہل اس کے
برائے اہلِ شہِ دیں سپر ہیں اہلِ اس کے

کلام خواہشِ تقدیر میں ہے کیا افسوس ریاضِ دہر میں اُس وقت میں نہ تھا افسوس
(۳۲)
مدد سے آپ کی محروم رہ گیا افسوس لڑے جو آپ سے اُن سے نہ کی وغا افسوس

تمام عمر یہ حسرت نہ دل سے جائے گی
مصیبت آپ کی ہر دم لہو رُلائے گی

رہوں گا شام و سَحر اشکبار ماتم میں کریں گے میری ثنا سوگوار ماتم میں
(۳۳)
رہے گی سیرِ جہاں ناگوار ماتم میں ستائیں گے مجھے بدعت شعار ماتم میں

بڑھیں گے غصّہ و غم جور آسماں ہو کے
رہوں گا زیرِ زمیں حشر تک نہاں ہو کے

گواہی اس کی میں دیتا ہوں یا امام حجاز (۴۴) نہ پڑھ سکے گا کوئی آپ نے پڑھی وہ نماز
زکوٰۃ آپ نے دی، مستحق ہوئے ممتاز کیا ہے خیر کا حکم، اور شر سے رکھا باز

خدا گواہ کہ طاعت میں لاجواب ہیں آپ
نہ سرکشی ہوئی ذرّہ وہ آفتاب ہیں آپ

چھٹی نہ دستِ تمسک سے لطفِ حق کی رسن (۴۵) خدا کو آپ نے راضی کیا امامِ زمن
کیا ہے خوف اُسی کا گواہ ہیں دشمن اُسی کا آپ نے رکھا خیال، ہے روشن

نبیؐ کے دین نے کیا آب و تاب پائی ہے
عجب فساد کی آگ آپ نے بجھائی ہے

خیال دعوت مردم سوئے مناجِ حق (۴۶) مطیع امرِ خدا، راہ راست کی رونق
کیا جہاد وہ حقّا جو تھا جہاد کا حق جنابِ احمدؐ مرسل کے پیروِ مطلق

علیؑ نے آپ سے جو کہہ دیا بجا لائے
وصیتِ حسنِ مجتبیٰؑ بجا لائے

ستونِ دیں کو عروج آپ نے دیا بیشک (۴۷) مٹائی سرکشوں کی سرکشی بجا بیشک
خطا کی دے گئے گمراہوں کو سزا بیشک رہا پسند مسلمانوں کا بھلا بیشک

ریاضِ دہر میں بے ساز و برگ تھے حضرت
مگر شناورِ دریائے مرگ تھے حضرت

کیا ہے فاسقوں کو منع فسق سے دائم (۴۸) بدل خدا کی دلیلوں کے واسطے قائم
جہاں جہاں پئے اسلام و مسلمیں راحم مدامِ حق کے مددگار خلق کے حاکم

میانِ عشق خدا آپ مرنے والے تھے
دمِ نزولِ بلا صبر کرنے والے تھے

برائے دیں ہیں نگہباں امامِ دیں پرور کیا ہے ناصیۂ دیں نے دفع فتنہ وشر
ہوئی ہے حفظِ مراتب میں ساری عمر بسر(۳۹) کیا ہے عدل کو شایع امام بحر و بر
مثالِ آئینہ دل کبھی نہ تھا ظاہر
مدد یہ آپ نے کی دین کو کیا ظاہر
عوض لیا کئے ادنیٰ کا آپ اعلیٰ سے کیا جو حکم برابر خیال ایذا سے
رہا مقابلۂ ناتواں توانا سے(۴۰) عجب بہار یتیموں کی ذاتِ یکتا سے
تمام خلق کے حافظ حفاظتِ اسلام
کیا عزیز نے حضرت کو عزّتِ اسلام
جہاں میں صاحب بخشش تھے سیّد ذی جاہ جد آپ کے ہیں پیمبرؐ پدر ہیں شیرِ آلہ
جواُن کی راہ تھی حقّا وہی ہے آپ کی راہ(۴۱) وہی طریق وہی بندگی خدا آگاہ
بسانِ رنگ تھی خو بو حسنؑ کی حضرت میں
مُشابہ اپنے برادر سے تھے وصیّت میں
وفائے عہد میں بے مثل بے عدیل ونظیر بہائے مجد د عطا محسنِ صغیر و کبیر
اندھیری راتوں میں بیدار باپ کی تصویر(۴۲) خضر برائے رہِ راست صاحبِ توقیر
عظیم سابق الاحسان و پاک گوہر ہیں
حسب میں بہتر و افضل نسب میں برتر ہیں
زہے بلند مراتب زہے بلند وقار عجیب صاحب اوصاف بے قیاس وشمار
طبیعتوں میں ستودہ تفضّلِ غفار(۴۳) عجب طرح کے سخی دین والوں کے سردار
پئے امانت و توبہ وحید عالم میں
عجب طرح کے حلیم و رشید عالم میں

عجب جواد عجب عالم و علیم و شدید زہے امام زہے پیشوا ذبیح و شہید
بُکا دمِ طلبِ مغفرت قبول و مفید (۴۴) کمال دوست نہایت شفیق عبدِ وحید

پسر تھے آپ رسالت مآبؐ کی خاطر
سند تھے خلق میں اُمّ الکتاب کی خاطر

برائے اُمّتِ جد بازوئے امامِ زماںؑ ہمیشہ کوشش طاعات، تابع فرماں
بسا حفاظتِ عہد و حفاظتِ پیماں (۴۵) بدوں کی راہ کے تارک، چراغِ راہِ جناں

فزوں رُکوع میں خوفِ خدا سے نالے تھے
میانِ سجدۂ حق طول دینے والے تھے

کنارہ کش تھے زمانے کے جاہ و حشمت سے رہا کئے نگراں چشم اہلِ وحشت سے
پھرا رہا رُخِ پاک اُس کے حُسن زینت سے (۴۶) اُداس جانتے تھے گھر کو دشتِ غربت سے

چمن کو سبزہ و شبنم کو خواب سمجھے تھے
ہر ایک پھول کو چشمِ پُر آب سمجھے تھے

رہا نظارۂ دنیا ہمیشہ نامنظور امور آخرت و حشر میں شہ جمہور
کمالِ رغبت و خواہش ہے آپ کی مشہور (۴۷) یہاں تک آہ کھلے دست ظلم و جبر و فتور

کسی نے جور و ستم میں نہ کچھ کیا پردہ
ستم نے چہرے سے اپنے اٹھا دیا پردہ

بس اپنے پیروں کی چاہی نہ گمرہی اُس دم کہ اپنے جَد کے حرم میں تھے آپ محوِ حرم
ستمگروں سے بہت دور تھے شہِ عالم (۴۸) اُداس گوشہ گزیں اور غم و ملال سے خم

اکیلے منبر و محراب میں ٹہلتے تھے
خدا کے گھر سے نہ باہر کبھی نکلتے تھے

کنارہ لذّتِ دنیا سے خواہشوں سے عار بُرا سمجھتے تھے، افعال بد سے تھا انکار
خلاف بات سے دل بھی زبان بھی بیزار[۴۹] جو حدِ طاقت و امکاں تھی اے شہِ ابرار

کچھ اس کے بعد ہوئی اور کیفیت آقا
یہ مقتضی ہوئے بس علم و مصلحت آقا

سر مقابلہ تلوار سے ضرور ہوا کلامِ سودِ زیانکار سے ضرور ہوا
جہاد آپ کو کُفّار سے ضرور ہوا[۵۰] سفر مدینہ کے گلزار سے ضرور ہوا

لحد سے آپ کی رُخصت کو مصطفیٰ نکلے
وطن سے جب مَع اولاد اقربا نکلے

چلے رفیق بھی دینے کو جان آپ کے ساتھ رہا سپاہ نبی کا نشان آپ کے ساتھ
صغیر، پیر، نمازی جوان آپ کے ساتھ[۵۱] خدا نے ان کا لیا امتحان آپ کے ساتھ

لُٹیں تو شاد ہوں کہتے تھے، حوصلہ ایسا
خدا کی راہ میں نکلا نہ قافلہ ایسا

کیا پھر آپ نے ظاہر حق اور حجتِ رَب سوائے دعوتِ وعظ اور کچھ نہ تھا مطلب
دیا یہ حکم کہ احکام حق ہوں بر پا سب[۵۲] جھکیں حضورِ خدا کفر و سرکشی ہے غضب

نہ ذہن میں سخنِ شاہ سینہ ریش آئے
ستم کیا کہ شقی دشمنی سے پیش آئے

عجیب شان سے آئے حجت خدائے انام کیا جہاد ہوئیں ختم حجتیں جو تمام
شکستِ عہد سے بیعت سے وہ دیئے آلام[۵۳] غضب میں لائے خدا و نبیؐ کو بدانجام

ہوا نہ تھا ستم ایسا کہیں خدائی میں
جنھوں نے آپ سے کی ابتدا لڑائی میں

زہے حواس چمکتے تھے جابجا نیزے سوار تانے ہوئے تھے دم وغا نیزے
ہجوم آپ اکیلے ہزارہا نیزے مگر نظر میں سماتے نہ تھے ذرا نیزے[۵۴]
نہ تھا ہراس نہ پیچھے قدم ہٹاتے تھے
مثالِ عُقدہ کشا آگے بڑھتے جاتے تھے

برائے قتل نئی صورتیں نکالی تھیں نقابیں چہروں پہ اہلِ ستم نے ڈالی تھیں
تمام شامیوں نے ڈھالیں جو سنبھالی تھیں گھٹائیں چار طرف کربلا میں کالی تھیں[۵۵]
سوار آگے تھے راہوروں کو بڑھائے ہوئے
پیارے پیچھے تھے موزے سیہ چڑھائے ہوئے

شقی تھے سینکڑوں بیدادگر ہزاروں تھے شریر و سنگدل و بدگہر ہزاروں تھے
عدوئے جان شہِ بحر و بر ہزاروں تھے اِدھر تھے جمع ہزاروں اُدھر ہزاروں تھے[۵۶]
جِلو میں آپ کے اے شہوار کوئی نہ تھا
سوائے رحمتِ پروردگار کوئی نہ تھا

وفورِ گرد میں ہنگامِ کار زار گئے علم کئے ہوئے حیدر کی ذوالفقار گئے
علیؑ کی شکل سے چمکا کے راہوار گئے میانِ قلبِ سپاہِ سیاہ کار گئے[۵۷]
چراغ جو ہر شمشیر تھے اندھیرے میں
بلند نعرۂ تکبیر تھے اندھیرے میں

کھنچی تھی سینکڑوں وقتِ جدال تلواریں نہ آپ روکتے تھے لے کے ڈھال تلواریں
خجل تھیں آپ کے منہ سے کمال تلواریں جھکی ہوئی تھیں بسان ہلال تلواریں[۵۸]
علم کئے ہوئے تیغوں کو گرد فوجیں تھیں
مگر بلند محیطِ ستم کی فوجیں تھیں

سُموں سے گھوڑوں کے سبزہ پسا حنا کی طرح زمین آ گئی گردش میں آسیا کی طرح
غبار چھا گئے چاروں طرف گھٹا کی طرح (۵۹) فلک پر اُڑ رہی تھی خاک، کربلا کی طرح

میانِ شمس نشاں سجدہ گہہ کے سارے تھے
مثالِ صُرّۂ خاکِ شفا ستارے تھے

تمام دُشمنِ حق چُن کے آپ نے مارے لہو کے چاروں طرف چل رہے تھے فوّارے
درخت خون سے تَر، لال جانور سارے (۶۰) اُڑے جو ذرّے شفق میں چمک گئے تارے

حضور، قلبِ سپاہ یزید میں پہنچے
ابوتراب غبارِ شدید میں پہنچے

گئے غُبار میں آپ آفتاب کی صورت پئے جہاد بڑھے بوتراب کی صورت
نقاب سے ہوئی ظاہر جناب کی صورت (۶۱) بدل گئی سپہ بے حجاب کی صورت

علیؑ کی سیف سوئے غرب و شرق چمکا کی
ٹھہر ٹھہر کے اندھیرے میں برق چمکا کی

صفوں سے رن میں کھنچا کوہسار کا نقشہ خجل ہو صاعقہ، وہ ذوالفقار کا نقشہ
جھکا یہ تھا فلکِ کج مدار کا نقشہ (۶۲) فرشتے دیکھتے تھے کارزار کا نقشہ

پکارتی تھیں قیامت رن آج پڑتے ہیں
حسینؑ ابنِ علیؑ کربلا میں لڑتے ہیں

خدا کی راہ میں کس کرّوفر سے آپ لڑے گئے ادھر سے تو افواجِ شر سے آپ لڑے
پھرے اُٹھا کے جو لاشہ اُدھر سے آپ لڑے (۶۳) ہوا زوال، یہاں تک کہ سحر سے آپ لڑے

عرب نظارۂ حُسنِ جہاد کرتے تھے
جہادِ حیدرِ کرّار یاد کرتے تھے

غمِ پسر میں سنبھالے ہوئے جگر پایا فُرات پر کبھی تھامے ہوئے کمر پایا
مگر جدال میں شیرا نہ حملہ ور پایا (۶۴) انھوں نے آپ کو بے خوف و بے خطر پایا

جب آستینیں غم و رنج و یاس میں اُلٹیں
اِدھر اُدھر کی صفیں بھوک پیاس میں اُلٹیں

پناہ مانگ رہے تھے پہاڑ بھی بَن بھی وہ لاکھوں تیغوں کی جھنکار بھی وہ سن سن بھی
امان امان بھی یا صدائے آہن بھی (۶۵) نہ تھی زبان مگر بولنے لگا رن بھی

کِس اختیار پہ اللہ جبر فرمایا
مَلَک ہوئے متعجب وہ صبر فرمایا

فریب وَمکر سے پیش آئے ظلم کے بانی دیا نہ آپ کو نہرِ فرات سے پانی
فگارِ ناوکِ ظلم و سِتم سے پیشانی (۶۶) لہو کے رنگ سے طوسی قبا تھی رُتانی

دَمِ جہاد ہوئے آپ جس قدر زخمی
نہیں ہوا کوئی دنیا میں اِس قدر زخمی

رُخِ امامِ زمن سے لہو ٹپکتا تھا گلے سے، خشک دَہن سے لہو ٹپکتا تھا
جھکے تھے درد و محن سے، لہو ٹپکتا تھا (۶۷) ہر ایک زخم بدن سے لہو ٹپکتا تھا

اگر نہ روکنے کو ناوکِ اَجل آتے
دل و جگر کے جو ٹکڑے تھے سب نکل آتے

ہوئے تھے اس لئے کُفار بیچ میں حائل کہ جا سکیں نہ کسی سمت سرورِ عادل
خدا کی شان یہ تسلیم یہ رضا یہ دل (۶۸) تحمل ایسے مقامات میں ہے بس مشکل

نہ حفظ جان دمِ جنگ و جدال فرمائی
مگر حفاظتِ اہل و عیال فرمائی

ہزاروں تیر تھے ماتھے سے تا کمر افسوس کُھلے تھے پہلوؤں کے زخم اس قدر افسوس
ادھر سے آئے نظر، تھے جو لوگ اُدھر افسوس گرایا آپ کو گھوڑے سے خاک پر افسوس (۶۹)

خدا کے عرش کا تلواروں میں ستارہ تھا
عمامۂ سرِ پُرنور پارہ پارہ تھا

خموش بیٹھے ہوئے آپ ٹکڑے ٹکڑے بدن وہ دونوں ہاتھوں کو ٹیکے ہوئے، وہ خم گردن
قبا کے پھیلے ہوئے گرم ریت پر دامن ہزاروں پڑتی تھیں تلواریں گِرد تھے دشمن (۷۰)

یہ کون ہیں نہ سواروں نے کچھ خیال کیا
سُموں سے آپ کو گھوڑوں نے پائمال کیا

جھکے تھے آپ کے سر کی طرف کو سب جلاّد دھرے تھے پہلوؤں پر نیزے بانیٔ بیداد
مِلے تھے حلق سے گردن سے خنجرِ فولاد اُدھر تھی آپ کے اہل و عیال کی فریاد (۷۱)

عجیب حال میں تھے کوئی بس نہ چلتا تھا
نگاہ تھی طرفِ خیمہ دم نکلتا تھا

بھری تھی کان میں بچوں کی، بیبیوں کی فغاں پُکارتے تھے وہاں اہلِ بیتِؑ شاہ زماں
نہ طاقت اور نہ مہلت جواب کی تھی یہاں غش آ رہے تھے تڑپتے تھے زیرِ تیغ و سناں (۷۲)

تسلّی آپ اُنھیں جا کے دے نہ سکتے تھے
خبر عیال کی اُس وقت لے نہ سکتے تھے

کراہے کروٹیں لے لے کے، کچھ نہ فرمایا یہ ہاتھ آپ نے کھینچا وہ ہاتھ پھیلایا
کسی کو نزع میں بھی آپ پر نہ رحم آیا نہ حلقِ خشک میں پانی ذرا سا ٹپکایا (۷۳)

شفق تھی خون کی جس پر وہ چاند سینہ تھا
جبیں کے آئینہ پر موت کا پسینہ تھا

اِسی خیال میں پھر پھر کے دیکھتے تھے اُدھر (۷۴) محل سے تو ابھی نکلا نہیں کوئی باہر
قلق سے آپ کے گھوڑے کو تھی نہ اپنی خبر بچایا آپ کو جُھک جُھک کے اُس نے شکلِ سپر

برائے ذبح جوہر ایک بد شعار چلا
رہی نہ تاب سُوئے خیمہ راہوار چلا

پڑی تھیں سینکڑوں تلواریں سینکڑوں بھالے قدم قدم تھے لہو کے زمین پر تھالے
کٹی تھی یال، تھے چہرے کے زخم بھی آلے (۷۵) سروں کو پیٹ کے چلّائے دیکھنے والے

رسولؐ قتل ہوئے کیا جو خاک اُڑاتا ہے
لہو ملے ہوئے منہ پر بُراق آتا ہے

بُکاد حمحمہ کرتا ہوا قریب آیا (۷۶) سُنھوں نے زین کو پیچیدہ پشت پر پایا
کہا اُتار کے، کس نے سحابِ غم چھایا جہاں سے والی و وارث نے کوچ فرمایا

سیاہ چادرا اوڑھے ہوئے فغاں نکلیں
محل سے خاک بسر شاہزادیاں نکلیں

پکارتی ہوئی فریاد یا الٰہ چلیں سروں کو کھولے ہوئے شکلِ دادخوہ چلیں
لگائے سینے سے بچوں کو آہ آہ چلیں (۷۷) یہ نوحہ پڑھتی ہوئی سوئے قتل گاہ چلیں

پڑے ہیں خاک پہ افسوس اشقیا میں حسینؑ
شہید ہوگئے صحرائے کربلا میں حسینؑ

زمین زرد تھی اُس وقت حشر برپا تھا گہن کے طور تھے کچھ دھوپ کچھ اندھیرا تھا
کھڑی تھیں بیبیاں مضطر ہجوم اعدا تھا (۷۸) دبائے آپ کے سینے کو شمر بیٹھا تھا

شعاع نیّرِ اعظم شقی کے ہاتھ میں تھی
کہ ریش قبلۂ عالم شقی کے ہاتھ میں تھی

مِلائے حلق سے تھا بانئ ستم شمشیر بنی تھی جادۂ ویرانۂ عدم شمشیر
قریب شہ رگِ گردن سے تھی وہ دم شمشیر (۷۹) گلے آپ کے پھرتی تھی دم بہ دم شمشیر

نہ تھے حواس میں حضرت نہ دم ٹھہرتا تھا
پھری تھیں آپ کی آنکھیں وہ ذبح کرتا تھا

سنبھالا کس نے تہِ خنجر آپ کے سر کو کیا گلے کے لہو سے تر آپ کے سر کو
لگائے ظالموں نے پتھر آپ کے سر کو (۸۰) چڑھایا کاٹ کے نیزے پر آپ کے سر کو

ملے جو خاک میں رُتبے بلند پائے تھے
خدا کی راہ میں سر سے ستم اُٹھائے تھے

اُدھر کٹا سرِ مقبول ایزدِ باری وہاں سے دوڑے اِدھر لوٹنے کو سب ناری
جلایا سیّدِ عالم کا خیمہ زنگاری (۸۱) ردائیں آلِ محمدؐ کی چھین لیں ساری

غضب ہے قیدیوں کی شکل سے حقیر ہوئے
حضور کے حرمِ محترم اسیر ہوئے

ستمگروں نے ستم رن میں بیشمار کیا ملک نے جن کی اطاعت پہ افتخار کیا
برہنہ اونٹوں پہ افسوس انھیں سوار کیا (۸۲) ستم سے بیڑیاں پہنائیں اشکبار کیا

رَسن سے شانۂ ناموس ایک جا باندھے
سبھوں کے گردنوں سے ہاتھ بے خطا باندھے

کشاں، کشاں، کیئے طے کوہ ودشت کے دامن جلائے گرمیِ خورشید نے رُخِ روشن
پھٹے ہوئے تھے گلوں میں سیاہ پیراہن (۸۳) غبار گیسوؤں پر، مونہ سفید، خشک دہن

چُبھوئیں نیزوں کی نوکیں، شقی ستائے گئے
اِسی طریق سے بازاروں میں پھرائے گئے

رہیں عذابِ خدا میں ستم شعار تمام مٹائی قتل سے حضرت کے، صورتِ اسلام
کیا صلوٰۃ کو بیکار، صوم کو گمنام (۸۴) ہوئی کتابِ خدا ترک، اس میں کیا ہے کلام
گرایا ظلم سے ارکانِ دین و ایماں کو
بگاڑا صورتِ آیاتِ پاکِ قرآں کو

ہوا حق آپ کے مغلوب ہونے سے مغلوب جہاں میں آپ کے بعد اے امام خوش اسلوب
ہوا تغیّرِ احکام حق بہت مرغوب (۸۵) فساد زندقہ و کُفر کو نہ تھا معیوب
رسولِ پاک نے کی صبح یاس و حسرت میں
بہت اُداس ہوئے آپ کی شہادت میں

خبر دہندہ سنبھالے ہوئے جگر آیا میانِ روضۂ پاکِ رسولؐ در آیا
حضورِ مرقدِ پُر نور نوحہ گر آیا (۸۶) عمامہ ہاتھ میں لے کے برہنہ سر آیا
زیادہ آنسوؤں کی دم بہ دم روانی تھی
رسولؐ کو خبرِ جاں گزا سنانی تھی

کہا مجاہدِ راہِ خدا شہید ہوا جوانِ راہنما، پیشوا شہید ہوا
نواسا آپ کا یا مصطفےٰؐ شہید ہوا (۸۷) غریب، خامسِ آلِ عبا شہید ہوا
علیؑ و فاطمہؑ کے نورِعین کو مارا
رُلا رُلا کے ستمگروں نے حسینؑ کو مارا

بھرا گھر آپ کا اے بادشاہ لوٹ لیا امامؑ زادیوں کو بے گناہ لوٹ لیا
کیا مدینہ کو بالکل تباہ لوٹ لیا (۸۸) بھرا یا بلوے میں سر ننگے آہ لوٹ لیا
مصیبت آپ کے ناموس پر تمام ہوئی
بلا کی صبح، ستم کی ہر ایک شام ہوئی

ہزار حیف صد افسوس اے خدا کے حبیبؐ بلائیں آپ کے بعد آئیں کچھ عجیب عجیب
لٹی سب آپ کی اولاد سب عزیز و قریب (۸۹) کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ ہیں یہ کون غریب

دلِ ملول کو صدمہ ہوا بہت روئے
تڑپ تڑپ کے رسولِؐ خدا بہت روئے

دیا تمام فرشتوں نے آپ کا پُرسا پیغمبروں نے بھی رسمِ تعزیت کی ادا
بڑھیں سبھوں سے مصیبت میں فاطمہ زہراؑ (۹۰) حقیقتاً ہے عزادار کون ان سے سوا

علیؑ کے ساتھ ملک روئے بے قرار ہوئے
شریکِ ماتمِ شاہِ فلک وقار ہوئے

ہوئے مصیبت و ماتم کے عرش تک ساماں وہ آسماں کی بُکا اہلِ آسماں کی فغاں
تمام حوریں ہوئیں منہ کو پیٹ کر گریاں (۹۱) جناں بھی روئے، بہت روئے خازنانِ جناں

قلق سے رعد بھی چلائے، بجلیاں تڑپیں
کیا بحار نے ماتم کہ مچھلیاں تڑپیں

سبھی ملول تھے کعبہ مقامِ ابراہیمؑ ہَوا، نشیب و فرازِ زمیں، جبالِ عظیم
ہم آبِ زمزم و ہم منبرِ رسولِ کریمؐ (۹۲) بزرگ و پاک محل، مشعر حرام و حطیم

مکین تمام فلک منزلت، مکانِ بلند
ستار ہائے درخشان و آسمان بلند

ہمیشہ آپ کا قاتل ہو موردِ لعنت خدا کی لعن ہو اُس پر یہ جس نے کی بدعت
اُتارے تن سے سلاح ولباس اے حضرت (۹۳) کیا پھر آپ کو معزول، پہلے کی بیعت

کرے خدائے جہاں لعنت اُس بد آئیں پر
سبب سے جس کے چڑھائی ہوئی شہِ دیں پر

برأت اپنے خدا سے ہے مجھ کو مدِ نظر (۹۴) عدو سے آپ کے بیزار ہوں میں شام و سحر
اُسی کا واسطہ یارب یہ ہے مکاں برتر درود بھیج تو یٰسین و آلِ یٰسین پر

انھیں کا ساتھ ہو ہنگامۂ قیامت میں
مِلے اُنھیں کی شفاعت سے دخل جنّت میں

تجھی سے ہوں متوسل کہ حق تعالیٰ ہے (۹۵) حساب سب سے، بہت جلد لینے والا ہے
کریم تر ہے، کریموں کو تو نے پالا ہے فدائے حکم، کہ سب حاکموں سے بالا ہے

چہاردہ جو محمدؐ سے تا محمدؐ ہیں
بَرآئیں اُن کے ذریعہ سے جتنے مقصد ہیں

ملے امان کہ دل مطمئن ہو روزِ جزا (۹۶) مجھے حصولِ مطالب سے شاماں فرما
لکھ اہلِ دین میں، جگہ صالحین میں ہو عطا زبانِ صدق، مدد وقتِ بدعتِ اعدا

فریبِ حاسد و مکّار سے بچا مجھ کو
جفائے دستِ ستمگار سے بچا مجھ کو

قسم ہے تجھ کو، برائے پیمبرِ معصومؐ (۹۷) قسم تجھے اُسی مرقد کی خالقِ قیّوم!
کہ جس کی گود میں ہے پیکرِ شہِ مظلوم شہید ظلم و ستم، شاہِ بیکس و مغموم

نجات شر سے ملے اور ہوں رہا غم سے
پناہ مالک کونین دے جہنّم سے

مِلے عروج، ترقی ہو تیری اُلفت میں (۹۸) چھپا لے دامنِ الطاف و جود و رحمت میں
کریم، طول عطا ہو اجل کی مدّت میں رہیں نہ خارِ مرض، بوستانِ صحت میں

مُحیط رحم در اشک مُلول ہو جائے
دعا قبول ہو، تو بہ قبول ہو جائے

خدائے پاک، یہ ہے مشہدِ بزرگ، یہاں گناہ بخش دے میرے، عیوب ہوں پنہاں
ملال دُور ہوں بالکل، خدائے کون ومکان [۹۹] ہلاک اہلِ حسد ہوں، خراب دشمنِ جاں

یہی سوال ہے ، دے صبر کی صفت مالک!
عطا ہو خوبیِ دنیا و آخرت مالک!

بنا دے فضل وکرم سے بہشت کو مسکن جہاں میں صاحبِ ایماں ہیں جتنے مرد وزن
سبھوں کو بخش دے اے خالقِ زمین وزمن [۱۰۰] کسی کو وسعتِ رحمت میں کیا مجالِ سخن

غضب کا دخل نہیں تجھ سے ڈرنے والوں میں
بڑا رحیم ہے تو رحم کرنے والوں میں

کیا جو نظم یہ اے صاحبِ زماں آقا مجھے تھی اتنی لیاقت بھلا کہاں آقا
غلام آپ کے جد کا ہے مدح خواں آقا [۱۰۱] اُمید آپ سے ہے شاہِ اِنس وجاں آقا

ہوئی جو ہوں گی خطائیں حضور بخشیں گے
قصورِ عشقؔ سراپا قصور ، بخشیں گے

رُباعی

ہے گو کہ حقیقت میں شہادت نامہ
پر میرے لئے ہے یہ شفاعت نامہ
فرمائیں گے شبیرؑ کے نامی زائر
ہے مرثیۂ عشقؔ زیارت نامہ

سیّد محمد عباس (ایم۔اے) آلِ میر انیسؔ:

منظوم ترجمہ زیارتِ ناحیہ

زیرِ نظر نظم ایک زیارت کی حیثیت سے ہندوستان کی مروجہ زبان اُردو میں پیش کی جارہی ہے اس کو زیارتِ ناحیہ کتب مقاتل وتذکرۂ شہدا اور زیارت وارثہ سے مرتب کیا گیا۔ اس میں تمام شہدائے کربلا کے نامِ نامی اور حتی الامکان ولدیت اور قبیلہ کا بھی ذکر ہے اور جن شہدا کے کچھ خصائص معلوم ہو سکے اور ایک شعر میں آسکے اُن کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً جناب سیّد الشہداؑ کے اصحاب میں کون حضرات حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے کون جنابِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت سے اور کون جناب امیرالمومنینؑ کی صحبت سے فیض یاب تھے۔

میں یہ نظم آپ ہی کی زبان اُردو میں پیش کر رہا ہوں تا کہ آپ اس کو پڑھ کر بخوبی سمجھ سکیں چند بار پڑھنے کے بعد آپ اپنے محبوب شہدا کے ناموں سے واقف ہو جائیں گے اور اگر آپ نے اس کو اپنی ہر مجلس میں پڑھنا فرض کر لیا تو انشا اللہ کچھ عرصہ میں آپ کی ہر فرد کل شہدا کربلا کے ناموں اور خصوصیات سے مطلع ہو جائے گی آپ کو زیارت کے حسنات بھی ملیں گے اور آپ کے طفیل میں میرے حسنات میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔

مجھ کو اس زیارت کے نظم کرنے میں بہت دشواریاں ہوئیں اس لئے کہ میں نے بہ خیالِ اختصار صرف ایک شعر ایک شہید کی نذر کیا ہے مگر یہ ان شہدائے راہ

خدا کا اعجاز تھا کہ مجھ ایسا عاجز سخن اس نظم کو مکمل کر سکا جس کو میں بجز انھیں حضرات کی امداد و اعانت کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

تعداد شہدا کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض نے چالیس سوار اور بتیس پیادوں کی تصریح کی ہے بعض نے اس سے زائد بتائے ہیں مگر بہت سی معتبر کتابوں میں شہدا کے ناموں کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بہتّر سے کچھ زائد تھے۔ ممکن ہے کہ صبح عاشور تک بہتّر ہوں جنگ شروع ہونے کے بعد تعداد بڑھ گئی ہو کیونکہ بعض افراد جو عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفہ سے آئے تھے صبح عاشور تک اس تذبذب میں رہے کہ ممکن ہے صلح ہو جائے لیکن جب یقین ہو گیا کہ جنگ ضرور ہو گی تو کئی آدمی فوج عمر ابنِ سعد سے نکل کر خدمتِ امامؑ میں آ گئے اور حضرت پر نثار ہوئے۔ اس کے علاوہ جب ہم مجاہدین کے کارناموں اور اُن کے اوقات جنگ پر نظر کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسلمؑ ابنِ عوسجہ اسدی جناب عبداللہ ابن عمیر کلبی جناب بریرؑ ابن خضیر ہمدانی جناب منجؑ ابن سہم جناب عمرو ابن خالد صیداوی اور کئی مجاہد دست بدست جنگ اور ابتدائی مراحل جدال میں شہید ہو گئے پھر پچاس مجاہد گھمسان کی لڑائی میں ایک بار شہید ہوئے۔ اُس کے بعد جناب حبیبؑ ابنِ مظاہر اسدی، جناب حر ابن یزید ریاحی، جناب عمرو ابن عبداللہ صائدی، جناب سعیدؑ ابن عبداللہ حنفی، جناب زہیر ابن قین بجلی، جناب نافع ابن ہلال جملی، جناب جونؑ ابن حوی اور بہت سے اور مجاہد آخر میں شہید ہوئے۔ پھر ان سب کے بعد اٹھارہ مجاہد آل جناب عبدالمطلبؑ سے شہید ہوئے تو ہم کو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ شہدائے کربلا علیہم السلام بہتّر سے کچھ زائد تھے جیسا کہ آپ کو حواشی سے معلوم ہوگا۔

یزید کو اہلِ کوفہ کی طرف سے سخت بے اطمینانی تھی اُس کو خبریں مل رہی تھیں کہ کوفہ کی ایک کثیر جماعت نے جماعت مسلمؑ ابنِ عقیلؑ کے ہاتھ پر حضرت امام حسینؑ کی بیعت کر لی ہے۔ اس لیئے اس نے عبید اللہ ابنِ زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا جو بڑا ہی ظالم و جابر اور دشمنِ اہلِ بیتؑ تھا۔ اس نے حضرت مسلمؑ وہانی کے قتل کے بعد دوستدارانِ اہلِ بیتؑ کو قید کرنا شروع کر دیا اور جب اُس کو معلوم ہو گیا کہ امام کوفہ کے قریب آ گئے ہیں تو شہر کی ناکہ بندی کرادی اب نہ کوئی شہر کے باہر جا سکتا تھا نہ اندر آ سکتا تھا امام کے دو قاصد قیس ابن مسہر صیداوی اور عبداللہ ابنِ یقطر سرحدِ کوفہ پر گرفتار کر کے قتل کر دیئے گئے۔ اس نے عام بھرتی کا حکم دے دیا تھا اور یہ اعلان کرادیا تھا کہ جو کوئی حسینؑ سے جنگ کو نہ جائے گا اُس کا گھر کھدوا ڈالا جائے گا، مال لوٹ لیا جائے گا اور عیال گرفتار کر لئے جائیں گے۔ اس حکم کے بعد بعض دوستدارانِ اہلِ بیتؑ مخفی طور پر کوفے سے نکلے اور غیر معروف راستوں سے روانہ ہوئے۔ یہ لوگ شب کے سناٹے میں سفر کرتے تھے اور دن میں پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ اس طرح ابنِ زیاد کے پہرہ داروں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کربلا پہنچے اور انصار امامؑ میں شامل ہو گئے۔ بعض نے سہل صورت یہ اختیار کی کہ وہ کوفے میں فوجِ عمر ابن سعد میں بھرتی ہو گئے اور اسی فوج کے ہمراہ وہاں سے کربلا آئے اور موقع ملنے پر شب عاشور یا روزِ عاشورا میں خدمت امام میں پہنچ گئے اور حضرت پر اپنے آپ کو نثار کر دیا ان سختیوں اور پابندیوں کے سبب سے تمام اہلِ کوفہ عمر ابنِ سعد کی فوج میں امام حسینؑ کے خلاف صف آرا اور آپ کے قتل پر کمر بستہ نظر آ رہے تھے مگر اسی کوفے کے مجاہدین کی ایک جماعت انصار امام میں بھی شامل تھی جس نے امامؑ کی نصرت اور دین کی حمایت میں اپنی

جانیں قربان کردیں حتیٰ کہ جب ایک مجاہد دوسرے مجاہد کے پاس حالتِ نزع میں پہنچتا تھا تو مرنے والا یہی وصیت کرتا تھا کہ امام کی جان کے تحفظ میں کوتاہی نہ کرنا۔ غرض امامؑ کی فوج کا بڑا حصہ اہلِ کوفہ پر مشتمل تھا، جیسا کہ آپ حواشی میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

زیارتِ شہدائے کربلا

(منظوم)

السّلام اے مشہد سبطِ نبیؐ اے کربلا ذرّہ ذرّہ میں ترے خون شہیداں ہے ملا
السّلام اے ارض پاک اے مہبط روح الامیں السّلام اے خوابگاہِ صادقیں و متقیں
آسماں سے تجھ پہ ہوتا ہے ملائک کا نزول تجھ پہ آتے ہیں زیارت کے لئے سارے رسول
عاصیوں کے واسطے اک آیۂ رحمت ہے تو عرش سے اُترا ہوا اک قطعۂ جنت ہے تو
یہ بھی ہے بے شبہ فیض کشتہ گانِ کربلا خاک میں تیری ودیعت کی ہے خالق نے شفا
وہ بہادر جن میں ایک اک پیکر عزم و ثبات وہ حُسین جن کے رُخِ پُرضو سے روشن کائنات
وہ عبادت ان کی خود معبود کو ہے جس پہ ناز مرتے مرتے پڑھ گئے تیروں کی بارش میں نماز
صبر میں جو افتخار انبیاءٔ مرسلیں شکر خالق ہے زباں پر شکوۂ اعدا نہیں
قول تھا اُن کا کہ موت اچھی جو ہو عزت کے ساتھ ورنہ اس جینے سے کیا حاصل جو ہو ذلت کے ساتھ

سلام بہ انصار جناب سیّد الشہداء

السّلام اے مرد پیر اے مسلم ابنِ عوسجہ اے صحابی اے شہید اوّل اے با حوصلہ
السّلام اے حامی حق اے علمبردار خیر جاں نثار شاہ عبداللہ فرزند عُمیر
السّلام اے مردِ میدانِ وغا ابنِ خضیر اے صحابی علیؑ اے سیّد القرائ بُریر
السّلام اے مجمّع ابنِ سہم اے عبد امام اے معینِ دینِ حق اے ناصرِ شاہِ انام
السّلام اے عمرؓ و صیداوی محب شاہ دیں ناصر اسلام شیدائے امیر المومنینؑ

السّلام اے سعد اے مردِ مجاہد السلام ۔ اے غلام حضرت عمرو ابن خالد السّلام

السّلام اے فخر مزحج مجمع عالی صفات ۔ ابن عبداللہ صحابی رسولِ کائنات

السّلام اے عابد اے مجمّع کے فرزند سعید ۔ آپ کو تھی شاہِ بیکس پر فدا ہونے کی عید

السّلام اے عاشقِ جانباز فرزندِ نبیؐ ۔ اے جناوہؓ ابنِ حارث اے صحابیِ علیؑ

السّلام اے جندبؓ اے ابنِ حجیرِ باوفا ۔ اے صحابیِ علیؑ اے کشتۂ ظلم و جفا

السّلام اے اَدہم اے ابن اُمیّہ ذی وقار ۔ ناصرِ شبیرؑ فرزند شہ دلدل سوار

السّلام اے خوش نصیب اے نیک دل اے نیک پے ۔ اے اُمیہؓ ابن سعد اے افتخار آلِ طے

السّلام اے کشتۂ ظلم اے رہ حق کے شہید ۔ بندہ آزاد جابر ابن حجاج سعید

السّلام اے جبلہ اے ابن علی نیک نام ۔ اے وفادار و جری شیبانی عالی مقام

السّلام اے حق شناس اہلِ بیت مصطفےؐ ۔ اے جناوہؓ ابنِ کعب اے کشتۂ راہِ خدا

السّلام اے ظلمت باطل میں حق پیا جوینؓ ۔ تابع حکم خداوندی رضا جوئے حسینؑ

السّلام اے حارث ابن امراء القیسؓ جری ۔ شیرِ میدانِ شجاعت پارسا و متقی

السّلام اے بن نبہان شاہِ دیں کے جاں نثار ۔ اے صحابیِ علیؑ اے حارث عالی وقار

السّلام اے ابن حارث اے حبابؓ باوفا ۔ آپ کا بھی خوں خونِ شاہ دیں میں مل گیا

السّلام اے ابن عامر ابن کعب ثعلبی ۔ اے حبابؓ حق پرست اے ناصر آلِ نبیؐ

السّلام اے راوی اخبار ختم المرسلیں ۔ حبشی ابن قیس نہی صاحب علم و یقیں

السّلام اے مفخر آلِ تمیم ذی وقار ۔ قاصدِ مسعود حجاج ابن زید نامدار

السّلام اے شحنۂ کوفہ صحابیَ علیؑ ۔ اے حُلاس حق پسند اے ابن عَمرو راہبی

السّلام اے ناصر شہ حنظلہ ابن عُمر ۔ مطمئن القلب با ہمت بہادر پر جگر

السّلام اے زاہر ابن عُمرو کندی نیک نام ۔ اے صحابیِ رسولؐ اے حاجی بیت الحرام

السّلام اے ناصرِ شبیرؑ امامِ کائنات ۔۔۔ اے زہیرؑ ابنِ سلیم اے سالکِ راہِ نجات
السّلام اے ابن بشر خثعمی اے باوفا ۔۔۔ اے زہیرؑ خوش نصیب اے کشتہ راہِ خدا
السّلام اے باوفا اے سالمؑ حق آشنا ۔۔۔ عبد عامر ابن مسلم ناصرِ دینِ خدا
السّلام اے سرفروش اے ناصرِ شاہِ زمن ۔۔۔ اے سُلیمؑ پاک طینت عبد جانباز حسنؑ
السّلام اے ابن منعمؑ اے سوارِ شہؑ سوار ۔۔۔ اے شہیدِ راہِ حق مجروح دشت کارزار
السّلام اے سیفؑ ابنِ مالک جنگ آزما ۔۔۔ طالبِ حق رہ نوردِ منزل صدق و صفا
السّلام اے عبدؑ حارث جابری شہؑ کے حبیب ۔۔۔ اے صحابیِ علیؑ اے ابنِ عبداللہ شبیب
السّلام اے ابن عبداللہؑ شبیب نہشلی ۔۔۔ تابعی جنگ آزما حق گو صحابی علیؑ
السّلام اے ابن مالک رہرو راہِ نجات ۔۔۔ شیرِ میدانِ وغا ضرغامۂ عالی صفات
السّلام اے عارف حق حسینؑ ابنِ علیؑ ۔۔۔ عامرؑ ابن مسلم عبدی وفادار و جری
السّلام اے افتخار ساکنان دشت و دَر ۔۔۔ اے عبّادؑ ابن مہاجر اہلِ ہمت پُر جگر
السّلام اے عبدؑ رحمن ابن عبدربہ ۔۔۔ حافظ قرآن راوی احادیث نبیؐ
السّلام اے تابعی حق نما باطل شکن ۔۔۔ عبدؑ رحمان ابنِ عبداللہ فرزند کدَن
السّلام اے عبدرحمان ابن مسعود سعید ۔۔۔ طالبِ حق دشمن باطل وفا پرور شہید
السّلام اے ابن بشر آلِ نبیؐ کے جاں نثار ۔۔۔ یاورِ شاہ زمن عبداللہ عالی وقار
السّلام اے باوفا عبداللہ حق آشنا ۔۔۔ قرۃ العین سدیدؑ ابنِ شبیط بے ریا
السّلام اے ناصر اولادِ ختم المرسلینؐ ۔۔۔ اے عبیداللہ فرزند شُبیط بالیقیں
السّلام اے دشت پیمائے ولائے اہلِ بیتؑ ۔۔۔ عُقبہؑ جُہنی اعرابی فدائے اہلبیتؑ
السّلام اے ابن حسان ناصرِ شاہِ امم ۔۔۔ حضرت عمّارؑ طائی باوفا عالی ہمم
السّلام اے دشمنِ اعدائے اولادِ علیؑ ۔۔۔ صف شکن عمّار روالانی صحابیؑ نبیؐ

السّلام اے عمرؓ دیندار اے ضُبیعہ کے پسر — اے مددگارِ غریباں مذہبِ حق کی سپر
السّلام اے حضرت عمران اے فرزند کعب — آپ نے امداد کی جب شہؑ پہ آیا وقت صعب
السّلام اے قاربؓ اے عبد حسینؑ تشنہ کام — نیک صورت نیک سیرت نیک باطن نیکنام
السّلام اے قاسطؓ اے ابن زہیرؓ بالیقین — اے اولو العزم اے صحابیٔ امیر المومنینؑ
السّلام اے قاسمؓ اے ابنِ حبیبؓ نامدار — صف شکن، باطل شکن دشت وغا کے شہسوار
السّلام اے سالکِ راہِ حق و منہاجِ خیر — اے صحابیٔ علیؑ کردوسؓ فرزندِ زُہیر
السّلام اے حافظِ قرآن اے ابنِ عتیق — اے کنانہؓ اے جری عابد اے شہؑ کے رفیق
السّلام اے مجمعؓ اے ابنِ عبادِ باخرد — آپ اے حضرت موفق ہیں بتائیدِ اَحد
السّلام اے ابن حجاجؓ اے رہِ حق کے شہید — جاں نثار سیّد کونین مسعودؓ سعید
السّلام اے مسلم اے ابنِ کثیر اے باعمل — اے صحابی رسولؐ اے زخمی جنگِ جمل
السّلام اے عدل پرور مقسط جنگ آزما — اے شہید حق صحابی علیؑ شیرِ خدا
السّلام اے حامی سرور منیعؓ ابنِ جیاد — اے رفیع المرتبت اے باوقار اے خوش نہاد
السّلام اے حامی حق ناصر شاہ زمن — نصر فرزند ابی نیزر شجاع وصف شکن
السّلام اے کاسر سرہائے اعدائے علیؑ — دوستدار آلِ نعمانؓ ابنِ عمرو راسبی
السّلام اے ابنِ عجلان ناصر شاہِ انام — اے نعیمؓ باوفا اے شاعر شیریں کلام
السّلام اے بکرؓ ابن حی تیمی سعید — آ ملے فوجِ خدا میں چھوڑ کر فوجِ یزید
السّلام اے عمرو رہ پیمائے جناب النعیم — اے گل باغِ شہادت اے جنادہ کے یتیم
السّلام اے مردِ حق ہیں عابدِ شب زندہ دار — اے صحابی اے حبیبؓ ابنِ مظاہر ذی وقار
السّلام اے بندۂ آزاد حُر ابنِ عمید — مردِ حق آگاہ، باطل کش وفادار و سعید
السّلام اے ابن عبداللہ عمرو صائدی — جو نہ باطل سے دبا نصرت میں حق کی جان دی

السّلام اے ابن عبداللہ سعیدؑ نامور
شاہ بیکس کے نماز ظہر میں سینہ سپر

السّلام اے ناصر شہؑ اے زہیرؑ اے ابنِ قین
آپ کے ایسے مددگاروں پہ نازاں تھے حسینؑ

السّلام اے ناصر شبیرؑ سلمانؑ بجلی
نیک سیرت پاک باطن عاقبت میں خوش عمل

السّلام اے حضرت عمرو ابن قُرظہؑ السلام
آپ کا بھی ساتھ ہے شہؑ کے ہے جنّت میں قیام

السّلام اے نافعؑ اے ابن ہلالؑ آل جمل
حافظ قرآن مجاہد مردِ میدان عمل

السّلام اے حق پسند اے شوذب جنگ آزما
حافظ اکثر احادیث رسولؐ کبریا

السّلام اے عابسؑ ابنِ بوشبیب شاکری
اے مقرر اے رئیس قوم دیندار و جری

السّلام اے عبدرحمٰن بن عُروہ ذی وقار
اے جری وصف شکن اے مفخر آل غفار

السّلام اے ابن عروہؑ یاور آلِ نبیؐ
ناصرِ اسلام عبداللہؑ دیندار و جری

السّلام اے ابن اسعد حنظلہ شیریں کلام
حافظ قرآں مجاہد قاصدِ شاہ انام

السّلام اے سیفؑ ابنِ حارث اے مردِ نکو
آپ کے جوہر کھلے جب کوئی آیا جنگ جو

السّلام اے مالک ابن عبد عبد ذوالجلال
مالک جنت ہوئے کیسا ہوا اچھا مآل

السّلام اے ناصرِ شبیرؑ جون ابن حوی
آپ سے خوش ہیں ابوذرؑ آپ سے خوش ہیں علیؑ

السّلام اے مردِ میداں اسلمؑ ترکی نژاد
حافظ قرآں غلامِ حضرتِ زین العباد

السّلام اے ابن حارث اے انسؑ اے مرد پیر
اے صحابی رسولؐ اے کشتہ شمشیر و تیر

السّلام اے فخرِ جُعف اے ناصرِ شاہ انام
اے مؤذن شہؑ کے حجاجؑ ابن مسروق السلام

السّلام اے ناصر شہؑ عابدِ شب زندہ دار
اے ابو عامر جیادؑ اے ابن عَمرو ذی وقار

السّلام اے سالمؑ ابن عمرو اے حق آشنا
کربلائے آپ کو جنت کا رستہ مل گیا

السّلام اے صعدؑ اے عبد امیر المومنینؑ
فدیۂ آلِ محمد جاں نثار شاہِ دیں

السّلام اے ابن جندب حامی ایمان قمرؑ
فوج حیدرؑ کے جواں جنگ آزمودہ پُر ہنر

السّلام اے قعنبؓ ابن عمرو نمری السلام ناصرِ اسلام شیدائے حسینؑ تشنہ کام
السّلام اے جادہ پیمائے صراطِ مستقیم اے سدید ابنِ شُبیط اے رہرو دارالنعیم
السّلام اے قادر انداز و جری جنگ آزما اے ودید ابنِ مہاصر شیرِ میدانِ وغا
السّلام اے شہسوار عرصۂ جنگ و جدل اے وسیط ابن مغفل صاحب علم و عمل
السّلام اے رافع اے شیدائے فرزند بتولؑ اے غلام مسلم اعرج صحابی رسولؐ
السّلام اے بِشر اے فرزندِ عمرو حضرمی آپ نے آقا کی نصرت میں نہیں کی کچھ کمی
السّلام اے ابن عَمرو خثعمی اے مردِ پیر اے سُوَیدا اے مردِ میدان عابد روشن ضمیر

سلام بہ شہدائے بنی ہاشم

السّلام اے دلبر شبیرؑ ہمشکل نبیؐ اکبرؑ غازی بہادر صف شکن مثل علیؑ
السّلام اے شیدا اے سبطِ امیر المومنینؑ اے یتیم مسلم اے عبداللہ جنت نشیں
السّلام اے ابنِ مسلمؑ اے غریبِ کربلا ناصرِ سرور محمدؐ کشتۂ راہِ خدا
السّلام اے جعفر اے ابن عقیلؑ خوش نہاد صف شکن جنگ آزما عالی نسب والانژاد
السّلام اے عبدرحمان جری ابنِ عقیلؑ اے بہادر اے سپاہِ ظلم و بدعت کے قتیل
السّلام اے نورِ عین بوسعید ابن عقیلؑ اے محمدؐ ناصر شبیرؑ مولائے جلیل
السّلام اے جاں نثار سرور عالی مقام اے محمدؐ ابن عبداللہؓ جعفرؓ السّلام
السّلام اے عونؑ ابنِ دخترِ شاہِ عرب اے جری اے دلبرِ عبداللہ والانسب
السّلام اے قاسمؑ ناشاد اے ابنِ حسنؑ دلبرِ زہراؑ حسینؑ ابنِ علیؑ کی جان و تن
السّلام اے کشتۂ ظلم اے احمدؑ اے سعید اے حسنؑ کے راحتِ جاں اے رہِ حق کے شہید
السّلام اے نورِ عین مرتضیٰؑ شیرِ خدا اے محمدؐ اے قتیل خنجر ظلم و جفا
السّلام اے دلبر اُمّ البنینؑ آل کلاب فدیۂ اسلام عبداللہ ابنِ بوتراب

السّلام اے حضرت عمرانؑ فرزندِ علیؑ　　اے قتیل ناوکِ بیداد خولیٔ شقی
السّلام اے جعفرؑ ابنِ امیرالمومنینؑ　　اے جری اے شیر دل اے کشتۂ شمشیر کیں
السّلام اے حضرتِ عباسؑ سقائے حرم　　اے علمدارِ حسینؑ اے قوتِ شاہِ امم
السّلام اے اصغرؑ بے شیر مقتولِ جفا　　باپ کے ہاتھوں پہ جس کو تیر سے مارا گیا
السّلام اے حافظ سبط، رسولؐ ذوالمنن　　اے صغیر العمر عبداللہؑ فرزند حسنؑ
السّلام اے حضرت آدم کے وارث اے حسینؑ　　السّلام اے وارث نوحؑ اے امامِ مشرقین
السّلام اے وارثِ ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ کے　　آپ ہیں مخدوم جبریل اور میکائیل کے
السّلام اے وارثِ موسیٰؑ کلیم کبریا　　السّلام اے وارثِ عیسیٰؑ مسیح با صفا
السّلام اے وارثِ میراثِ ختم المرسلین　　السّلام اے وارثِ علم امیرالمومنینؑ
السّلام اے ورثہ دارِ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ　　ذاکیہ، صدیقہ و مرضیہ زہراؑ و بتولؑ
السّلام اے قوتِ قلبِ حسنؑ ابنِ علیؑ　　اے حسینؑ اے ورثہ دارِ مجتبیٰ سبطِ نبیؐ
السّلام اے سیّد و سردار شبان بہشت　　آپ کے خدّام ہیں سب حور و غلمان بہشت
السّلام اے راکب دوشِ رسولِ کردگار　　ہاتھ میں تھی آپ کے زلفِ نبیؐ جائے مہار
کہہ گئے آپ کے حق میں رسولؐ مشرقین　　تو تو مجھ سے ہے مگر میں بھی ہوں تجھ سے اے حسینؑ
ہے بقا تجھ سے مرے نام اور میرے کام کی　　ہو گی تیرے خون سے نشو و نما اسلام کی

شہدائے کربلا کے مختصر حالات

روزِ عاشور میدانِ کربلا میں کئی مرتبہ جنگ ہوئی اور بعض مجاہدوں کو کئی کئی بار نبرد آزمائی کرنا پڑی پہلے دست بدست جنگ رہی اس کا یہ طریقہ تھا کہ فوج عمر سعد کا کوئی سپاہی فوج سے نکل کر مبارز طلبی کرتا تھا اور فوج امام حسینؑ کا سپاہی اس کے مقابلہ پر جاتا تھا اور دست بدست جنگ ہوتی تھی۔ سب سے پہلے زیاد اور ابنِ زیاد کے غلام یسار اور سالم میدانِ قتال میں آکر مبارز طلب ہوئے اُن کے مقابلے پر جناب عبداللہؓ ابن عمیر کلبی تشریف لے گئے اور دونوں کو قتل کر کے واپس ہوئے۔ پھر جناب حُر ابنِ یزید ریاحی میدانِ جنگ میں تشریف لائے اور اپنے حریف یزید ابنِ سفیان کو قتل کر کے واپس ہوئے۔ پھر جناب نافع ابنِ ہلال جملی میدان میں آئے اور اپنے دشمن مزاحم ابنِ حریث کو قتل کر کے پلٹ آئے۔

مسلم ابنِ عوسجہ:

دست بدست جنگ میں ناکامیابی کا یقین کر کے عمر ابنِ سعد نے فوج حسینی پر اک بار حملہ کرنے کا حکم دے دیا اور میمنۂ فوجِ شام نے میسرۂ فوجِ حسینی پر حملہ کیا۔ امام کی چھوٹی سی جماعت نے بڑی بہادری اور پامردی سے ہزاروں سپاہیوں کا مقابلہ کر کے ان کو پسپا کر دیا مگر گرد و غبار صاف ہونے پر معلوم ہوا کہ جناب مسلمؓ ابنِ عوسجہ شہید ہو گئے۔ آپ فوجِ حسینی کے سب سے پہلے شہید ہیں۔ آپ کوفے کے رہنے والے تھے جناب رسالتمآبؐ کی زیارت سے مشرف

ہو چکے تھے۔ بڑے شجاع بہادر اور محب اہلِ بیتؑ تھے۔ انصار سیّد الشہداؑ میں آپ بہت معمر بزرگ تھے۔ آپ راوی احادیث بھی ہیں۔

عبداللہ ابن عُمیر:

میمنہ فوج کی کامیابی دیکھ کر میسرۂ فوجِ عمر ابنِ سعد نے بھی میمنہ فوجِ حسینی پر حملہ کر دیا اس میں جناب عبداللہ ابن عمیر کلبی جنھوں نے دست بدست جنگ میں یسار اور سالم کو قتل کیا تھا درجۂ شہادت پر فائز ہو گئے آپ بھی کوفے کے باشندے اور اصحابِ جنابِ امیر المومنینؑ میں تھے اور بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے۔

بُریر ابن خضیر ہمدانی:

عبداللہ ابن عُمیر کے بعد یزید ابن معقل نے فوج عمر سعد سے نکل کر جناب بُریرؓ کو طلب کیا۔ آپ سے اور یزید ابن معقل سے کوفے کی ملاقات تھی اور مذہبی چوٹیں بھی چلا کرتی تھیں اُس کے بلانے پر آپ مقابلہ کے لئے آ گئے اور پھر نوک جھوک شروع ہوئی بالآخر مُباہلہ ہوا اور آپ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد جابر ابنِ عمر وازدی نے آپ کی پشت پر نیزہ کا وار کیا جس سے آپ گھوڑے سے زمین پر آ گئے اور آپ کو تلوار سے شہید کر دیا گیا آپ کوفے میں بچوں کو قرآن پڑھاتے تھے اور سیّد القراء کہلاتے تھے۔ آپ اصحاب جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ میں تھے اور بڑے بہادر اور معمر بزرگ تھے۔

منجح ابن سہم:

جناب بُریرؓ کی شہادت کے بعد جناب منجحؓ میدانِ جہاد میں آئے۔ آپ امام حسینؑ کی کنیز حُسنیہؓ کے فرزند تھے جو جناب امام زین العابدینؑ کے گھر میں کام

کرتی تھیں، ان کی شادی حضرت نے سہم سے کر دی تھی جس سے منجح کی ولادت ہوئی۔ بعض مؤرخین کا بیان ہے کہ آپ امام حسنؑ کے غلام تھے اور اولادِ امام حسنؑ کے ساتھ کربلا آئے تھے۔ آپ بھی کئی دشمنوں کو قتل کر کے حسان ابن بکر حنظلی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

عمرو ابن خالد صیداوی:

کوفے کے رہنے والے بڑے محبِ اہلِ بیتؑ اور بہادر تھے۔ پوشیدہ طور سے غیر معروف راستوں سے مع اپنے چار ساتھیوں کے منزل عذیب الہجانات پر خدمتِ امام میں حاضر ہوئے اور پھر ساتھ رہے یہاں تک کہ روزِ عاشور منجحؑ ابنِ سہم کی شہادت کے بعد ان پانچوں جانبازوں نے ایک ساتھ حملہ کیا اور سب کے سب ایک ساتھ شہید ہوئے۔ بقیہ چار ساتھیوں کا ذکر آگے آئے گا۔

صعدؑ:

آپ جنابِ عمرو ابن خالد کے غلام تھے انھی کے ساتھ آئے تھے اور ساتھ ہی شہادت پائی۔

مجمعؑ ابنِ عبداللہ مذحجی:

کوفے کے باشندہ اور تابعین میں تھے خدمتِ امیر المومنینؑ سے مشرف ہو چکے تھے عمرؓو ابن خالد کے ساتھ کوفہ سے آئے اور شہید ہوئے۔

جُندب ابنِ حُجیر کندی:

کوفے کے شیعوں میں ممتاز تھے۔ اصحابِ جناب امیر المومنینؑ تھے۔ حضرت حُرؑ کی ملاقات سے قبل خدمتِ امامؑ میں حاضر ہوئے تھے۔ پھر حضرت ہی

کے ساتھ رہے اور شہادت سے بہرہ یاب ہوئے۔

میمنہ اور میسرۂ فوج کے حملے سے بھی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی اور دست بدست جنگ کا سلسلہ رہا اس کے بعد عمر سعد نے امام کی قلیل فوج پر تیروں کی بارش کا حکم دیا۔ تین ہزار تیر ایک دم سے رہا کیے گئے۔ حسینی جانبازوں نے تیروں کا مقابلہ تلواروں سے کیا اور تیروں کو اپنے سینوں پر روکتے ہوئے فوج دشمن میں در آئے اور خوب جنگ کی۔ بہتر آدمی تیس ہزار آدمیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے مگر پھر بھی ان سرفروشوں نے ہزاروں کو قتل کیا اور فوج عمر سعد کو بھگا دیا مگر پچاس انصارِ امام حسینؑ بھی کام آگئے اور سب گھوڑے جنگ میں پے ہو گئے اور جتنے سوار تھے وہ بھی پیدل ہو گئے۔ یہ جنگ حملۂ اوّل کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حملہ نماز ظہر کے قبل ہوا۔ شہدا کی فہرست حروف تہجی کے حساب سے درج کی جاتی ہے۔

اَدہم ابن اُمیہ عبدی:

بصرہ کے باشندے تھے۔ باوجود ناکہ بندی کے آپ مع اپنے چند ساتھیوں کے جن کا ذکر آگے ہوگا بصرہ سے خفیہ طور پر نکلے اور مکے کے قریب حضرت سے ملے اور پھر ساتھ ہی رہے یہاں تک کہ شہادت سے فیض یاب ہوئے۔

اُمیہ بن سعد طائی:

قبیلۂ طے کے بہادر شہسوار اور جنگ آزما سپاہی تھے۔ جناب امیرؑ کی صحبت سے مشرف ہو چکے تھے کربلا میں امام کے ورود کی خبر سن کر کوفے سے کسی طرح چلے آئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

جابر ابنِ حجاج:

عامر ابن نہشل تیمی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوفے کے رہنے والے اور بہادر شہسوار تھے۔ فوجِ عمر ابن سعد کے ساتھ کوفے سے کربلا آئے اور مخفی طور پر امامؑ کی خدمت میں چلے آئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

جبلہ ابن علی شیبانی:

جبلہ بہ فتح جیم و بائے موحدہ ہے لیکن میں نے مجبوراً بہ سکون بائے موحدہ نظم کیا ہے اس لیئے کہ بحرِ رمل میں یہ لفظ کسی طرح نظم نہیں ہوسکتا، مجھے امید ہے کہ جناب جُبَلہؓ میری اس جسارت کو معاف فرمائیں گے اور یہ جسارت اس لیئے اور بھی ہوئی کہ اہلِ عرب خود بھی ایسی مجبوریوں میں اپنے نام میں تغیر کرلیا کرتے تھے۔ آپ بھی کوفے کے باشندے اور اصحاب جناب امیرؑ میں تھے۔ بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے۔ حملۂ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

جُنادہ بن کعب انصاری:

مکّے سے امام حسینؑ کے ساتھ مع متعلقین کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔ آپ کا ایک کمسن بچہ عمرو آخر میں شہید ہوا جس کا ذکر آگے آئے گا۔

جُوین ابن مالک تیمی:

کوفے کے باشندے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا پہنچے اور صلح سے مایوسی ہونے پر شب کے وقت لشکرِ عمر ابن سعد سے جُدا ہو کر انصار امامؑ میں شامل ہوئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

حارث ابنِ امراء القیس کندی:

بڑے متقی پرہیز گار عابد اور شجاع تھے۔ عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفے سے کربلا آئے اور صلح نہ ہونے پر امام کی طرف چلے آئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

حارث ابن نبہان:

نبہان بہ تقدیم نون و تاخیر بائے موحدہ غلام حضرت حمزہ تھے۔ اُن کے فرزند حارث اصحاب جناب امیرؑ میں تھے جناب امام حسینؑ کے ساتھ مکّے سے کربلا آئے اور حملۂ اولیٰ میں شہادت پائی۔

حَبَاب ابن حارث:

حالات کا علم نہیں حملۂ اولیٰ میں شہادت پائی۔

حَبَاب ابنِ عامر ثعلبی:

حَبَاب ابنِ عامر ابن کعب ثعلبی تیمی کوفے کے باشندے تھے۔ حضرت مسلمؑ کی شہادت کے بعد روپوش ہو گئے۔ پھر امام کے ورود کی خبر سن کر مخفی طور پر کوفے سے نکلے راہِ میں انصار امام سے ملحق ہوئے اور امام کے ساتھ کربلا پہنچ کر حملۂ اول میں درجۂ رفیعۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

حبشی ابن قیس نہی ہمدانی:

آپ راوی احادیث ہیں۔ حملۂ اوّل میں درجۂ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حجاج ابن زید تمیمی:

بصرے کے باشندے تھے۔ مسعود ابن عمر و اَزدی۔ رئیس بصرہ نے اُن کے

ہاتھ بصرے سے ایک خط امام کی خدمت میں کربلا روانہ کیا تھا۔ روزِ عاشورا حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

حُلاس ابن عَمرو راسبی:

حُلاس بروزن فرات اصحابِ جنابِ امیرؑ میں تھے اور حضرت کے عہدِ خلافت میں کوفے کے افسر پولیس تھے۔ کربلا میں ابنِ سعد کی فوج کے ہمراہ پہنچے اور جنگ کا یقین ہوجانے پر مخفی طور پر شب کے وقت خدمتِ امام میں حاضر ہوگئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

حَنظلہ ابنِ عُمرو:

حالات نہیں معلوم۔ حملۂ اوّل میں درجۂ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

زاہر ابن عمرو اسلمی کِندی:

اصحابِ جنابِ رسولِؐ مقبول میں تھے۔ آپ راویٔ احادیث بھی ہیں۔ جنابِ سرورؐ عالم کے اکثر غزوات میں شریک رہے۔ ۶۰ ہجری میں کوفے سے حج کو گئے۔ واپسی میں جناب امام حسینؑ کے ساتھ ہوگئے اور کربلا پہنچ کر حملۂ اوّل میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

زُہیر ابن بشر خثعمی:

حالات کا علم نہیں۔ حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

زُہیر ابن سلیم بن عَمرو اَزدی:

شبِ عاشور انصارِ امامؑ میں شامل ہوئے صبح کو حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

سالم:

آپ عامر ابن مسلم کے غلام تھے۔ بصرے سے اپنے آقا کے ساتھ کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

سُلیم:

جنابِ امام حسنؑ کے غلام تھے۔ مدینے سے اولادِ امام حسنؑ کے ساتھ کربلا آئے اور حملۂ اولیٰ میں شہادت پائی۔

سَوَار ابن منعم نہمی ہمدانی:

راوی احادیث ہیں۔ بہادر اور شجاع تھے۔ حملۂ اوّل میں جنگ کر کے زخمی ہو گئے اور گر گئے۔ فوجِ دشمن کے سپاہی گرفتار کر کے لے گئے۔ اُن سے اُن کے قبیلے والوں نے لے لیا مگر چھ مہینے کے بعد زخموں کی تکلیف سے شہادت پائی۔

سیف ابن مالک عبدی:

بصرے کے رہنے والے تھے راہ میں امامؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پھر ساتھ رہے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

شبیب ابنِ عبداللہ:

حارث ابنِ عبداللہ جابری ہمدانی کے غلام تھے۔ صحابیٔ جنابِ رسالتمآبؐ تھے۔ جناب امیرالمومنینؑ کے ساتھ رہ کر جنگ کئے ہوئے تھے کوفے کے باشندے تھے۔ اپنے آقا زادوں سیف ابن حارث اور مالک ابن عبد کے ساتھ کربلا آئے اور پہلے حملے میں شہادت پائی۔

شبیب ابن عبداللہ نہشلی :

صحابی جناب امیر المومنینؑ تھے۔آپ کی جنگوں میں شریک رہے۔ مکّے سے امام کے ہمراہ کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

ضرغامہ بن مالک تغلبی :

کوفے سے عمر ابنِ سعد کی فوج کے ساتھ کربلا آئے پھر امام کی خدمت میں چلے گئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

عامر ابن مسلم عبدی :

بصرے کے رہنے والے تھے۔ مقام ابطح میں امامؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

عباد ابنِ مہاجر جہنی :

عرب صحرائی تھے مکّے سے امامؑ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ کربلا پہنچ کر حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

عبدالرحمٰن ابن عبدربہ انصاری :

صحابیٔ رسولؐ اور راویٔ احادیث ہیں۔ جناب امیرؑ سے تربیت پائی تھی حافظ قرآن تھے۔ جناب امام حسینؑ کے ساتھ مکّے سے کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

عبدالرحمٰن ابن عبداللہ کدن ارحبی :

تابعی تھے بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے، کوفے سے مخفی طور پر کربلا آئے

اور حملۂ اولیٰ میں شہادت پائی۔

عبدالرحمٰن ابن مسعود تیمی:

مسعود ابن حجاج تیمی کے فرزند تھے۔ یہ اپنے والد کی ہمراہی میں عمر ابنِ سعد کی فوج کے ساتھ کوفے سے کربلا آئے۔ ۷ محرم کو جناب سید الشہدا کے سلام کو حاضر ہوئے پھر حضرت کے پاس رہے اور صبحِ عاشور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

عبداللہ ابن بشر خثعمی:

کوفے کے باشندے بڑے جری اور بہادر تھے۔ فوجِ ابنِ سعد کے ساتھ کربلا آئے۔ پھر انصار امامؑ میں شامل ہو کر فوجِ عمر سعد سے جنگ کی اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

عبیداللہ ابن شُبیط:

عبداللہ کے بھائی تھے۔ یہ بھی اپنے والد اور بھائی کی ہمراہی میں ابطح میں خدمتِ امامؑ میں حاضر ہوئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

عُقبہ بن صَلت جُہنی:

عرب صحرائی تھے۔ راہ میں جناب امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

عمّار ابن حسّان طائی:

مشہور اور ممتاز شیعہ اہلبیتؑ تھے۔ بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے مکّے سے امام کے ساتھ آئے تھے حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

عمّار ابن ابی سلامہ دالانی:

اصحابِ جناب رسالت مآبؐ میں تھے۔ جناب امیرالمومنینؑ کی جنگوں میں شریک رہے۔ روزِ عاشور حملۂ اوّل میں شہادت نصیب ہوئی۔

عَمرو ابن ضُبیعہ:

بڑے بہادر شہسوار تھے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا آئے۔ پھر انصار امامؑ میں شامل ہو کر حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

عمران ابن کعب:

حالات کا علم نہیں۔ حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

قارب ابن عبداللہ:

ان کی والدہ فکیہہ جناب ربابؑ اور جناب سکینہؑ کی کنیز تھیں۔ قاربؒ اپنی والدہ کے ساتھ امام کی معیت میں مدینۂ منورہ سے مکۂ معظمہ اور وہاں سے کربلا آئے اور حملہ اوّل میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

قاسط ابن زہیر تغلبی:

حضرت امیرالمومنینؑ کے اصحاب میں جنگ آزما اور شجاع تھے۔ کوفے سے مخفی طور پر امام کی نصرت کے لیئے کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

قاسم ابن حبیب:

کوفے کے شیعوں میں بڑے دلیر اور شہسوار تھے۔ فوج عمر ابن سعد کے ساتھ کربلا آئے اور پھر انصار امام میں شامل ہو کر جنگ کی اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

کُردوس ابن زُہیر تغلبی:

اصحابِ جناب امیر المومنینؑ میں تھے کوفے سے مخفی طور پر آپ اور آپ کے دو بھائی قاسط اور مقسط نصرت امام کے لیئے کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

کنانہ بن عتیق تغلبی:

کوفے کے باشندہ بڑے بہادر بڑے عبادت گذار اور حافظ قرآن پاک تھے۔ کربلا میں کسی طرح خدمت امام میں حاضر ہوئے اور حملۂ اوّل میں شرفِ شہادت سے سرافراز ہوئے۔

مجمعؔ جُہنی:

عرب صحرائی تھے۔ راستے میں امامؑ کے ساتھ ہو گئے۔ روزِ عاشور پہلے ان کا گھوڑا قتل ہو گیا پھر چند سپاہیوں کو واصل جہنم کر کے دشمنوں میں گھِر گئے اور شہادت پائی۔

مسعود ابن حجاج تیمی:

کوفے کے باشندے بہادر اور جنگ آزما شیعہ اہل بیتؑ تھے۔ کوفے سے اپنے فرزند عبدالرحمٰن کو لے کر عمر ابنِ سعد کی فوج کے ہمراہ کربلا آئے۔ ۷ محرم کو حضرت سیّدالشہدا کے سلام کو یہ اور ان کا فرزند حاضر ہوا پھر دونوں جانباز امامؑ ہی کی خدمت میں رہے، یہاں تک کہ حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

مسلم ابنِ کثیر ازدی:

صحابیٔ رسولؐ تھے۔ جنگِ جمل میں پنڈلی پر تیر پڑا تھا جس سے (عرج، لنگ)

ہو گئے۔ کوفے سے نصرت امام کے لیئے کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

مُقسِط ابن زہیر تغلبی:

یہ اور ان کے بھائی قاسط اور کردوس جن کا ذکر پہلے ہوا اصحابِ جناب امیرؑ میں تھے اور بہادر جنگ آزما تھے کوفے سے مخفی طور پر کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں شہید ہوئے۔

منیع ابنِ جیاد:

حالات کا علم نہیں، حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

نصر ابن ابی نیزر:

ابی نیزر کسی بادشاہ کی نسل سے تھے۔ بچپن میں شرف اسلام حاصل کیا۔ نصر پہلے امام حسنؑ کی خدمت میں رہے پھر امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور حملۂ اوّل میں پہلے اُن کا گھوڑا کام آیا پھر خود شہید ہو گئے۔

نعمان ابنِ عَمرو راسبی ازدی:

کوفے کے باشندے تھے یہ اور ان کے بھائی حُلاس اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں تھے۔ عمر ابن سعد کی فوج کے ہمراہ کوفے سے کربلا آئے۔ صلح نہ ہونے پر امامؑ کی خدمت میں آ گئے اور حملۂ اوّل میں شہادت پائی۔

نعیم ابنِ عجلان انصاری:

اصحابِ جناب امیرؑ میں تھے۔ کوفے کے رہنے والے بڑے شجاع جنگ آزما اور شاعر تھے حملۂ اوّل میں درجۂ شہادت نصیب ہوا۔

بکرا بن حی تیمی:

عمر ابن سعد کی فوج میں شامل ہو کر کربلا آئے اور جنگ شروع ہو جانے کے بعد توفیقِ الٰہی شامل حال ہوئی اور امامؑ کی جانب چلے گئے۔ حملۂ اوّل کے بعد جنگ کر کے شہید ہوئے۔

عَمرو ابن جُنادہ بن کعب:

جُنادہ بن کعب کی شہادت کے بعد اُن کا خرد سال بچہ جس کی عمر دس سال تھی امامؑ کی خدمت میں آ کر طلب اذنِ جہاد ہوا امامؑ نے منع کیا بچے نے کہا میری ماں نے یہ ہتھیار لگا دیئے ہیں اور مجھ کو جہاد کے لیئے بھیجا ہے۔ امام نے اجازت دی۔ بچہ میدانِ جنگ میں گیا اور شہید ہو گیا۔

نمازِ ظہر کے بعد جنگ:-

اب نماز ظہر کا وقت آ گیا۔ ابو ثمامہ عمرو ابن عبداللہ صائدی نے امام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مولا دشمن بہت قریب آ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہ نماز جس کا وقت آ گیا ہے آپ کی معیت میں پڑھ لوں اُس کے بعد خدا کے حضور میں جاؤں حضرت نے فرمایا ہاں یہ نماز کا اوّل وقت ہے تم نے نماز یاد دلائی خدا تمھیں نماز گذاروں میں محسوب کرے۔ ان لوگوں سے کہو کہ اتنی دیر کے لیئے جنگ ملتوی کر دیں کہ ہم نماز پڑھ لیں۔ نماز کی مہلت مانگی گئی۔ حصین ابنِ تمیم نے صف سے باہر آ کر کہا کہ تمہاری نماز قبول نہیں ہے۔ حصین ابنِ تمیم کے یہ الفاظ سن کر کئی مجاہد بگڑ گئے اور تلواریں کھینچ کھینچ کر باہر آ گئے۔ حبیبِ ابن مظاہر نے کہا اے شراب خور فرزند رسولؐ کی نماز تو تیرے زعم باطل میں قبول نہیں

اور تیری نماز قبول ہے۔اس کے بعد ہنگامہ ہو گیا جس میں کئی مجاہد شہید ہو گئے اور اس کے بعد ایک ایک مجاہد تن تنہا ہزاروں سے مقابلے کے لیئے جاتا تھا اور جنگ کر کے شہید ہوتا تھا۔

حبیب ابنِ مظاہر اسدی:

ابوالقاسم کنیت تھی کوفے کے باشندے اور اصحاب رسولؐ سے تھے بڑے بہادر اور سن رسیدہ بزرگ تھے۔ جناب امیرالمومنینؑ سے علومِ باطنی کی تعلیم پائی تھی۔نماز ظہر کی اجازت طلب کرنے میں جو ہنگامہ ہوا اسی میں حصین ابنِ تمیم کے ہاتھ سے درجۂ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت حُرِ جری:-

کوفے کے رئیس اور ابنِ زیاد کی فوج میں ایک ہزار سپاہیوں کے افسر تھے۔ منزل ذوحسم پر امامؑ کے سدِّ راہ ہوئے۔امامؑ نے ان کے ایک ہزار سپاہیوں اور مرکبوں کو جو عطش سے جاں بلب تھے پانی پلایا۔امام کو مجبور کر کے کربلا لائے۔ شرائط صلح منظور نہ ہونے پر صبحِ عاشور امامؑ کی خدمت میں آ گئے۔ دست بدست جنگ میں کئی نامی جوانوں کو قتل کیا حملہ اوّل میں اُن کا گھوڑا کام آ گیا اور آخر میں نماز ظہر کی اجازت کے ہنگامے میں شہادت پائی۔

ابوثمامہ صائدی:

ان کا نام عمرو ابن عبداللہ اور کنیت ابوثمامہ تھی کوفے کے ممتاز شیعوں اور بہادر شہسواروں میں تھے۔ جناب امیرؑ کی صحبت سے مشرف تھے۔حضرت مسلم کی شہادت کے بعد کوفے سے نافع ابنِ ہلال کے ساتھ مخفی طور پر نکل کر راہ میں امامؑ

عالی مقام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت ہی کے ساتھ کربلا آئے اور نمازظہر کی اجازت کے ہنگامے میں شہادت پائی۔

سعید ابن عبداللہ حنفی:

اہلِ کوفہ کا آخری خط لے کر امام کی خدمت میں مکّے آئے پھر اس کا جواب لے کر واپس ہوئے۔ حضرت مسلم ابنِ عقیلؑ سے وفاداری کا عہد کیا۔ کربلا میں نمازِ ظہر کے وقت سعید اور زُہیر ابنِ قین امام کی حفاظت کے لیئے امام کے آگے سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوئے۔ جب نماز ختم ہوئی۔ سعید بھی تیروں کے زخموں سے شہید ہو کر گر گئے۔ ان کے جسم میں تیرہ تیر پیوست تھے۔

زہیر ابنِ قین ابنِ قیس بجلی:

کوفے کے باشندے اور شیعیانِ عثمان میں تھے (صِرف مشہور تھا) سنہ ۶۰ ہجری میں حج کو گئے واپسی میں منزل زرود پر امامؑ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ناصرانِ امام میں شامل ہو گئے۔ روزِ عاشور سعید اور زہیرؓ امامؑ کے سامنے کھڑے ہو کر سینوں پر تیروں کو روکتے رہے۔ سعید تیروں کی تکلیف کی تاب نہ لا سکے اور نمازِ جماعت ختم ہوتے ہی شہید ہو گئے۔ زُہیر جنگ کر کے شہید ہوئے۔

سلمان ابن مضارب ابن قیس بجلی:

زُہیر ابنِ قین کے چچازاد بھائی۔ زہیر کے ہمراہ حج کو گئے تھے۔ واپسی میں امام کے ساتھ ہو گئے اور بعد ظہر شہید ہوئے۔

عمرو ابن قرظہ انصاری:

کوفے کے رہنے والے بڑے بہادر اور باوفا تھے۔ جب بعد ظہر فوج عمر

سعد نے تیروں کی بارش کی یہ امامؑ کے آگے کھڑے ہو کر تیروں کو اپنے جسم پر روکتے رہے، کچھ دیر میں زخموں کی شدت سے گر کر شہادت پائی۔

نافع ابن ہلال جملی:

حافظِ قرآن اور حاملِ احادیث تھے جناب امیرالمومنینؑ کے ساتھ اکثر لڑائیوں میں شرکت کی۔ مکّے سے امامؑ کی روانگی کی خبر سن کر کوفے سے روانہ ہوئے۔ اور راہ میں حضرت امام مظلوم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ بڑے تیرانداز تھے۔ بارہ تیروں سے بارہ آدمیوں کو قتل کیا۔ اس کے بعد گرفتار کر کے شہید کر دیئے گئے۔

شوذب ابن عبداللہ:

قبیلہ بنی شاکر کے غلام زادوں میں تھے کوفے سے حضرت عابسؑ ابن ابی شبیب شاکری کے ہمراہ کربلا آئے۔ بڑے بہادر شہسوار اور حافظ احادیث تھے۔ امامؑ کو سلام کر کے رخصت ہوئے۔ میدانِ قتال میں جا کر خوب جنگ کی اور شہید ہوئے۔

عابس ابن ابی شبیب شاکری:

بڑے بہادر جنگ آزما عابد شب زندہ دار اور خطیب تھے۔ اپنے قبیلے کے سردار اور رئیس تھے۔ کوفے سے اپنے غلام شوذب کو لے کر کربلا آئے۔ میدانِ قتال میں دشمنوں نے آپ پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ آپ نے اُس وقت زرہ بکتر بھی اُتار ڈالا اور ایک تلوار لے کر حملہ آور ہوئے اور فوجِ دشمن کو پسپا کر دیا۔ مگر پھر اُنھوں نے آپ کو گھیر لیا اور شہید کر کے سر جدا کر دیا۔

عبداللہ وعبدالرحمٰن پسران عروہ غفاری:

شیعیان کوفہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ بعد ظہر دونوں بھائی جنگ کر کے شہید ہوئے۔

حنظلہ ابنِ اسعد شبامی:

شیعیان کوفہ میں مشہور ومعروف تھے۔ حافظ قرآن مقرر اور شجاع تھے، کربلا میں امام حسینؑ نے آپ کو عمر سعد کے پاس گفتگوئے صلح کے لیئے بھیجا۔ بعد ظہر امامؑ سے اذن جہاد لے کر جنگ کو گئے اور شہادت پائی۔

سیف ابن حارث ابن سریع مالک ابن عبداللہ سریع:

حنظلہ کی شہادت کے بعد یہ دونوں بھائی درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ ان کا غلام شبیب حملۂ اوّل میں شہید ہوا جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔

جون ابن حَوی:

جناب امیرالمومنینؑ نے انھیں خرید فرما کر جناب ابوذرؓ غفاری کو ہبہ کر دیا تھا۔ ابوذر کی وفات کے بعد یہ پھر جناب امیرؑ کے پاس رہنے لگے۔ مدینے سے امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روز عاشورا امام سے اذن جہاد لے کر میدانِ جنگ میں آئے اور بہت سے منافقوں کو قتل کر کے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ امامؑ نے غلام کو سرفراز فرمایا اور بہ نفسِ نفیس لاش پر تشریف لے گئے اور دعائے خیر دی۔

اسلم ترکی:

حضرت امام حسینؑ کے غلام تھے جنھیں آپ نے امام زین العابدینؑ کو ہبہ

کر دیا تھا۔ روز عاشورا اپنے آقا سیّد الساجدینؑ سے اجازت لے کر میدانِ جہاد میں آئے اور بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے شہید ہوئے امام لاش کے سرہانے تشریف لائے باہیں گلے میں ڈال دیں رُخسارے پر رُخسارہ رکھا۔ اسلم نے آنکھیں کھول کر دیکھا، اس غلام نوازی پر مسکرائے اور پھر ہمیشہ کے لیئے آنکھیں بند کر لیں۔

انس ابن حارث اسدی:

اصحابِ رسولؐ میں تھے۔ راویٔ احادیث ہیں۔ بہت کبیر السن تھے مگر امامؑ کے ہمراہ کربلا آئے اور روز عاشور امامؑ سے اذنِ جہاد لے کر عمامے سے کمر کسی لٹکی ہوئی بھوؤں کو رومال سے اوپر کر کے باندھا میدانِ جہاد میں گئے اور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

حجاج ابن مسروق جعفی:

کوفے کے معزز شیعہ صحابی جناب امیرؑ تھے۔ امام حسینؑ کے دوران قیام مکہ معظمہ میں کوفہ سے آئے تھے اور اوقاتِ نماز میں اذان کی خدمت انجام دیتے تھے۔ پھر مکے سے امامؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روز عاشور امامؑ کے بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے شربت شہادت نوش فرمایا۔

ابو عامر ابن عمرو ہمدانی:

بڑے عبادت گذار شب زندہ دار اور بڑے شجاع، بہادر تھے۔ روز عاشور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

سالم ابن عمرو:

قبیلہ کلب کے غلام تھے اور کوفے کے شیعوں میں ممتاز تھے۔ جناب مسلمؑ کی

نصرت کی تھی۔ شہادتِ حضرت مسلمؑ کے بعد گرفتار ہوئے مگر کسی طرح قید سے آزاد ہوکر قبیلہ کلب کے اور لوگوں کے ساتھ امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حمایت حق میں شہادت پائی۔

سعد ابن حارث:

جنابِ امیر المومنینؑ کے غلام تھے پھر امام حسنؑ کے پاس رہے اور ان کے بعد امام حسینؑ کی خدمت کی۔ مدینے سے امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روزِ عاشور شہادت پائی۔

عمرو ابن جُندب حضرمی:

شیعیان کوفہ میں تھے۔ جناب امیرؑ کی جنگوں میں شریک رہے جناب مسلمؑ کی نصرت کی تھی مگر بعد شہادت روپوش ہوگئے پھر مخفی طور پر کربلا پہنچ کر امامؑ کی نصرت کی اور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

قعنب ابن عمرو نمری:

شیعیان بصرہ میں تھے۔ حجاج ابن زید کے ہمراہ کربلا آئے اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

ابنِ ثبیط:

شیعیان بصرہ میں تھے، یہ مع اپنے دو فرزندوں عبداللہ وعبیداللہ کے منزل ابطح پر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت کی خدمت میں رہے اور روزِ عاشورا اپنے فرزندوں کی شہادت کے بعد شہید ہوئے۔

ابنِ مہاصر:

شیعیان کوفہ میں تھے۔ شریف جنگ آزما اور شجاع تھے روزِ عاشور آپ نے آٹھ تیر سر کیئے جن سے پانچ آدمیوں کو قتل کیا۔ پھر تلوار سے جنگ کر کے شہید ہوئے۔

ابن مغفل جُعفی:

اصحابِ جناب امیر میں تھے اور تابعی تھے۔ روزِ عاشور جنگ کر کے شہادت پائی۔

رافع ابن عبداللہ:

مسلم ابن کثیر اعرج کے غلام تھے، اپنے آقا کے ہمراہ کربلا آئے تھے۔ جناب مسلم ابنِ کثیر کے بعد شہید ہوئے۔

بِشر ابن عمرو حضرمی کندی:

کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی اور محلہ کندہ میں رہتے تھے، اس لیئے کندہ مشہور ہوگئے کربلا پہنچ کر ان کو معلوم ہوا کہ ان کا فرزند رَے کی سرحد پر گرفتار ہوگیا ہے۔ اُنھوں نے کہا اس کو اور اپنے آپ کو خدا پر چھوڑتا ہوں جب امام کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے فرزند کی رہائی کی فکر کرو میں بیعت سے تم کو آزاد کرتا ہوں، بشر نے عرض کی کہ مجھ کو درندے کھا جائیں اگر میں آپ کو چھوڑ کر جاؤں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اپنے فرزند محمد کو بھیج دو اور پانچ کپڑے عطا فرمائے جن کی قیمت ایک ہزار اشرفی تھی، تاکہ اس سے اس کی رہائی کا انتظام کیا جائے۔ اصحاب امامؑ میں بشر تقریباً سب کے آخر میں شہید ہوئے۔

سُویدابن عمرو خثعمی :

سُوید ابن عمرو ابن ابی المطاع خثعمی ضعیف العمر عابد شجاع اور جنگ آزما تھے۔ بشر ابن عمرو کے بعد جنگ کے لیئے گئے خوب دادِ شجاعت دی مگر زخموں کی کثرت سے بیہوش ہوکر گر گئے اور لوگوں نے اُن کو مردہ سمجھ کر کوئی توجہ نہ کی۔ جب امام حسینؑ بھی شہید ہو گئے تو اُن کو ہوش آیا لوگ اُن کی تلوار لے گئے تھے۔ اُنھوں نے ایک چھرے سے جواُن کے پاس چھپا ہوا تھا قریب کے دشمنوں پر حملہ کیا۔ مگر پھر لوگوں نے ان کو گرفتار کر کے شہید کر دیا۔

یحییٰ ابن سُلیم مازنی:

علمائے تاریخ نے ان کو بھی شہدائے کربلا میں سے شمار کیا ہے۔ حالات کی تفصیل معلوم نہیں۔

یحییٰ بن کثیر انصاری:

نہایت بارُعب اور شجاعِ نامی گرامی تھے۔ ابومخنف سے مروی ہے کہ انھوں نے میدانِ قتال میں خوب جوہر شجاعت دکھائے اور پچاس ملاعین کو تہِ تیغ کیا اور درجۂ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

یحییٰ بن ہانی بن عروہ:

اُن کی ماں عمرو بن حجاج زبیدی کی لڑکی تھیں۔ جب ہانی شہید ہو گئے، تو یحییٰ کوفے میں اپنی قوم کے ہاں مخفی رہے۔ جب امام حسینؑ کی کربلا میں آمد سُنی تو فوراً کربلا پہنچے۔ روزِ عاشور جب آتش حرب مشتعل ہوئی تو میدانِ کارزار میں مردانہ

وار لڑائی کی۔ اور بہت سے ملاعین کو قتل کر کے جامِ شہادت نوش کیا اور بعض مورخین کہتے ہیں کہ حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام:

آپ کا اسم گرامی علیؑ تھا آپ کی والدۂ ماجدہ جناب اُمِ لیلیٰ ابوسفیان بن حرث بن عبدالمطلب (رسول اللہ کے چچازاد بھائی) کی نواسی تھیں۔ بنی اُمیہ سے کوئی بھی رشتے داری نہیں تھی۔ قرآن میں بنی اُمیہ کو شجرۂ خبیثہ کہا گیا ہے۔

جناب علی اکبرؑ صورت و سیرت و رفتار و گفتار میں جناب رسالت مآبؐ سے مشابہ تھے۔ آپ بڑے شجاع تھے جب آپ جہاد کے لیئے جانے لگے تو امام حسینؑ نے رسولؐ اللہ کا گھوڑا عقاب آپ کو سواری کے لیئے عطا فرمایا۔ علی اکبرؑ نے رزمگاہ میں جا کر اتنی شدید جنگ کی کہ دشمن کثرت مقتولین کی وجہ سے شور الامان بلند کرنے لگے۔ ناگہاں آپ فوجِ مخالف پر حملہ کرتے ہوئے مُرہ بن منقذ کے قریب سے گذرے اس ملعون نے دھوکا دے کر سینہ پر نیزے کا وار کیا۔ نیزہ پشت سے پار ہو گیا اور آپ گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے زمین پر گرتے ہی دشمنوں نے گھیر لیا اور شاہزادے کو شہید کر دیا۔ امام حسینؑ با قلب سوزاں و چشم گریاں مقتل میں گئے اور لاش لا کر ایک خیمے میں لٹا دی۔

محمدؑ ابن مسلمؑ:

جناب محمد کی والدہ اُمّ ولد تھیں۔ جناب عبداللہ کی شہادت کے بعد اولاد ابوطالبؑ نے ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ اس میں جناب محمد ابن مسلمؑ زخمی ہو کر گر گئے اور ابومرہم اَزدی اور لقیط ابن ایاس جُہنی نے مل کر شہید کیا۔

محمدؑ ابنِ ابوسعیدؑ ابنِ عقیلؑ:

آپ لقیط ابنِ ایاس جہنی کے تیر سے جو آپ کی پیشانی پر لگا شہید ہوئے۔

جعفرؑ ابنِ عقیلؑ:

عبداللہ ابن عُروہ خثعمی کے تیر سے مجروح ہوئے اور بشیر ابن خوط ہمدانی کی تلوار سے شہادت پائی۔

عبدالرحمٰنؑ ابنِ عقیلؑ:

عثمان ابن خالد جُہنی اور بشر ابن خوط ہمدانی نے مل کر شہید کیا۔

حضرت محمد ابن عبداللہؑ ابن جعفرؑ:

آپ کی والدہ حضرت زینبؑ بنتِ امیرالمومنینؑ تھیں، جناب عبدالرحمٰن کی شہادت کے بعد جناب محمد اپنے سگے بھائی عون کے ساتھ اذن جہاد لے کر میدان کارزار میں آئے۔ خوب داد شجاعت دی آخر عامر ابن نہشل تمیمی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

حضرت عونؑ ابن عبداللہ ابنِ جعفرؑ:

آپ جناب زینبؑ بنت جناب امیرالمومنینؑ کے صاحبزادے تھے۔ جناب محمد کے ساتھ آپ اپنے ماموں کی خدمت میں حاضر ہوکر طالب اذنِ جہاد ہوئے۔ میدانِ قتال میں دونوں بھائیوں نے جا کر خوب جنگ کی آخر عبداللہ ابنِ قطبہ طائی کے ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت قاسمؑ ابن حسنؑ:

ابھی جناب عونؑ و محمدؑ کے ماتم سے فرصت نہ ہوئی تھی کہ جناب قاسمؑ ابنِ جناب امام حسنؑ نے میدانِ کارزار کی اجازت طلب کی۔ امامؑ نے فرمایا تم تو میرے بڑے بھائی کی یادگار ہو۔ اور تم موت کو کیا سمجھتے ہو، قاسمؑ نے عرض کیا کہ موت تو شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ پھر قاسمؑ کو یاد آیا کہ بابا میرے بازو پر ایک تعویذ باندھ گئے ہیں اور فرما گئے ہیں کہ جب تمہارے چچا پر کوئی بہت سخت وقت پڑے تو اس تعویذ کو کھول کر پڑھ لینا۔ قاسمؑ نے اس تعویذ کو کھول کر پڑھا اور چچا کی خدمت میں پیش کیا۔ امامؑ نے تعویذ پڑھ کر اجازت دی۔ اپنے ہاتھ سے قاسمؑ کے سر پر عمامہ باندھا اور اُس کے دونوں گوشے سینے پر لٹکا دیئے۔ اور کُرتے کو کفن کی طرح چاک کر دیا۔ جناب قاسمؑ کی تیرہ یا چودہ سال کی عمر تھی اور آپ ابھی حد بلوغ کو بھی نہ پہنچے تھے۔ آپ نے رزمگاہ میں جا کر اپنی عمر کی مناسبت سے بہت سخت جنگ کی۔ پھر عمرو ابنِ سعد ابنِ نفیل نے موقع پا کر آپ کے سر پر تلوار کا وار کیا۔ جس سے آپ زمین پر تشریف لائے اور چچا کو مدد کے لیئے آواز دی۔ امام حسینؑ بھتیجے کی مدد کو دوڑے۔ امامؑ جب پہنچے ہیں تو قاتل بھی موجود تھا امامؑ نے اُس پر تلوار کا وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ پھر اُس نے اپنے ساتھ والوں کو مدد کے لیئے پکارا اور اُس ہنگامۂ گیر و دار میں وہ پامال ہو گیا۔ جب مجمع منتشر ہوا تو امامؑ نے دیکھا کہ قاسمؑ کی لاش بھی پامال ہو گئی تھی۔ امام حسینؑ نے قاسمؑ کی لاش پر اس طرح نوحہ کیا ”شاق ہے تیرے چچا پر یہ امر کہ تو اُسے مدد کے لیئے پکارے اور وہ مدد نہ کر سکے“۔ بعد اس کے امام حسینؑ بھتیجے کی لاش اُٹھا کر لے آئے۔

احمدؑ ابنِ حسنؑ:

آپ اُم اسحٰق بنت طلحہ کے بطن سے تھے، آپ نے عبداللہ ابن عقبہ غنوی کے تیر سے شہادت پائی۔

محمدؑ ابن علیؑ:

اُمامہ بنت ابوالعاص کے بطن سے تھے آپ جناب محمد ابن حنفیہ سے چھوٹے تھے اور محمد اوسط یا محمد اصغر کہلاتے تھے۔ امام حسنؑ کی اولاد کے بعد جناب محمد اذن جہاد کے طالب ہوئے امامؑ نے اجازت دی آپ نے میدان کارزار میں جا کر خوب جنگ کی اور قبیلۂ بنی ابان کے ایک شخص کے تیر سے آپ کی شہادت ہوئی۔

حضرت عباسؑ، عبداللہؑ، عمرانؑ، جعفرؑ پسران امیرالمومنینؑ:

فاطمہؑ بنت حزام کلابیہ کے بطن سے جو مدینے میں اُم البنینؑ کے نام سے مشہور تھیں جناب امیرالمومنینؑ کے چار فرزند تھے۔ جناب عباسؑ سب میں بڑے تھے اور آپ کی عمر ۳۴ سال کی تھی آپ سے چھوٹے جناب عبداللہؑ تھے اُن سے چھوٹے جناب عمرانؑ تھے اور سب سے چھوٹے حضرت جعفر تھے۔ یہ تینوں بھائی جناب عباسؑ کے مطیع وفرماں بردار تھے۔ سب سے پہلے جناب عباسؑ نے حضرت عبداللہؑ کو حکم دیا کہ میدانِ جنگ میں جا کر دشمنان دین سے قتال کرو اور امام پر اپنی جاں نثار کردو۔ آپ میدانِ کارزار میں گئے خوب جنگ کی اور ہانی بنت ثبیت حضرمی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ اُس کے بعد آپ نے حضرت عمران کو حکم دیا۔ اُنھوں نے بھی جا کر جہاد کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے تیر سے آپ کو زخمی کیا جس سے آپ زمین پر گرے پھر قبیلۂ ابان کے ایک شخص

نے آپ کو شہید کر دیا۔ جناب عمران کی شہادت کے بعد جناب جعفر رزمگاہ میں گئے آپ نے بھی خوب جہاد کیا اور ہانی ثبیت حضرمی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

حضرت عباسؑ بن علیؑ:

جناب ابوالفضل العباسؑ کی ولادت سنہ ۲۶ھ میں ہوئی تھی۔ ابتدا میں آپ اپنے پدر بزرگوار کے زیرِ تربیت رہے۔ پھر امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ امام حسینؑ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور ہمیشہ حضرت کو اپنا آقا اور اپنے آپ کو غلام سمجھتے رہے۔ آپ حُسن و جمال میں یگانہ روزگار تھے۔ اس لیئے قمرِ بنی ہاشم کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ آپ بلند بالا اور قرت و شجاعت میں یکتا اور وحیدِ عصر تھے آپ اسپ دور کابہ پر سوار ہوتے تھے، پھر بھی پاؤں زمین پر خط دیتے تھے آپ بڑے عبادت گذار متقی عقیدے کے مضبوط اور ایمان کے پختہ تھے۔ کربلا میں روزِ عاشور آپ نے جو خدمات انجام دیئے وہ آپ کے عزم و ثبات کی پختگی کا نمونہ ہیں۔ ابن زیاد کے تحریری اور شمر کے زبانی امان نامہ کو ٹھکرا کر امر حق کے لیے موت پر رضامند ہوجانا جس میں آپ کے چھوٹے بھائی بھی برابر کے شریک ہیں معمولی انسان کا کام نہیں ہے۔ شب ہشتم آپ فوجِ حسینی کے بیس سواروں کو اپنے ساتھ لے کر نہر فرات پر تشریف لے گئے اور وہاں فوج ابنِ سعد سے جنگ کر کے پانی لائے جس نے آپ کو سقائے اہلِ بیتؑ کا یا سقائے سکینہؑ کا لقب دلوایا روز عاشورا اسی پانی لانے کی کوشش میں آپ کے ہاتھ قلم ہوئے اور آپ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

چھوٹے بھائیوں کی شہادت کے بعد جناب عباسؑ طالب اذنِ جہاد ہوئے۔ امامؑ نے فرمایا ''تم تو میرے علمدار ہو۔ جناب عباسؑ نے عرض کیا'' اب تحمل نہیں

ہوسکتا۔ میں زندگی سے سیر ہو چکا ہوں، خشک مشک بھی لے لی اور فرات کی جانب روانہ ہوئے گھاٹ پر پہنچ کر پہرے داروں سے جنگ کی اور اُن کو بھگا کر گھوڑا نہر میں ڈالا اور پانی چُلّو میں لے کر پھینک دیا۔ پھر مشک بھری اور دریا کے باہر آئے۔ اتنے میں جو فوج بھاگ گئی تھی وہ پلٹ آئی اور علمدار کو حلقے میں لے لیا۔ اب جناب عباسؑ تنہا تھے ہزاروں دشمن گھیرے ہوئے تیر وشمشیر کے وار کر رہے تھے جناب عباسؑ کو اپنی جان سے زیادہ علم بچانے کی فکر تھی کہ نشانِ فوج اسلام سرنگوں نہ ہو اور علم سے زیادہ مشک کی حفاظت کا خیال تھا کہ اطفالِ حسینؑ جو تین روز سے پیاسے تڑپ رہے ہیں سیراب ہو جائیں، ناگاہ حکیم ابن طفیل نے کمین گاہ سے آپ کے داہنے بازو پر تلوار کا وار لگایا وہ ہاتھ قطع ہو گیا۔ آپ نے علم کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ پھر زید بن ورقہ نے آپ کے بائیں ہاتھ پر بھی تلوار کا وار کر کے اس کو قطع کر دیا آپ نے علم کو سینہ سے لگا کر روکا مگر ایک ملعون نے مشک پر ایک تیر مارا جس سے پانی بہنے لگا پھر ایک تیر آنکھ پر پڑا جس سے آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ایک تمیمی نے سر پر گرز مارا جس سے سر شق ہو گیا۔ آپ کو گھوڑے پر سنبھلنا دشوار ہو گیا اور آپ صدرِ زین سے فرش زمین پر تشریف لائے۔ زمین پر گر کر آپ نے امام حسینؑ کو آواز دی ''میری خبر لیجئے'' حضرت بھائی کی مدد کے لیئے دوڑے ہوئے گئے جناب عباسؑ زخمی شیر کی طرح تڑپ رہے تھے۔ امامؑ نے بھائی کی لاش پر پہنچ کر اس طرح نوحہ کیا ''بھائی عباسؑ تمہارے مرنے سے حسینؑ کی کمر ٹوٹ گئی اور چارہ و تدبیر کے راستے مسدود ہو گئے''۔ جناب عباسؑ اس قدر مجروح تھے کہ امامؑ آپ کی لاش خیمہ تک نہ لا سکے اور وہیں رہنے دی۔

علی اصغرؑ:

جناب امام حسینؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے جن کی عمر اس وقت چھ ماہ سے زائد نہ تھی آپ کی مادرِ گرامی جناب اُمّ ربابؑ بنت امراء القیس ابن عدی کلبی تھیں اور جناب سکینہؑ بنت امام حسینؑ ان صاحبزادے کی ہمشیر تھیں۔ جناب علی اکبرؑ کی لاش سے رخصت ہو کر امام درِ خیمہ پر تشریف لائے اور جنابِ زینبؑ سے جناب علی اصغرؑ کو لے کر میدان کی طرف بڑھے اور فوجِ ابنِ سعد کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے گروہِ اشقیا اگر تمہارے زعم باطل میں حسینؑ خطاوار ہے تو اس طفل نادان کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ تین روز سے بھوکا پیاسا تڑپ رہا ہے میں اس کو زمین پر لٹا کر ہٹا جاتا ہوں کوئی اس کو ایک جامِ آب پلا دے''۔ امام کی اس تقریر سے دشمنوں کے دلوں پر بھی اثر ہوا مگر عمر ابن سعد نے حرملہ بن کاہل کو حکم دیا کہ امام کے کلام کو قطع کر دے۔ اُس نے کمان میں ایک تیر جوڑ کر بچہ کی طرف پھینکا جس نے امام کا کلام اور بچے کا رشتۂ حیات قطع کر دیا۔ علی اصغرؑ کی لاش جب لے کر درِ خیمہ پر آئے تو ماں نے خوں بھرا لاشہ دیکھ کر کہا، کیا عرب میں بچے کو بھی نحر کیا جاتا ہے پھر امام نے تلوار سے ایک گڑھا کھودا اور بچے کو دفن کر دیا۔

عبداللہ ابن حسنؑ:

امام حسنؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ان کا سن کربلا میں گیارہ برس کا تھا۔ آپ کی والدہ گرامی کا نام بنتِ سبیع تھا، جب امام حسینؑ مجروح ہو کر زمین پر تشریف لائے اور آپ کے گرد آپ کے قاتل جمع تھے یہ صاحبزادے خیمے سے نکل کر سیدھے اپنے چچا کے پاس آ گئے۔ ایک ظالم نے امام پر تلوار کا وار کیا بچے

نے چچا کو بچانے کے ارادے سے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا اس ظالم نے وار کر دیا اور بچے کا ہاتھ قلم ہو گیا پھر ایک اور شقی نے ایک تیر مار کر بچے کو شہید کر دیا۔

حسینؑ ابن علیؑ:

جناب امیر المومنینؑ بن ابی طالبؑ اور جناب فاطمہؑ زہرا بنتِ جناب محمد مصطفیٰؐ کے چھوٹے صاحبزادے اور امام حسنؑ کے چھوٹے بھائی آپ کی ولادت ۳/ شعبان سنہ ۴ ہجری کو ہوئی، معرکہ کربلا میں آپ کی عمر ستاون سال کی تھی۔ آپ جناب رسالت مآب سے مشابہ تھے۔ پیغمبر اسلام کو آپ سے بہت محبت تھی اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنّت کے سردار ہیں'' اور حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں خداوندا اس کو دوست رکھ جو حسینؑ کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو حسینؑ کو دشمن رکھے''۔ سرورِ عالم حسینؑ کو بچپن میں اپنی زبان چساتے تھے اور اپنے سینے پر سُلاتے تھے اور کاندھے پر سوار کرتے تھے۔

مدینے میں جب آپ کو بیعتِ یزید کے لیئے مجبور کیا گیا تو آپ نے ۲۸/ رجب سنہ ۶۰ ہجری کو اپنی مادر گرامی اور جد امجد کی قبر سے رخصت ہو کر اور اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر راہِ مکہ معظّمہ اختیار کی تا کہ خانۂ خدا میں جو جانوروں تک کے لیئے جائے امن وامان ہے آپ بے خوف ہو کر زندگی بسر کریں مگر وہاں بھی آپ کو پناہ نہ ملی اور حکومتِ شام کی طرف سے حاجیوں کے بھیس میں کچھ لوگ مکہ معظّمہ بھیجے گئے تا کہ موقع پا کر آپ کو قتل کر دیں یا گرفتار کر لیں۔ مگر آپ کو خانۂ خدا کا احترام مدنظر تھا آپ نے نہ چاہا کہ آپ کے باعث حرمِ خدا کی بے حرمتی ہو آپ حج کو عمرہ سے بدل کر ۸ ذی الحجہ کو جادہ پیمائے راہ کوفہ ہوئے۔

تقریباً چار مہینے آپ کا قیام مکّہ معظّمہ میں رہا اور اس کی اطلاع تمام بلاد اسلام

میں ہوگئی۔ اہلِ کوفہ جو حکومتِ بنی امیہ کے مظالم سے تنگ آ گئے تھے آپ سے ملتجی ہوئے کہ آپ کوفہ تشریف لا کر ہماری ہدایت کریں ہمارے پاس کوئی امام و رہنما نہیں ہے اور اس مطلب کے ہزاروں خطوط مختلف قاصدوں کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں ارسال کئے گئے اب آپ کو ضروری معلوم ہوا کہ مکّے کی اقامت ترک کر کے کوفہ تشریف لے جائیں۔ پھر بھی آپ نے یہ احتیاط کی کہ پہلے اپنے چچازاد بھائی اور معتمد علیہ جناب مسلمؑ ابنِ عقیلؑ کو کوفے بھیج دیا کہ وہاں جا کر آپ کو حالات سے مطلع کریں۔ اہلِ کوفہ نے پہلے تو بہت بڑی تعداد میں جناب مسلمؑ کے ہاتھ پر امام حسینؑ کی بیعت کی مگر جب سابق گورنر کوفہ کا تبادلہ ہو گیا اور عبیداللہ ابنِ زیاد جو بڑا ہی ظالم جابر اور دشمنِ اہلِ بیتؑ تھا گورنر بنا کر بھیجا گیا اور اُس نے احکام جاری کر دیئے کہ جو کوئی مسلمؑ کی نصرت کرے گا یا اُن کو اپنے گھر میں جگہ دے گا اس کو قید کر دیا جائے گا تو جناب مسلمؑ کی جماعت کم ہونے لگی اور آخر میں جناب مسلمؑ اور اُن کے میزبان جناب ہانی شہید کر دیئے گئے۔ جناب مسلمؑ نے انصار کی جماعت اور اُن کے مواعید پر اعتبار کر کے حضرت کو خط بھی لکھ دیا اور اس میں آپ کو کوفہ والوں کی طرف سے اطمینان دلایا اور اس خط کے بعد حضرت مکہ سے روانہ ہوئے۔

راہ میں آپ کو جنابِ مسلمؑ کے قتل کی خبر اور اہلِ کوفہ کی بے وفائی کا حال معلوم ہوا آپ نے پسرانِ جنابِ مسلمؑ سے استفسار کیا ان صاحبزادوں اور برادران جناب مسلمؑ نے چلنے پر آمادگی ظاہر کی اور آپ آگے بڑھے۔ آپ کوفے کے قریب پہنچے تھے کہ حرِ ریاحی جو اُس وقت ابنِ زیاد کی فوج میں ایک ہزار سپاہیوں کا افسر تھا مع اپنے رسالہ کے وارد ہوا۔ اُس کے سپاہی اور مرکب سب شدتِ تشنگی

سے جاں بلب تھے آپ کے پاس جتنا پانی تھا، آپ نے سب سواروں اور مرکبوں کو پلا دیا اس کے بعد اس کے لشکر والوں نے اور آپ کے انصار نے آپ کے پیچھے نمازِ جماعت ادا کی حر آپ کو کوفہ جانے یا وطن واپس ہونے سے مانع ہوا چنانچہ آپ نے ایک تیسرا راستہ اختیار کیا جو دشت کربلا پر ختم ہوا۔

دوسری محرم ۶۱ ہجری کو آپ وارد زمین کربلا ہوئے اسی روز حضرت کے ساتھ حر اور اُس کا ایک ہزار سوار کا لشکر بھی پہنچا۔ تیسری کو عمر سعد پانچ ہزار سوار لے کر آ گیا اُس کے بعد اور فوجیں آئیں جن کی تعداد کم از کم تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ ساتویں محرم سے آپ پر پانی بند کر دیا گیا اور دریا پر فوجیں مقرر کر دی گئیں کہ خیام حسینؑ میں پانی نہ جانے پائے اور آپ عاجز و مجبور ہو کر بیعت یزید کر لیں مگر آپ وہ کوہِ عزم و ثبات تھے کہ آپ نے ہر طرح کی ایذائیں برداشت کر لیں آپ کے انصار آپ کے سامنے شہید ہو گئے، آپ کے گود کے پالے ظلم و ستم سہہ کر آپ سے جدا ہو گئے آپ کے دل کے ٹکڑے پیاس اور گرمی کی ایذائیں برداشت کر کے راہی جنت ہو گئے مگر آپ کے پائے استقامت میں ذرا بھی جنبش نہ ہوئی۔ یہ سب قربانیاں پیش کرنے کے بعد آپ خود بہ نفس نفیس اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے گئے اور عصر کے وقت خوب جنگ کر کے اور سر سے پاؤں تک مجروح ہو کر اور تمام انصار و اعزا کے داغ اپنے دل پر لے کر جنّت میں اپنے نانا جناب رسالت مآبؐ کے پاس پہنچ گئے۔

اس طرح آپ نے اپنے مادّی جسم کو معرض فنا میں ڈال کر حیات جاوید حاصل کر لی اور اسلام کو ہمیشہ کے لئے تباہی و بربادی سے بچا لیا۔



شاہد نقوی:

زیارتِ ناحیہ کا مختصر منظوم ترجمہ

خالق کا حکم ہے کہ رہیں غیب میں حضور قائم ہو اب محاذ نگاہِ بشر سے دُور
کچھ دیر اور صبر کرے قلبِ ناصبور شب ختم ہو تو صبح تجلی کا ہو ظہور
ہر چند ایک ایک نفس دل پہ بار ہو
شاید ابھی نہ ختم شبِ انتظار ہو
لیکن وداعِ روح نہیں غیبتِ امام واپس انھیں پھر آنا ہے دنیا میں لاکلام
باقی ابھی ہے خونِ شہیداں کا انتقام شاہد ہے خود زیارتِ ناحیۂ امامؑ
ہے جس کا لفظ لفظ کراہیں لیے ہوئے
روحِ امامِ عصر کی آہیں لیے ہوئے

''اقتباس از زیارتِ ناحیہ''

اے زندگی کے مطلع تاباں تجھے سلام اے حرفِ کن کے معنیٔ پنہاں تجھے سلام
اے قلب و روح فخر رسولاں تجھے سلام اے قوتِ دلِ شہِ مرداں تجھے سلام
شبر کا دل سنبھالنے والے سلام لے
اے فاطمہؑ کی گود کے پالے سلام لے

تشنہ دہن سپاہ کے سالار پر سلام　　جلتے ہُوئے خیام کے سردار پر سلام
پیاسی زباں پہ، دیدۂ خونبار پر سلام　　مٹی بھرے ہُوئے لب ورخسار پر سلام

اے نور سجدۂ تہِ خنجر مرا سلام
سوکھے گلے کی کٹتی رگوں پر مرا سلام

وہ جس کی رِیش خوں سے ہوئی تر اُسے سلام　　تڑپا کیا جو تپتی زمیں پر اُسے سلام
روندا گیا جو سینۂ اطہر اُسے سلام　　تھا جو بدن درندوں کی زد پر اُسے سلام

اتنی حرم کی فکر تھی جس تلخ کام کو
تکتا تھا زیرِ تیغ بھی مڑ کر خیام کو

جن بیبیوں کی چھِن گئی چادر اُنھیں سلام　　نظروں کی زد پہ تھیں جو کھلے سر اُنھیں سلام
زیبِ سناں تھے جو سرِ اطہر اُنھیں سلام　　تھے بے کفن جو تپتی زمیں پر اُنھیں سلام

اے چاک زخم سینۂ اکبر سلام لے
اے خونِ گردنِ علی اصغرؑ سلام لے

چھیڑے گئے چھڑی سے جو دنداں اُنھیں سلام　　دربار میں کھڑے تھے جو لرزاں اُنھیں سلام
رسوا ہوئے جو چاک گریباں اُنھیں سلام　　روتا تھا جن پہ خانۂ زنداں اُنھیں سلام

بیمارِ غم کو نوحۂ زنجیر کو سلام
تاریک قید خانے کی تنویر کو سلام

درّے جنھیں لگاتے تھے بدخو اُنھیں سلام　　چہروں پہ منتشر تھے جو گیسو اُنھیں سلام
سینوں میں کھولتے تھے جو آنسو اُنھیں سلام　　گردن سے بندھ رہے تھے جو بازو اُنھیں سلام

دل میں بھڑکتے شعلوں کو جو کم نہ کر سکے
جو اپنے دل کے ٹکڑوں کا ماتم نہ کر سکے

ہاں اے امامِ عصر جگر خوں ہے آپ کا ہے صبح و شام پیشِ نظر حشر کربلا
کیا دل کا حال ہوگا بیاں سے ہے ماورا لیکن خموش ہیں کہ نہیں حکمِ کبریا
شاید ظہور کے لیے دل بے قرار ہو
ہم سے کہیں زیادہ غمِ انتظار ہو
ہم بھی شریک آپ کے غم میں ہیں یاامام اے کاش جلد آئے کہیں وقتِ انتقام
آقا محاذِ درد پہ ہیں آپ کے غلام اشکوں سے لکھ رہے ہیں شہِ کربلا کا نام
ہم پر یہ حق ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
مولا قبول کیجئے پرسا حسینؑ کا

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی کی کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	صفحات	قیمت
	﴿سوانح حیات﴾		
۱۔	سوانح حضرت فاطمہؑ (انڈونیشیا پیپر)	1040	700/=
۲۔	ایران کی شہزادی جنابِ شہربانوؑ	472	400/=
۳۔	شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ (جلد اوّل)	640	500/=
۴۔	شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ (جلد دوم)	400	500/=
۵۔	سوانح حیات شہزادہ علی اصغرؑ	960	800/=
۶۔	اُمّ البنینؑ	400	300/=
۷۔	سوانح حیات حضرت اُمِّ کلثومؑ	544	600/=
	﴿تاریخ﴾		
۸۔	شہزادۂ قاسمؑ کی مہندی	400	500/=
۹۔	شہزادی زینبؑ اور تاریخ ملکِ شام	224	200/=
۱۰۔	امام حسنؑ کی فتح اور دشمنِ خدا کی شکست	144	200/=

۱۱۔	غم حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت	224	200/=
۱۲۔	ذوالجناح	720	600/=
۱۳۔	شہید علمائے حق	144	200/=
	......﴿ادبیات﴾......		
۱۴۔	معصوموں کا ستارہ شہزادہ علی اصغر (فرنچ سے ترجمہ)	288	300/=
۱۵۔	اردو غزل اور کربلا	240	200/=
۱۶۔	احساس (علمی، ادبی مضامین)	384	300/=
۱۷۔	نوادراتِ مرثیہ نگاری (جلد اوّل)	338	300/=
۱۸۔	نوادراتِ مرثیہ نگاری (جلد دوم)	368	300/=
۱۹۔	کلامِ ضمیر (مرثیے، نوحے، سلام)	304	200/=
۲۰۔	شعرائے اُردو اور عشق علیؑ	912	500/=
۲۱۔	شاعرِ اعظم (میر انیس)	720	500/=
۲۲۔	میر انیس کی شاعری میں رنگوں کا استعمال	416	300/=
۲۳۔	میر انیس بحیثیت ماہرِ حیوانات	408	400/=
۲۴۔	میر انیس (انگلش)	366	500/=
۲۵۔	اُردو مرثیہ پاکستان میں	544	500/=
۲۶۔	خاندانِ میر انیس کے نامور شعرا	992	500/=
۲۷۔	ضمیرِ حیات	1232	1000/=

نمبر	نام کتاب	صفحات	قیمت
۲۸۔	دبستانِ ناسخ	968	700/=
	﴿عشرۂ مجالس﴾		
۲۹۔	عظمتِ حضرتِ زینبؑ (۱۵ مجالس)	368	300/=
۳۰۔	حضرت علیؑ میدانِ جنگ میں	224	200/=
۳۱۔	معراجِ خطابت (۵ جلدیں)	(مکمل سیٹ)	1400/=
۳۲۔	حضرت علیؑ کی آسمانی تلوار ذوالفقار	368	300/=
۳۳۔	امام اور امت (اُردو)	272	200/=
۳۴۔	امام اور اُمت (انگریزی ترجمہ)	307	200/=
۳۵۔	احسان اور ایمان	336	200/=
۳۶۔	ولایتِ علیؑ	336	200/=
۳۷۔	مجالس محسنہ (جلد اوّل)	400	200/=
۳۸۔	مجالس محسنہ (جلد دوم)	368	200/=
۳۹۔	معجزہ اور قرآن	320	200/=
۴۰۔	ظہورِ امام مہدیؑ	272	200/=
۴۱۔	عظمتِ صحابہ	288	200/=
۴۲۔	تاریخِ شیعیت	304	200/=
۴۳۔	قاتلانِ حسینؑ کا انجام	352	250/=
۴۴۔	علم زندگی ہے	352	300/=

۴۵۔	عظمت حضرت ابوطالبؑ	296	250/=
۴۶۔	اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات	257	250/=
۴۷۔	قرآن کی قسمیں	344	250/=
۴۸۔	معرفتِ الٰہی اور سیرتِ معصومینؑ	256	300/=
۴۹۔	بُت شکن اور بُت تراش	304	300/=
۵۰۔	انسان اور حیوان	272	300/=
۵۱۔	اقوامِ عالم اور عزاداریٔ حسینؑ	304	300/=
۵۲۔	علیؑ وارثِ انبیاءؑ	328	300/=
۵۳۔	محسنینِ اسلام	304	300/=